رئیس المنافقین
عبداللہ بن اُبی بن سلُول
دشمن رسول

ابنِ عبدالشکور

www.KitaboSunnat.com

حرا پبلی کیشنز
۱۴/۲ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

of Islamic Studies
20005
LIBRARY

DATA ENTERED

رئیس المنافقین

IFN 5086

عبداللہ بن ابی بن سلول

ابن عبدالشکور

حرا پبلی کیشنز 14/2 فضل الٰہی مارکیٹ' اردو بازار' لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: عبداللہ بن ابی بن سلول

مصنف: ابن عبدالشکور

مطبع: میٹرو پرنٹرز، چیمبرلین روڈ، لاہور

تعداد: ۱۱۰۰

سن اشاعت: 1997ء

قیمت: ۴۵/- روپے

ناشر: حرا پبلی کیشنز 2/14 فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

کمپوزنگ: عزام کمپوزنگ سنٹر، لاہور Ph:7355835

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

جس تیزی نے اس ملک میں مطالعہ بالخصوص اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کے ذوق کا گراف نیچے آگیا ہے' مطبوعات شائع کرنا نفع آور کاروبار نہیں رہا ہے۔ اس کتاب کو شائع کرتے ہوئے کئی مرتبہ شش و پنج میں مبتلا رہا لیکن نفع و نقصان سے بالاتر ہو کر بالاخر فیصلہ کیا کہ اس بدبخت انسان کے کردار سے متعارف کرایا جانا ضروری ہے' جو تاریخ میں رئیس المنافقین کے نام سے معروف ہے' جس کا نام عبداللہ بن ابی بن سلول ہے اور جس کے بارے میں سورۃ التوبہ کی آیت 80 ان الفاظ میں نازل ہوئی:

(ترجمہ) "اے نبی! تم خواہ ایسے لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو' اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے' تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔"

کفار اور اسلام کے کھلے دشمنوں سے اسلام کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا' بلکہ تاریخ کا جتنا بھی مطالعہ کیا جائے' اس سے یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ وہ لوگ جنہوں نے اسلام کو کھلے دل سے قبول نہیں کیا' یا زندگی بھر مختلف تاویلوں سے نفاق کا شکار رہے لیکن زبان سے اسلام کے نام لیوا رہے' انہی کے اعمال' کھلی اور خفیہ شرارتوں سے اسلام کو روز بد دیکھنا پڑا۔ آج کے دور کا بھی جس انداز سے مطالعہ کیا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کا معاشرہ بری طرح نفاق کا شکار ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے قاری معلوم کر سکے گا کہ منافق کی کیا نشانیاں ہیں؟ جس سے خود احتسابی کی راہ نکلے گی' جس کی آج کے دور میں شدید ضرورت ہے۔

داعی الی الخیر

شفیق الاسلام فاروقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عبداللہ بن ابی بن سلول ______ 12
نفاق، منافق ______ 12
ہمارا بادشاہ ______ 13
ہمارا فیصلہ ______ 13
بھیانک خواب ______ 14
خواب یا حقیقت ______ 15
اشرف الانبیاء (ﷺ) ______ 16
افضل الانبیاء (ﷺ) ______ 17
فخر الانبیاء (ﷺ) ______ 18
خاتم الانبیاء (ﷺ) ______ 18
امام الانبیاء (ﷺ) ______ 18
اہل ایمان ______ 20
ایک فدائی ______ 24
دوسرا جاں نثار ______ 24
مبارک لوگ ______ 25
اصحاب محمد (ﷺ) ______ 26
پیکر ایمان و یقین ______ 27
نفاق کا کھٹکا ______ 27
یہ نفاق نہیں ہے ______ 28
اہل نفاق ______ 31
عبداللہ بن ابی بن سلول کا قبول اسلام ______ 33
عبداللہ بن ابی بن سلول --- بدترین دشمن ______ 36

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبداللہ بن ابی بن سلول---خطرناک دشمن ———— 37
اسلامی ریاست کا قیام ———— 38
مشرکین کی چڑ ———— 38
منافقین کی گھبراہٹ ———— 38
مشرکین مکہ کی سازش ———— 39
سہانا سپنا ———— 39
تین سو تیرہ سرفروش ———— 40
سپنا ٹوٹ گیا ———— 41
عبداللہ بن ابی کا کرتا ———— 41
عبداللہ بن ابی کا پیشہ ———— 42
عبداللہ بن ابی---یہودیوں کا حامی ———— 44
عبداللہ بن ابی کی گستاخی ———— 44
حضرت عبادہؓ بن صامت---رسول اللہؐ کے فدائی ———— 45
عبداللہ بن ابی---یہودیوں کا یار و مددگار ———— 46
علامہ طبری کا بیان ———— 47
دوسری جنگ ———— 49
عبداللہ بن ابی کی غداری ———— 49

عبداللہ بن ابی بن سلول ———— 50

رسول اللہ ﷺ کی رائے ———— 50
عبداللہ بن ابی کا مشورہ ———— 50
مسلمانوں کا جوش ———— 51
ارشاد مبارک ———— 51
اے دشمنان خدا! ———— 52
جنگ کے بعد ———— 52

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کی ذلت	53
عبداللہ بن ابی کی ذلیل حرکتیں خدا دیکھ رہا تھا	54
بنو نضیر --- عبداللہ بن ابی کے دوست	55
بنو نضیر کی بد عہدی	55
رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش	57
عبداللہ بن ابی کا وعدہ	57
وعدہ خلافی	58
بنو نضیر کا انجام	59
قرآن کریم کا تبصرہ	60
عبداللہ بن ابی --- رسول پاک ؐ کا دشمن	63
عبداللہ بن ابی کے اہداف	64
عبداللہ بن ابی --- ایک ذلیل انسان	66
سورۂ منافقون کا نزول	66
عبداللہ بن ابی کا ناپاک منصوبہ	68
میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے	68
اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے	69
زید! تمہیں بشارت ہو	70
حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ارقم کا بیان	71
ابن اسحاق کا بیان	72
یا رسول اللہ ؐ! آپ ہی صاحب عزت و طاقت ہیں	74
عبداللہ بن ابی ' ذلیل اور جھوٹا ہے	75
یا رسول اللہ آپ ؐ! حکم فرمائیں	75
یا رسول اللہ ؐ! آپ کی بات بڑی بابرکت ہے	76
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان	76
ٹھہرو	77
پیچھے ہٹو	78

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہاری گردن ماردوں گا ـــــــ 79
آخر تم کیا چاہتے ہو؟ ـــــــ 79
آخر وہ تمہارا باپ ہے ـــــــ 79
اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو ـــــــ 80
عبداللہ بن ابی' اہل بیت کا دشمن ـــــــ 82
واقعہ افک ـــــــ 83
ایک تیر سے کئی شکار ـــــــ 87
عبداللہ بن ابی --- فتنہ کا بانی ـــــــ 87
سادہ لوح مسلمان ـــــــ 88
چالاک مجرم ـــــــ 88
آستین کا سانپ ـــــــ 88
عبداللہ بن ابی اور جد بن قیس ـــــــ 89
روانگی سے پہلے ـــــــ 91
منافقین کی ہرزہ سرائی ـــــــ 91

غزوۂ تبوک ـــــــ 93

عبداللہ بن ابی' ابو عامر راہب اور مسجد ضرار ـــــــ 95
غزوۂ تبوک ـــــــ 97
جد بن قیس کا تخلف ـــــــ 98
عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کا تخلف ـــــــ 99
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عداوت ـــــــ 101
تبوک سے واپسی کے موقع پر پہلی سازش ـــــــ 102
دوسری سازش ـــــــ 102
عبداللہ بن ابی کی گرفتاری ـــــــ 103
عبداللہ بن ابی --- سرکاری مہمان خانے میں ـــــــ 104

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائر لاہوتی ——— 107
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ——— 108
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ——— 109
حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا بیان ——— 110
ابن اسحاق کا بیان ——— 111
انہیں پہچانئے، یہ ہیں اسلام کے دشمن ——— 113
منافقین (قرآن کی روشنی میں) ——— 114
جھوٹے، مفسد، احمق، گمراہ ——— 115
منافقین --- دھوکہ باز ——— 115
منافقین --- بہرے، گونگے، اندھے ——— 117
منافقین --- ان کی مثال ——— 118
منافقین --- اللہ کے دشمن ——— 119
منافقین --- رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ——— 119
منافقین --- اللہ کی کتاب کے دشمن ——— 119
منافقین --- الگ امت ——— 120
منافقین --- ان سے دھوکہ نہ کھانا ——— 120
منافقین --- ان سے بچ کر رہنا ——— 121
منافقین --- کفر و ایمان کے درمیان ڈانواڈول ——— 121
منافقین --- ان کی نماز ——— 121
منافقین --- ان کی نماز اور انفاق فی سبیل اللہ ——— 122
منافقین --- جہاد فی سبیل اللہ سے ان کا کترانا ——— 122
منافقین --- ایک دوسرے کے ہم رنگ ——— 123
منافقین --- شیطان کی پارٹی کے لوگ ——— 124
منافقین --- ان کا انجام ——— 125

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین---اور کفار جہنم میں ایک ساتھ رہیں گے ____ 125
منافقین---جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے ____ 126
منافقین---ان کا ٹھکانا ____ 126
منافقین---ان کا اصلی مقام ____ 126
مومنین اور منافقین کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی ____ 126
انہیں پہچانئے (حدیث کی روشنی میں) ____ 129
منافق کی پہچان ____ 130
تین نشانیاں ____ 130
چار خصلتیں ____ 130
منافق کی علامتیں ____ 131
منافقین کی مثال---پہلی مثال (1) ____ 132
منافقین کی مثال---دوسری مثال (2) ____ 132
منافقین کی مثال--- تیسری مثال (3) ____ 132
منافقین کی مثال---چوتھی مثال (4) ____ 133
منافقین کی مثال---پانچویں مثال (5) ____ 133
منافقین---ان کی نماز ____ 134
منافق کی نماز ____ 134
مسجد اور منافق ____ 134
نماز باجماعت اور منافق ____ 135
دو نمازیں اور منافق ____ 135
نماز جمعہ اور منافق ____ 135
نفاق کے شعبے ____ 136
ایک شعبہ ____ 136

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو شعبے ——— 136
نفاق کی باتیں ——— 136
دو باتیں ——— 137
منافق کی غیبت ——— 137

نفاقِ کے چند اسباب ——— 137

گانا ——— 137
موسیقی ——— 137
خطرناک منافق ——— 138
بے حیا منافق ——— 138
ایک قسم کا منافق ——— 138
منافق عورتیں ——— 139
جھگڑالو منافق ——— 139
بدنیت منافق ——— 139
نفاق سے چھٹکارا ——— 139
منافق کی تعظیم کرنے کی ممانعت ——— 140
نفاق سے پناہ مانگنے کی دعائیں ——— 141
منافقین۔۔۔ حضرت علیؓ کے دشمن ——— 143
منافقین۔۔۔ انصارؓ کے دشمن ——— 143
میرے دشمن ——— 144
میرے اور تمہارے دشمن ——— 144
نفاق 'ایک موذی و متعدی مرض ——— 147
نفاق 'ایک جان لیوا مہلک مرض ——— 148
آئینہ نفاق ——— 151

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خبیث انسان کی داستان حیات

2000s

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن اُبی بن سلول

نام: عبداللہ

کنیت: ابو حباب

نسب: عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج

قبیلہ: بنو خزرج

لقب: رئیس المنافقین (منافقوں کا سرغنہ)

نفاق' منافق

نفاق: پھوٹ' ظاہر میں دوستی باطن میں دشمنی' بگاڑ' نااتفاقی

منافق: نفاق رکھنے والا' ریاکار' دوغلا' وہ شخص جس کے دل میں کچھ ہو زبان پر کچھ' ظاہر میں دوست باطن میں دشمن

شریعت اسلامیہ میں وہ شخص جو بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر ہو۔

(فیروز اللغات)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی بڑے ڈیل ڈول کا تندرست' خوش شکل اور چرب زبان آدمی تھا اور یہی شان اس کے بہت ساتھیوں کی تھی۔ یہ سب مدینہ کے رئیس لوگ تھے۔ جب نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آتے تو دیواروں سے تکیے لگا کر بیٹھتے اور بڑی لچھے دار باتیں کرتے۔ اُن کے جثے بشرے کو دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر کوئی یہ گمان تک نہ کر سکتا تھا کہ بستی کے یہ معززین اپنے کردار کے لحاظ سے اتنے ذلیل ہوں گے۔ (تفہیم القرآن' المنافقون: آیت 4' حاشیہ 5)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا بادشاہ:

پرجوش نعروں سے شہر کی فضا گونج رہی تھی۔ بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے ایک ہی نعرہ لگا رہے تھے: ہمارا سردار عبداللہ بن ابی --- ہمارا بادشاہ ابن سلول!

اوس اور خزرج کے سردار متفقہ طور پر "عبداللہ بن ابی" کو اپنا بادشاہ بنانے پر راضی ہو گئے تھے اور یہ تقریب اسی فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منعقد ہوئی تھی۔

یہ دن عبداللہ بن ابی کے لئے خوشی و مسرت کا دن تھا۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا۔ اس کی دیرینہ خواہش پوری ہو رہی تھی۔ اس نے ریشمی قبا زیب تن کر رکھی تھی۔ اس کی انگلیوں میں انگشتریاں تھیں، جن کے نگینے سورج کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ اس نے قیمتی جوتے پہن رکھے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے جلو میں اکڑتا ہوا اور قدم قدم غرور و تمکنت کا مظاہرہ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کی نگاہوں کے سامنے تاج زریں ... رہا تھا، جو کچھ ہی دیر بعد اس کے سر کی زینت بننے جا رہا تھا۔ اوس و خزرج کے سرداروں نے آگے بڑھ کر اس کا خیر مقدم کیا اور دو رویہ ہو کر ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ وہ ایک مسند پر جا بیٹھا، جو اس کے لئے خصوصی طور پر بچھائی گئی ... اس کے دائیں بازو وجد بن قیس تھا۔ جو اس کا پرانا یار تھا اور بائیں جانب رفاعہ بن ... یہودی تھا جو منافقین کا پشت پناہ تھا۔

...را فیصلہ:

قبیلہ اوس کے سردار نے اسے خوش آمدید کہتے ہوئے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دوستو! ہم دونوں قبیلے اوس و خزرج برسوں سے برسرپیکار تھے۔ جنگوں کے لامتناہی سلسلہ نے ہماری کمر توڑ دی۔ آخر ہم کب تک باہم لڑتے رہیں؟ اس لئے ہم نے متفقہ طور پر فیصلہ کرلیا ہے کہ ہمارے شہر کی ایک معزز ہستی امیر کبیر عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار مان لیں اور تاج شاہی جو انہیں کے لئے خاص طور بنایا گیا ہے' ان کے سر پر رکھ کر انہیں اپنا بادشاہ تسلیم کرلیں۔"

بنو خزرج کا ایک سردار اٹھا اور اس نے کہا:

"بھائیو! آپ نے ہمارے قبیلہ کے ایک فرد' میری مراد امیرالامراء عبداللہ بن ابی سے ہے' کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا' جس پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں--- آپ حضرات نے انتہائی دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ابن سلول کی سرداری کو قبول کیا اور اس طرح ہماری آپس کی لڑائی کا خاتمہ ہوگیا۔"

"آیئے سردار عبداللہ بن ابی! ہماری جانب سے یہ پیشکش قبول کیجئے۔"

بھیانک خواب:

عبداللہ بن ابی ناز و ادا سے اٹھا۔ اس کی نگاہیں "تاج زریں" پر لگی ہوئی تھیں اور اس کے دل میں فخر و انبساط کا لاوا پھوٹ رہا تھا۔ ابھی وہ قدم آگے بڑھایا ہی نہ تھا کہ اچانک آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے۔ کالی آندھی اٹھی' گھپ اندھیرا چھا گیا' زمین ہلنے لگی اور مرصع تاج لڑھکتا ہوا دور جا پڑا۔ عبداللہ بن ابی حواس باختہ ہوکر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ فضا میں ارتعاش پیدا ہوا۔ نعرہ ہائے رسالت ﷺ سے مدینہ کے در و بام گونجنے لگے

"اللہ اکبر!"

"آگئے رسول اللہ ﷺ' آگئے نبی اللہ!"

"اللہ کے رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے!"

"اللہ کے نبی ﷺ تشریف لے آئے!"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ اس نے بڑا بھیانک خواب دیکھا تھا‘ اس کی امیدوں کو خاک میں ملانے والا‘ اس کی آرزوؤں پر پانی پھیرنے والا اور اس کی تمناؤں کا خون کرنے والا۔

"نہیں‘ نہیں!--- میں اس خواب کو سچا نہیں ہونے دوں گا۔"

"آہ! میری امیدوں کا چراغ یوں نہیں بجھ سکتا۔"

"میری آرزوؤں کا گلاب اس طرح نہیں مرجھا سکتا۔"

"میں اپنی تمناؤں کا خون ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔"

وہ ہذیان بک رہا تھا اور حسد وانتقام کی آگ میں جل رہا تھا۔

خواب یا حقیقت:

پھر ایک دن یہ خواب حقیقت کے روپ میں ظاہر ہو گیا۔ سرور کائنات‘ فخر ولد آدم‘ تاج دار مدینہ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ عبداللہ بن ابی نے حضرت اسعد بن زرارہ‘ حضرت سعد بن معاذ‘ حضرت سعد بن عبادہ‘ حضرت سعد بن ربیع‘ حضرت اسید بن حضیر‘ حضرت معاذ بن جبل‘ حضرت عبادہ بن صامت‘ حضرت ابوطلحہ انصاری‘ حضرت ابو درداء‘ حضرت جابر‘ حضرت ابو سعید خدری‘ حضرت ابو ایوب انصاری‘ حضرت کعب بن مالک (رضی اللہ عنہم) کو دیدہ ودل فرش راہ کئے رسول اللہ ﷺ کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے سینے پر سانپ لوٹنے لگے اور جب اس نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حضور کے استقبال میں درود و سلام کی سوغات لئے ہوئے کھڑا دیکھا تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو گیا اور بڑبڑانے لگا:

"سب دغا دے گئے۔ اوس اور خزرج کے تمام سردار محمد (ﷺ) سے مل گئے۔ یہاں تک کہ میرا بیٹا حباب (یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) بھی محمد (ﷺ) کا گرویدہ ہو گیا اور میں تنہا رہ گیا۔ نہیں! میں اکیلا نہیں ہوں۔ یہود میرے ساتھ ہیں۔ میں ان سے مل کر ان سب سے انتقام لوں گا۔"

"میں محمد (ﷺ) کے مشن کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں محمد (ﷺ) کو مدینہ سے بے دخل کر کے رہوں گا۔"

"میں محمد (ﷺ) کے ساتھیوں کو آپس میں لڑا دوں گا' ان میں تفرقہ پیدا کرا دوں گا اور افتراق کے بیج بو دوں گا' ملت اسلامیہ کے اندر انتشار پیدا کر دوں گا' مہاجرین (رضی اللہ عنہم) اور انصار (رضی اللہ عنہم) میں پھوٹ ڈال دوں گا' اسلامی تحریک کے خلاف طوفان اٹھا کھڑا کر دوں گا۔"

"میں دین محمد (ﷺ) کو قائم نہیں ہونے دوں گا۔"

"میں ایسی چال چلوں گا کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"

یہ تھا عبداللہ بن ابی!

منافقوں کا سرغنہ' مجسمہ شر و فساد'

اللہ تعالیٰ کا دشمن'

رسول اللہ ﷺ کا دشمن'

اہل بیت رضی اللہ عنہ کا دشمن'

اصحاب محمد ﷺ کا دشمن'

دین اسلام کا منکر' منکر آخرت' بظاہر مسلمان بہ باطن کٹر کافر اور پکا منافق۔

اب ہم اس غدار' دغا باز' جھوٹے' مکار' دھوکے باز' بخیل و حریص' بندہ نفس کے حالات زندگی جو اس کی شرارتوں اور سازشوں پر مبنی ہیں' بیان کرنے جا رہے ہیں۔ آیئے! ہم اس کے نفس کی خباثتوں کا مشاہدہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے نفاق سے بچنے کی دعا مانگیں۔

اللهم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق

"اے اللہ! تو مجھے پناہ دے (آپس کے جھگڑے اور فساد سے اور منافقت سے اور تمام برے اور رذیل) اخلاق سے۔"

اشرف الانبیاء ﷺ:

اشرف الانبیاء سیدنا حضرت محمد ﷺ مدینہ تشریف لے آئے۔ مدینہ کا ذرہ ذرہ نور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبوت سے چمکنے لگا۔

اہل یثرب کے بھاگ جاگ اٹھے۔

پیمانہ دل عشق رسول ﷺ سے چھلکنے لگے۔

محبت نبوی ﷺ کے موتی دمکنے لگے۔

الفت احمد ﷺ کے پھول مہکنے لگے۔

ایمانی جذبات' اہل ایمان کی پیشانیوں سے جھلکنے لگے۔

قبائل باہم شیرو شکر ہو گئے۔ اوس وخزرج آپس میں گلے مل گئے۔

بغض وعداوت کی دیواریں گر گئیں۔ رنگ' نسل وزبان اور علاقہ کے بت زمین بوس ہو گئے۔

مہاجرینؓ ایک امت کی شکل میں ڈھل گئے۔

اب نہ کوئی مکی تھا' نہ مدنی' نہ یمنی اور نہ حبشی' نہ عربی اور نہ عجمی!

نہ کالا تھا اور نہ گورا' نہ زرد فام اور نہ سفید فام!

یہ خدا کا دین تھا۔ نبوت کا کرشمہ تھا اور محمد ﷺ کا کارنامہ کہ عربی بولنے والے' فارسی بولنے والے' عبرانی بولنے والے اور افریقی بولنے والے' سب ایک ہی بولی بول رہے تھے۔ ایمان کی بولی' اسلام کی بولی' سب ایک تھے' سب مسلمان تھے' سب کا دین ایک تھا۔ سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا:

یعنی: کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

افضل الانبیاء ﷺ:

افضل الانبیاء ﷺ کسی مخصوص قوم یا گروہ' کسی خاص ملک یا علاقہ کی ہدایت کے لئے نہیں آئے تھے۔ آپ ؑ سارے جہاں کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور دو عالم کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخر الانبیاء ﷺ:

فخر الانبیاء ﷺ خدا کی کبریائی اور اس کی بڑائی بیان کرنے آئے تھے' اس کی سلطنت و حکومت کا تخت زمین پر بچھانے آئے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ اللہ کے بندوں کو اللہ کا بندہ بنانے' دنیا میں سکھ و سلامتی کی زندگی بسر کرنے اور آخرت میں خدا کی رضا و خوشنودی کی راہ بتانے کے لئے آئے تھے۔

خاتم الانبیاء ﷺ:

خاتم الانبیاء ﷺ خدا کی شریعت اور قوانین پر مبنی نظام زندگی کو قائم کرنے آئے تھے کہ اسی میں انسانیت کا بھلا تھا انسان کے دکھوں اور آلام کا علاج تھا۔

امام الانبیاء ﷺ:

امام الانبیاء ﷺ اپنی جانب سے خود کچھ نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ ؐ کے تمام ارشادات وحی الٰہی کے مطابق تھے۔ آپ ؐ کو اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔ آپ ؐ کفر کی تاریکی' شرک کی نجاست اور نفاق کی خباثت سے انسانی قلوب کو پاک کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ ؐ کو کسی سے عداوت نہیں تھی اور نہ قلب میں بغض و عناد تھا۔ آپ ؐ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا۔ آپ ؐ مخلوق خدا کے حق میں بے انتہا کریم' بے حد شفیق اور نہایت رحم دل تھے۔ اہل کفر ہوں یا اہل شرک' اہل کتاب ہوں یا اہل نفاق آپ ؐ نے سب کی ہدایت کے لئے آخری حد تک کوشش فرمائی۔ ان کے طعنے سنے' ان کی اذیتیں برداشت کیں۔ ان کی دشنام طرازیوں کو گوارا کیا۔ ان سے انتقام لینے کے بجائے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں دیں۔ انہیں معاف کیا اور ان کی جان بخشی کی۔

لیکن جن کے دل سخت تھے وہ اللہ کے رسول ﷺ کی شان رحمت و شان کریمی کو دیکھ کر بھی نرم نہ ہوئے اور اللہ کا کلام سن کر بھی نہ پگھلے۔ ان کی تقدیر میں دربدر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ٹھوکریں کھانے اور ضلالت کے صحرا میں بھٹکتے پھرتے ہوئے جہنم کی کھائی میں گرنے کے سوا اور کیا لکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان

مدینہ کی زمین اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھی۔ یہ محمد ﷺ کے نقش قدم جگمگا رہے تھے۔ مدینہ کی فضا میں خوشبو رچی ہوئی تھی۔ یہ محمد ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو تھی۔ اہل ایمان کے چہرے نور ایمان سے ضوفشاں تھے' یہ نور خدا نے عطا کیا تھا اور یہ روشنی احمد مجتبیٰ ﷺ کے وسیلہ سے ملی تھی۔

نور دیدۂ یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام تھے۔ داؤد علیہ السلام کے دل کا ارمان سلیمان علیہ السلام تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کے نور نظر اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام' مریم علیہ السلام بتول کے نورالعین تھے۔ تاج دار مدینہ ﷺ اہل ایمان کے دل کا چین' تمنائے روح اور سکون قلب کا ساماں تھے۔

ہر مسلمان کے دل میں محمد ﷺ کی تصویر بسی ہوئی تھی۔

ہر مومن کی زبان پر محمد ﷺ کا کلمہ تھا۔ محمد ﷺ ہی کا تذکرہ تھا۔ آپ ؐ ہی کا ذکر مبارک اور آپ ؐ ہی کی ثنا و تعریف تھی۔ محمد ﷺ کی رسالت کا نغمہ تھا۔ آپ ؐ کی ختم نبوت کا ترانہ تھا۔ گھر گھر خلق محمدی ﷺ کا چرچا تھا۔ زمین تا فلک لواء محمد ﷺ لہرا رہا تھا۔

ایمان کا مزہ چکھتے ہی اس کی لذت بڑھتی چلی گئی۔ اہل ایمان کے دل خدا کی محبت سے سرشار ہو گئے۔ اس کا ڈر و خوف دلوں میں جاگزیں ہو گیا۔ خدا نے اپنے رسول ﷺ کی محبت مومنین کے دل میں انڈیل دی۔ اب خدا کے بعد بزرگ ترین' محبوب ترین' واجب التعظیم و تکریم کوئی ہستی تھی تو وہ نبی ﷺ کی مبارک ہستی تھی۔

خدا نے اپنے حبیب علیہ السلام کو حسن صورت سے کچھ اس طرح نوازا تھا کہ جو شخص چہرۂ مبارک دیکھ لیتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا اور آپ ؐ کا گرویدہ ہو جاتا۔ اس کا دل عشق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ سے معمور ہو جاتا۔

کوئی سراپائے رسول ﷺ کیسے بیان کرے؟ اور اس کے لئے الفاظ کہاں سے لائے؟

چہرہ گلاب کی مانند مہکتا ہوا' چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوا۔ جسم اطہر خوشبوؤں میں بسا ہوا۔ دندان مبارک جیسے آب دار موتی۔ لعاب دہن مثل آب حیات' پسینہ کے قطرے مثل زمرد و یاقوت' موئے مبارک عنبریں' دست مبارک سے چشمہ رواں' پشت پر مہر نبوت کا نشان۔

مسکرائیں تو کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھے۔ غم زدہ ہوں تو شب غم کی صبح طلوع نہ ہو۔ جلال آئے تو شیاطین میں کھلبلی مچ جائے۔ مائل بہ کرم ہوں تو سخاوت شرم سے پانی پانی ہو جائے۔

اہل ایمان' دل و جان سے محمد ﷺ پر نثار تھے۔ آپ ؐ کی اداؤں پر قربان تھے۔ لعاب دہن کو اپنے جسم پر مل لیتے تھے۔ وضو کے پانی کے قطروں کو زمین پر گرنے نہ دیتے تھے۔ پسینہ کے قطروں کو محفوظ کر لیتے تھے۔

گیسوئے مبارک کو حاصل کرنے کے لئے آپس میں (محبت سے) لڑنے لگتے تھے۔ درود و سلام کی سوغاتیں لئے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوتے تھے۔ مؤدب بیٹھے رہتے۔ دبی آواز سے کلام کرتے۔ اشتیاق بھری نظروں سے حضور ﷺ کو دیکھتے مگر آپ ؐ کو نگاہ بھر کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

✪ یہ تو اہل ایمان کی محبت رسول اللہ ﷺ کا عالم تھا۔ آیئے! اب ذرا ان کی سمع وطاعت کی کیفیت ملاحظہ کریں:

اہل ایمان' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مطیع و فرماں بردار تھے۔ اسی میں ان کی خوشی مضمر تھی اور اسی سے ان کو راحت ملتی تھی۔ ان کے پیش نظر خدا کا فرمان تھا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیمO

"اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔"

اور رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک تھا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی بے شک اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی' پس میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی' اس نے میری نافرمانی کی۔" (بخاری)

- نبی ﷺ جیسی عظمت والے' شان و شوکت والے' بڑی رحمت والے' کرم فرمانے والے' خدا کی مخلوق پر رحم فرمانے والے تھے' خدا نے ویسے ہی ساتھی' معاون' مشیر اور مددگار اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمائے۔

ایسے لوگ' ایسی جماعت' ایسا گروہ اور ایسی امت دنیا کے پردہ پر کبھی نمودار نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہوگی۔

- ایسے وفادار' ایسے جاں نثار' ایسے فدائی کسی نبی (علیہ السلام) کو میسر نہ آئے۔ سمع و طاعت کے ایسے نظارے دیکھنے میں آئے کہ لوگ حیران و ششدر ہیں اور دنیا اس کا نمونہ' نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اہل ایمان نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اپنے نفس کی باگ ڈور شریعت اسلامی کے حوالے کر دی' اب ان کے لئے حلال وہی تھا جس کو شریعت نے حلال کہا تھا اور حرام وہی تھا' جس کو شریعت نے حرام قرار دیا تھا۔ ہر کام کرنے سے پہلے یہ دیکھتے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کے بارے میں کیا حکم دیا ہے اور کیا فیصلہ کیا ہے؟ ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا:

وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکون لھم الخیرہ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلال مبیناO (الاحزاب)

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

- یہ وہ لوگ تھے جن کے چہرے روشن' آنکھیں خدا کے خوف سے رو رو کر سرخ و آبدیدہ' دل پاکیزہ' پیشانیاں ضوفشاں اور ان کا وجود سراپا خیر و برکت تھا۔ یہ دن میں خدا کی عبادت اور اس کے فضل کی تلاش میں لگے رہتے اور راتوں میں بستروں سے جدا' خدا کے روبرو قیام کرتے' انہیں اس دن کا خوف لاحق تھا جس دن آنکھیں پتھرا جانے والی تھیں۔

نماز ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی' اہل ایمان نماز کے بغیر جی نہیں سکتے تھے۔ ان کا دل مسجد میں اٹکا رہتا تھا اور وہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہا کرتے تھے۔ وہ صبح و شام خدا کا ذکر کرتے' اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے' اس سے عافیت طلب کرتے' اس کے عذاب سے ڈرتے اور بندگان خدا کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔

- ان کے پاس ان کا تھا ہی کیا؟ جان تھی' سو وہ جنت کے بدلے خدا کے ہاتھ بیچ دی تھی۔
- اموال تھے' جو وہ خدا کی راہ میں لٹا رہے تھے۔
- مکانات اور دکانیں تھیں' جو ہجرت کے وقت چھوڑ چھاڑ کر راہ خدا میں نکل پڑے تھے۔ اپنا سارا وقت خدا کے دین کی تبلیغ میں لگا دیا تھا اور اپنی اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔
- اس کام میں ان کی بیویاں ان کے ساتھ تھیں اور ہر پہلو سے ان کی مدد کر رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔

- بس اب ان کی ایک ہی تمنا تھی اور وہ شہادت کی آرزو تھی۔ انہیں خدا کی راہ میں شہید ہونا کتنا مرغوب تھا۔ اس کی لذت ایک مومن کا دل ہی جانے!

خدا کے دین کی اقامت و حفاظت کے لئے لہو کا نذرانہ لئے دربارالٰہی میں حاضر ہونا کوئی معمولی سعادت نہیں۔ اہل ایمان اس اعزاز کو حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے قرار تھے۔

ایک فدائی:

سرور کائنات ﷺ کا ایک فدائی (حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ)

"یا رسول اللہ ﷺ! جدھر آپ ؐ کا رب آپ ؐ کو حکم دے رہا ہے اسی طرف چلئے۔ ہم آپ ؐ کے ساتھ ہیں، جس طرف بھی آپ ؐ جائیں۔ ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ کہنے والے نہیں ہیں (جیسا کہ انہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا) جاؤ! تم اور تمہارا خدا دونوں لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں--- نہیں، ہم کہتے ہیں کہ چلئے! آپ ؐ اور آپ ؐ کا خدا دونوں لڑیں اور ہم آپ ؐ کے ساتھ جانیں لڑائیں گے، جب تک ہم سے ایک آنکھ بھی گردش کر رہی ہے۔" (تفہیم القرآن، سورہ الانفال)

دوسرا جاں نثار:

دوسرا جاں نثار (حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کرتا ہے:

"ہم آپ ؐ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ ؐ کی تصدیق کر چکے ہیں کہ آپ ؐ جو کچھ لائے ہیں وہ حق ہے اور آپ ؐ سے سمع و طاعت کا پختہ عہد باندھ چکے ہیں۔ پس اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ آپ ؐ نے ارادہ فرما لیا ہے اسے کر گزریئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر آپ ؐ ہمیں لے کر سمندر پر جا پہنچیں اور اس میں اتر جائیں تو ہم آپ ؐ کے ساتھ کود دیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم کو یہ ہرگز ناگوار نہیں ہے کہ آپ ؐ کل ہمیں لے کر دشمن سے جا بھڑیں۔ ہم جنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ثابت قدم رہیں گے۔ مقابلہ میں سچی جاں نثاری دکھائیں گے اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ؐ کو ہم سے وہ کچھ دکھوا دے جسے دیکھ کر آپ ؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ پس اللہ کی برکت کے بھروسے سے آپ ؐ ہمیں لے چلیں۔" (تفہیم القرآن' سورہ الانفال)

مبارک لوگ:

یہ تھے وہ مبارک لوگ کہ جنھوں نے اللہ جل شانہ کے نبی ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ آپ ؐ پر ایمان لا کر آپ ؐ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ وحی الٰہی کو نازل ہوتے دیکھا تھا اور آپ ؐ کی زبان مبارک سے کلام الٰہی سنا تھا۔ آپ ؐ کی صحبت سے فیض اٹھایا تھا' آپ ؐ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا تھا اور جب انہیں مقتل میں لایا جاتا اور ان سے پوچھا جاتا: "سچ کہنا! اس وقت تمہارے بدلے محمد (ﷺ) قتل کئے جاتے تو کیا تم اس کو اپنی خوش قسمتی نہ سمجھتے؟"

عاشق صادق کہتا: "خدا کی قسم! میں تو اپنی جان کو اس برابر بھی عزیز نہیں رکھتا کہ محمد ﷺ کے تلووں میں کانٹا چبھ جائے۔"

- اور جب ان میں سے کسی کی شہادت کا وقت قریب آتا تو وہ یہ کہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوتا:
- "جب میں اسلام کے لئے قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھ کو اس کی پروا نہیں کہ کس پہلو قتل کیا جاؤں گا۔ یہ جو کچھ ہے خالصاً خدا کے لئے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ان پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکت نازل کرے گا۔"
- دوسرا اپنی قوم کو یہ وصیت کر کے جاتا:

"میرا کام تمام ہو چکا ہے۔ تم رسول اللہ ﷺ سے میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ سعد بن ربیع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ ؐ سے عرض پرداز ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ؐ کو بہترین جزا دے' جو اس نے کسی نبی کو اپنی امت کی خدمت کے عوض میں دی ہو۔ تم اپنی قوم کو میرا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ سعد بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہے کہ اگر تمہاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی میں دشمن کسی طرح بھی رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارا کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔ کیوں کہ تمہارے پاس دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں۔" (تاریخ طبری)

ب۔ محمد ﷺ:

حضرت محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے محامد کوئی ایک ہو تو بیان کریں۔ ان کے مناقب سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنے یاروں اور مددگاروں کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ترهم رکعا سجد یبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثرالسجود ذالک مثلهم فی التوراته و مثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراء لیغیظ بهم الکفار و عدالله الذین امنو و عملو الصلحت منهم مغفرة و لجرا عظیمO

"وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو پوری جنس دین پر غالب کردے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں، جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت تورات میں اور انجیل میں، ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کھیتی ہے' جس نے پہلے کونپل نکالی' پھر اس کو تقویت دی' پھر وہ گدرائی' پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں' اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔"

پیکر ایمان و یقین:

✪ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلوں میں ایمان بڑے بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ مستحکم اور راسخ تھا۔

قتادہؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا: "کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہنسا کرتے تھے؟" انہوں نے فرمایا: "جی ہاں! لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے زیادہ بھاری موجود ہوتا تھا۔ (یعنی ان کی ہنسی غفلت کی ہنسی نہ تھی)" بلال بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے ان کو (دن میں تو) نشانوں اور ہدفوں کے درمیان بھاگتے دوڑتے اور ایک دوسرے کے ساتھ مذاق بھی کرتے پایا ہے لیکن جب رات آتی تو وہ درویش صفت بن جاتے تھے یعنی مصلوں پر کھڑے کھڑے راتیں کاٹ دیا کرتے تھے۔ (شرح السنہ)

نفاق کا کھٹکا:

حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ! کہو کیا حال ہے؟

میں نے عرض کیا: "(حال کیا ہے) میں تو نفاق کی علت میں گرفتار نظر آ رہا ہوں۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے فرمایا: "سبحان اللہ! یہ کیا بات کہہ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا: "(درست کہہ رہا ہوں کیونکہ) جب ہم اللہ رسول ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں موجود ہوتے ہیں اور آپ ؐ ہمارے سامنے جنت و دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے گویا ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم آپ ؐ کی خدمت سے علیحدہ ہو کر باہر آتے ہیں تو پھر وہی بیبیوں' بچوں اور زمینوں کے قصوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور آپ ؐ کی تذکیر کا بڑا حصہ فراموش ہو جاتا ہے۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "خدا کی قسم! یہ بات تو ہمیں بھی پیش آتی ہے۔"

اس کے بعد میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ؐ کے پاس پہنچ گئے تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! حنظلہ (رضی اللہ عنہ) تو منافق ہو گیا۔"

آپ ؐ نے تعجب سے پوچھا: "کیا بات پیش آئی؟"

میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ؐ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب آپ ؐ کے پاس سے باہر آ جاتے ہیں تو پھر وہی بیبیوں' اور بچوں اور زمینوں کے قصوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور آپ ؐ کی تذکیر کا بڑا حصہ بھول جاتے ہیں۔"

یہ سن کر آپ ؐ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جو میری محفل میں ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے بچھونوں اور راستوں میں کھلم کھلا تم سے مصافحہ کیا کریں لیکن اے حنظلہ! (رضی اللہ عنہ) گاہ چنیں گاہ چناں!" تین بار فرمایا۔ (مسلم' ترمذی)

یہ نفاق نہیں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ ؐ کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوئے اور کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! رب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبہ کی قسم! ہم تو ہلاک ہو گئے۔"

آپ ؐ نے پوچھا: "کیا بات ہے؟"

انہوں نے عرض کیا: "دل میں نفاق ہی نفاق نظر آتا ہے۔"

آپ ؐ نے فرمایا: "کیا تم کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی دل سے گواہی نہیں دیتے۔"

عرض کیا: "کیوں نہیں۔"

آپ ؐ نے فرمایا: "تو پھر یہ نفاق نہیں۔"

راوی کہتا ہے کہ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: "رسول اللہ ﷺ رب کعبہ کی قسم ہم تو ہلاک ہو گئے۔"

آپ ؐ نے پوچھا: "کیا بات ہے؟"

انہوں نے عرض کیا: "دل میں نفاق ہی نفاق معلوم ہوتا ہے۔"

آپ ؐ نے فرمایا: "کیا تم توحید و رسالت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ کی دل سے گواہی نہیں دیتے؟"

عرض کیا: "کیوں نہیں۔"

فرمایا: "تو پھر یہ نفاق نہیں۔"

راوی کہتا ہے کہ تیسری بار انہوں نے پھر یہی کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! رب کعبہ کی قسم! ہم تو ہلاک ہو گئے۔"

آپ ؐ نے پوچھا: "کیا بات ہے؟"

انہوں نے کہا کہ جب ہم آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہماری حالت کچھ اور ہی ہوتی ہے اور جب آپ ؐ کے پاس سے باہر چلے آتے ہیں تو پھر دنیا اور گھر بار کی فکر ہمیں گھیر لیتی ہے۔

آپ ؐ نے فرمایا: "اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہتے جو میری صحبت میں ہوتی ہے، تو مدینہ کی گلیوں میں فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگتے۔" (ابو یعلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اپنے نفس کے متعلق ہمیشہ نفاق کا خطرہ لگا رہتا تھا۔

ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو کر نفاق سے پناہ کی دعا مانگ رہے ہیں۔

اس نے پوچھا: "بھلا آپ کو نفاق کا کیا خطرہ ہے؟"

انہوں نے بہ قسم فرمایا کہ "آدمی اچھا خاصا مومن ہوتا ہے، پھر کسی فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور آن کی آن میں اس کا دل پلٹ جاتا ہے اور وہ نفاق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

(جامع العلوم بحوالہ ترجمان السنہ جلد دوم --- مولانا بدر عالم میرٹھی")

صحیح بخاری میں ابن ابی ملکیہ سے روایت ہے کہ تیس صحابہ سے میری ملاقات ہوئی ہے، سب کو اپنے نفس پر نفاق کا خطرہ لگا رہتا تھا، ان میں کوئی یہ نہ کہتا تھا کہ ہمارا ایمان حضرت جبریل و میکائیل کے ایمانوں کی طرح خطرہ نفاق سے مامون ہے۔

یہ تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلی کیفیت جو مرتبہ احسان پر فائز تھے۔ اس کے برعکس اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے والے، بظاہر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے والے، مسلمانوں میں شمار ہونے والے، جھوٹی قسمیں کھانے والے اہل نفاق کس قماش کے ہوتے ہیں اور ان میں ان کا گرو گھنٹال "عبداللہ بن ابی" شیطان کا کتنا بڑا ایجنٹ اور مرید تھا، اوراق آئندہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل نفاق

- خدا کا پیغمبر اس کا نمائندہ اور سفیر ہوتا ہے' اس کی مخالفت خدا کی مخالفت اور اس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ اس سے لڑنا گویا خدا سے لڑنا ہے' اس سے جنگ خدا سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے عداوت رکھنا' گویا خدا سے دشمنی مول لینا ہے۔ اس کو اذیت پہنچانا' خدا کے غیظ و غضب کو دعوت دینا ہے۔ اس کی نبوت کا اقرار کر کے در پردہ اس کی تکذیب کرنا' اس کی شان میں گستاخیاں کرنا' اس کے رو برو بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا' اس کو بلند آواز سے پکارنا' اس سے اونچی آواز سے گفتگو کرنا' لوگوں کو اس سے متنفر کرنا' اس کے کام میں قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرنا بہت بڑا جرم اور کھلی بغاوت ہے۔
- پیغمبر خدا کے گھر والوں اور ساتھیوں سے بغض و عداوت رکھنا' ان کا مضحکہ اڑانا' ان کی توہین کرنا' ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہنا' شعائر اسلامی کا مذاق اڑانا' پیغمبر خدا سے بے پناہ عقیدت و محبت اور ادب و احترام کے مناظر دیکھ کر اصحاب رضی اللہ عنہم پر چوٹیں کسنا گویا خدا سے جنگ کرنا ہے۔

خود کو مسلمان کہنا اور اتباع غیروں کی کرنا' ملت کے اندر تفرقہ و انتشار کے بیج بونا' مسلمانوں کو ایک نہ ہونے دینا' ان کے افتراق ہی میں اپنی عافیت سمجھنا' ان کے اندر قومی عصبیت کو ابھارنا اور اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی سرداری چمکانا' مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑانا' ان کے اندر فحش پھیلانا' زناکاری کے اڈوں کی سرپرستی کرنا' افواہیں پھیلانا' جھوٹی قسمیں کھانا' جھوٹے وعدے کرنا' گالم گلوچ کرنا' معصوم عورتوں پر تہمت لگانا' شریف لوگوں کی ٹوہ میں لگے رہنا' یہود و نصاریٰ کے طور طریقے اور مشابہت اختیار کرنا' ان سے پینگیں بڑھانا' ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب و تمدن' معیشت و معاشرت اور فوجی برتری کا ہوا کھڑا کرنا' ان کا ڈر اور خوف مسلمانوں کے دل میں پیدا کرنا' ان کی علمی و ثقافتی صلاحیتوں کے گن گانا' ملی ذخائر ان کے پاس رہن رکھنا' ان سے سود در سود قرض لے کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا' اپنوں کے مقابلے میں انہیں برتر سمجھنا' ملت کے راز ان تک پہنچانا' مسلمانوں میں رہ کر ان کے لئے جاسوسی کا فرض انجام دینا' ذاتی مفاد پر ملی مفاد کو بھینٹ چڑھا دینا' مسلمانوں کی ناکامی و شکست پر شادیانے بجانا' ملت کے مال کو چٹ کر جانا: یہ ہیں نشانیاں اہل نفاق کی' اسلامی جماعت میں شامل ہونے والے ضمیر فروش' ایمان فروش اور ملت فروش' منافقین کی جن کا سرغنہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول کا قبول اسلام

ظاہر میں مسلمان' باطن میں کٹر کافر اور پکا منافق

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ شہر فدک کی ایک قسم کی چادر اپنے گدھے پر ڈال کر سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ آپ' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے (یہ قصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے) جب ایک مقام پر پہنچے' جہاں عبداللہ بن ابی بیٹھا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں بہت سے آدمی بت پرست' مسلمان اور یہود بیٹھے ہیں اور اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں۔ جب ہم ان کے قریب آئے (اور گدھے کے چلنے سے گرد اڑی) وہ گرد ان پر آئی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھک لی اور پھر کہا: "ہم پر گرد مت اڑاؤ۔"

رسول کریم ﷺ نے سلام کیا اور پھر ٹھہر گئے اور سواری سے اتر پڑے اور ان کو قرآن پڑھ کر سنانے لگے۔ اس وقت عبداللہ بن ابی نے کہا: "اے شخص! اگر تو سچا ہے تو جو تونے کہا اس سے بہتر کوئی بات نہیں (لیکن) ہماری سمع خراشی مت کرو۔ اپنے گھر جا اور وہاں جو تیرے پاس آئے اس کو قصہ سنا۔" حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ' ہمارے یہاں ضرور آیا کیجئے اور ہمیں سنایا کیجئے۔" اس پر مسلمانوں اور بت پرستوں میں گالی گلوچ ہونے لگی اور اس درجہ ہوئی کہ لڑائی کے درپے ہو گئے پھر رسول کریم ﷺ ان کو چپ کرانے لگے' آخرکار وہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور ان سے فرمایا: "اے سعد! (رضی اللہ عنہ) تو نے ابوحباب کی باتیں نہیں سنیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔" راوی کا بیان ہے کہ ابو حباب سے عبداللہ بن ابی مراد ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ اسے معذور رکھیں اور درگزر کریں۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے! کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو کچھ آپ پر اترا ہے وہ برحق اور سچ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس شہر کے لوگوں نے اس امر پر اتفاق کر لیا تھا کہ اس (عبداللہ بن ابی) کے سر پر تاج رکھیں اور اپنا والی و رئیس بنا دیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ چاہی بوجہ اس حق کے جو آپ کو عطا کیا ہے تو اس کو آپ کا آنا ناگوار ہوا۔ اس لئے اس نے ایسے برے کلمات کہے۔"

آپ نے اس کا قصور معاف کیا۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ بت پرستوں اور یہودیوں کی ایسی ایسی حرکات ناشائستہ کو معاف کر دیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا اور تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے۔

(اور اللہ کا وہ حکم یہ ہے):

ولتسمعن من الذین اوتو الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوافان ذالک من عزم الامورO (آل عمران)

"اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔"

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ود کثیر من اہل الکتب لویردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسد امن عند انفسھم من بعد ماتبین لھم الحق فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ (البقرہ)

"اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان سے پھیر کر پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں۔ اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے مگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمہارے لئے ان کی یہ خواہش ہے۔ اس کے جواب میں تم عفو و درگزر سے کام لو' یہاں تک کہ اللہ خود ہی اپنا فیصلہ نافذ کر دے۔"

- رسول کریم ﷺ (کافروں کی ایذا رسانی کو) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق معاف کر دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے لڑنے کا حکم دیا۔ جب آپ ؐ نے بدر میں جنگ کی تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو اللہ نے آپ ؐ کے سبب سے مار ڈالا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اور جو اس کے ساتھ مشرک اور بت پرست تھے' نے جب دیکھا کہ یہ چیز غالب ہو گئی تو سوچا کہ اب نبی کریم ﷺ کی بیعت کر لو اور بظاہر اسلام لے آو' تو وہ مسلمان ہوئے۔

(بخاری' کتاب التفسیر سورہ آل عمران)

- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ ابن ابی نے آپ ؐ کے ساتھ بدتمیزی کی۔ آپ ؐ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کے ساتھ نرمی برتیئے! آپ ؐ کی تشریف آوری سے پہلے ہم اس کے لئے تاج شاہی تیار کر رہے تھے' اب یہ سمجھتا ہے کہ آپ ؐ نے بادشاہی چھین لی ہے۔" (ابن ہشام)

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اوس اور خزرج کے قبیلے آپس کی خانہ جنگیوں سے تھک کر ایک شخص کی قیادت و سیادت پر قریب قریب متفق ہو چکے تھے اور اس بات کی تیاریاں کر رہے تھے کہ اس کو اپنا بادشاہ بنا کر باقاعدہ اس کی تاج پوشی کی رسم ادا کریں' حتی کہ اس کے لئے تاج بھی بنا لیا گیا تھا۔ یہ قبیلہ خزرج کا رئیس عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ قبیلہ خزرج میں اس کی بزرگی بالکل متفق علیہ تھی اور اوس و خزرج اس سے پہلے کبھی ایک شخص کی قیادت پر جمع نہیں ہوئے تھے۔ (ابن ہشام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول کو بادشاہ بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انصار قحطان کی اولاد میں سے تھے' اور عربوں میں قحطان کے سوا کسی نے تاج نہیں پہنا اور اس تاج کی لڑیوں میں سے صرف ایک لڑی باقی رہ گئی تھی جو شمعون یہودی کے پاس تھی مگر جب مدینہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی عنایت فرما دیا تو ابن ابی کی قوم کے لوگ اس سے برگشتہ ہو کر اسلام کے دامن میں شامل ہو گئے۔ اسی محرومی کے نتیجہ میں ابن ابی کے دل میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف عداوت بیٹھ گئی۔ کیوں کہ وہ سمجھتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی سلطنت چھین لی ہے۔ اب جب اس نے دیکھا کہ اس کی قوم کے لوگ اسلام کے سوا کسی بات پر راضی نہیں ہیں تو خود ابن ابی بھی بادل ناخواستہ مسلمان ہو گیا مگر منافق کی حیثیت سے اسلام میں داخل ہوا۔

(سیرت حلبیہ)

عبداللہ بن ابی --- بدترین دشمن:

ایک مرتبہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ؐ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس جاتے تو اس کے نتیجہ میں اس کی قوم کے وہ لوگ بھی مسلمان ہو سکتے ہیں جو اب تک ایمان نہیں لائے اور خود اس کے دل میں جو نفاق ہے وہ بھی دور ہو سکتا ہے۔" چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر اسی وقت روانہ ہوئے اور آپ ؐ کے پیچھے پیچھے ایک بڑا مجمع پیدل چلا' مگر جب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا: "بس مجھ سے دور ہی رہو۔ مجھے تمہارے گدھے کی بو بری لگ رہی ہے۔"

اس پر ایک انصاری مسلمان نے اس سے کہا: "خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے گدھے میں بھی تجھ سے بہتر خوشبو ہے۔"

اس جواب پر عبداللہ بن ابی بن سلول کی قوم کے ایک شخص کو غصہ آگیا اور اس نے اس مسلمان کو گالیاں دیں۔ اس پر اس انصاری کی طرف سے مسلمان غصے میں کھڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور عبداللہ بن ابی کی طرف سے اس کی قوم کے لوگ غضب ناک ہو گئے۔

اس حادثہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی:

وان طائفتن من المئومنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما ○

"اور اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔" (الحجرات، مسلم)

عبداللہ بن ابی بن سلول --- خطرناک دشمن:

عبداللہ بن ابی بن سلول حسد کی آگ میں جل رہا تھا۔ اس کا سب کچھ چھن گیا تھا۔ سرداری اس کے ہاتھ سے جاتی رہی تھی۔ چودہراہٹ ختم ہو گئی تھی۔ اب اسے کوئی منہ تک لگاتا نہیں تھا اور نہ کوئی بات اس کی سننے کو تیار تھا۔ دیکھنے میں وہ بہت خوبصورت اور خوش پوش تھا، انتہائی چرب زبان تھا، لوگوں سے چکنی چپڑی باتیں کرتا تھا لیکن اس کا دل تاج دار مدینہ ﷺ کی عداوت میں جل کر کوئلے کے مانند سیاہ ہو گیا تھا۔ سرور عالم ﷺ کے استقبال کا منظر اس کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اوس اور خزرج کے لوگوں کو شمع رسالت پر پروانہ وار فدا ہوتے دیکھا تو اس کے بدن میں آگ لگ جاتی تھی۔ اسے اسلام کے مقابلے میں کھل کر آنے کی جرات نہ تھی، اس طرح وہ اپنے ہی قبیلہ کے لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا۔ اس لئے اسے اسلام قبول کرنے کا ڈھونگ رچانا پڑا اور وہ بظاہر مسلمان ہو گیا۔ اسلام قبول کرتے ہی وہ اپنے سازشی ذہن میں طرح طرح کے منصوبے تیار کرنے لگا۔

اب ہم اس کی ذلیل و کمینہ حرکتوں اور منصوبہ بند سازشوں پر سے، جو اس نے ہم مشرب ساتھیوں سے مل کر انجام دیں ایک ایک کرکے پردہ اٹھاتے جائیں گے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ شخص کتنا گندہ، اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا کس قدر خطرناک دشمن تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست کا قیام:

جس دن مسجد نبوی ؐ کی بنیاد رکھی گئی اسی دن اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آ گیا۔ اس حکومت کا دستور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر مبنی تھا۔ جاہلیت کے قوانین ایک ایک کر کے رد کئے جا رہے تھے اور منشاء الٰہی کے مطابق اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں آ رہا تھا۔

اسلامی نظریہ حیات کی اساس پر جو حکومت قائم ہوئی تھی وہ "نمونہ کی حکومت" تھی۔ اہل ایمان کے لئے تاقیامت نمونہ و نظیر تھی۔ اہل ایمان جہاں بھی، جس ملک میں بھی رہتے ہوں اور جس دور میں بھی پائے جاتے ہوں وہ اسی طرز کی حکومت کے قیام کے مکلف اور شریعت اسلامی کے نفاذ کے ذمہ دار ہیں۔

مشرکین کی چڑ:

اسی چیز سے مشرکین کو سخت نفرت تھی۔ انہیں رہ رہ کر یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ آخر مذہب کا انسان کی اجتماعی زندگی سے کیا تعلق ہے؟ مذہب تو انسان کا انفرادی معاملہ ہے اس کو اجتماعی معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ انسان اپنے لئے جیسا چاہے قانون بنا لے، جس چیز کو چاہے حلال قرار دے اور جس شے کو چاہے حرام قرار دے، مذہب کو اس میں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ خدا سے سراسر بغاوت و سرکشی کی راہ ہے، جس پر چل کر انسان فلاح دارین سے ہم کنار نہیں ہو سکتا۔

منافقین کی گھبراہٹ:

اور اس چیز سے منافقین خوف زدہ تھے۔ نماز ان پر بھاری تھی، زکوٰۃ ایک مصیبت تھی۔ جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے ان کا جی گھبراتا تھا۔ نظام اسلامی کا ذکر سن کر ان کا دل لرزنے لگتا تھا۔ شریعت اسلامی کے نفاذ کی بات آتی تو ان کی جان پر بن آتی تھی اور وہ بغلیں جھانکنے لگتے تھے۔ مسلمانوں کو متحد دیکھ کر ان کا جی جلتا تھا اور سب سے بڑھ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست کا وجود انہیں ناپسند تھا۔ کیوں کہ اس سے ان کے مفادات کو سخت دھکا پہنچتا تھا اور جو بات ان پر شاق گزرتی تھی' وہ رسول کریم ﷺ کی اطاعت تھی۔

وہ عظیم المرتبت رسول ﷺ' جس کے بارے میں خدا کا فرمان ہے:

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا○

"جو کچھ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔" (الحشر)

مشرکین مکہ کی سازش:

مشرکین مکہ' مدینہ کی نوازئیدہ اسلامی حکومت سے خار کھائے بیٹھے تھے اور اسے کسی قیمت پر بھی صفحہ ہستی سے ہٹا دینا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو خط لکھا۔

قریش نے مدینہ کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کو (جسے ہجرت سے پہلے اہل مدینہ اپنا بادشاہ بنانے کی تیاری کر چکے تھے اور جس کی تمناؤں پر حضور ﷺ کے مدینہ پہنچ جانے اور اوس و خزرج کی اکثریت کے مسلمان ہو جانے سے پانی پھر چکا تھا) خط لکھا کہ "تم لوگوں نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں پناہ دی ہے' ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں یا تو تم خود اس سے لڑو یا اسے نکال دو' ورنہ ہم سب تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے مردوں کو قتل اور عورتوں کو لونڈیاں بنالیں گے۔"

عبداللہ بن ابی اس پر کچھ آمادہ شر ہوا مگر نبی ﷺ نے بروقت اس کے شر کی روک تھام کر دی۔

(تفہیم القرآن' تفسیر سورۃ انفال)

سہانا سپنا:

کفار مکہ پورے کروفر اور شان و شوکت کے س۔ اسلحہ سے لیس ایک ہزار کا لشکر لئے مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے نکلے۔ یہ خبر سن کر عبداللہ بن ابی کی باچھیں کھل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئیں۔ اس کی دلی تمنا پوری ہوتی نظر آ رہی تھی اور وہ دوبارہ بادشاہ بننے کا خواب دیکھنے لگا اور اپنے آپ سے کہنے لگا: "اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ پیروان محمد (ﷺ) نہ پوری طرح مسلح ہیں اور نہ ان کے پاس سواریاں ہیں۔ اب ان کی خیر نہیں' اسلامی جماعت کو بکھرتے اور اسلامی حکومت کو ٹوٹنے میں اب دیر ہی کیا ہے!"

تین سو تیرہ سرفروش:

عبداللہ بن ابی نے دیکھا کہ کفار مکہ کے اس عظیم لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے تین سو تیرہ (۳۱۳) سرفروشوں کی جماعت سرورِ دوعالم ﷺ کی قیادت میں مدینہ سے نکلی۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم کے علاوہ اوس و خزرج کے سردار اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ وہ قبائل جو اسے بادشاہ بنانے کی مکمل تیاریاں کر چکے تھے' حکومت الہیہ کی حفاظت کے لئے سر سے کفن باندھے میدان جہاد کا رخ کر رہے تھے۔ اس نے سوچا کہ اب یہ لوگ جانتے بوجھتے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ ان کے سر پر جنون سوار ہے اور محمد ﷺ کے سحر میں مبتلا ہیں۔ جب یہ جادو ٹوٹے گا تب انہیں معلوم ہو گا کہ لشکر کفار سے ٹکرانے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے!

ارشاد باری ہے:

اذ يقول المنفقون والذين فى قلوبهم مرض غر هنؤلاء دينهم (الانفال)

"جب کہ منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہے' کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے خبط میں مبتلا کر رکھا ہے۔"

یعنی مدینہ کے منافقین اور وہ سب لوگ جو دنیا پرستی اور خدا سے غفلت کے مرض میں گرفتار تھے' یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی مٹھی بھر بے سرو سامان جماعت قریش جیسی زبردست طاقت سے ٹکرانے کے لئے جا رہی ہے' آپس میں کہتے تھے کہ دینی جوش میں دیوانے ہو گئے ہیں۔ اس معرکہ میں ان کی تباہی یقینی ہے۔ مگر اس نبی نے کچھ ایسا افسوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر پھونک رکھا ہے کہ ان کی عقل خبط ہو گئی ہے اور آنکھوں دیکھے یہ موت کے منہ میں چلے جا رہے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

سپنا ٹوٹ گیا:

خدا کی مدد و نصرت سے اسلامی لشکر کو فتح نصیب ہوئی۔ ائمۃ کفر ابوجہل' عتبہ بن ربیعہ' امیہ بن خلف وغیرہ ایک ایک کر کے مارے گئے۔ عبداللہ بن ابی مدینہ میں بیٹھا لشکر اسلام کی شکست کی خبر سننے کے لئے بے تاب تھا۔ جیسے ہی اسلامی لشکر کی فتح کی خبر مدینہ پہونچی وہ بھونچکا رہ گیا اور غم و غصہ سے بڑبڑانے لگا:

"نہیں! میں نہیں مان سکتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرے اندازے غلط ثابت نہیں ہو سکتے۔"

"آہ! یہ کیا ہو گیا؟ کیسے ہو گیا؟"

آخر اس بے ایمان اور احمق کو کون سمجھاتا کہ جس لشکر کے سر پر خدا کی نصرت سایہ فگن ہوا' اہل ایمان کی تائید و مدد کے لئے فرشتے نازل ہوں' ایسے لشکر کو شیطان اور اس کے چیلے کیسے شکست دے سکتے ہیں؟

عبداللہ بن ابی کا کرتہ (قمیص):

غزوہ بدر میں بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔ ان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس بن عبدالمطلب بھی تھے' اسیران جنگ کے پاس کپڑے نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے سب کو کپڑے دلوائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قد اس قدر اونچا تھا کہ کسی کا کرتا ان کے بدن پر ٹھیک نہیں اترتا تھا۔ عبداللہ بن ابی' جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہم قد تھا' نے اپنا کرتا منگوا کر دیا۔ (ابن سعد)

رسول اللہ ﷺ نے اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے حضرت عبداللہ ؓ بن عبداللہ بن ابی کی فرمائش پر اپنا کرتہ پہنانے کے لئے دیا اور اس طرح اس کے احسان کا معاوضہ ادا کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کا پیشہ:

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس دو باندیاں تھیں۔ ایک کا نام مسیکہ تھا اور دوسری کا نام امیمہ تھا۔ عبداللہ بن ابی' دونوں کو زنا پر مجبور کرتا تھا اور ان سے کہتا تھا کہ جاکر کچھ کمائی کر کے لاؤ۔ دونوں نے رسول ﷺ سے اس بات کی شکایت کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ولا تکرھوا افتیتکم علی البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیوۃ الدنیا ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور رحیم○ (النور)

"اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو' جب کہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں' اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔" (مسلم)

مفسر مودودیؒ اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں لکھتے ہیں:

"عرب میں قحبہ گری کی دو صورتیں رائج تھیں۔ ایک خانگی کا پیشہ' دوسرے باقاعدہ چکلہ۔ خانگی کا پیشہ کرنے والی زیادہ تر آزاد شدہ لونڈیاں ہوتی تھیں' جن کا کوئی سرپرست نہ ہوتا' یا ایسی آزاد عورتیں ہوتی تھیں' جن کی پشت پناہی کرنے والا کوئی خاندان یا قبیلہ نہ ہوتا' یا کسی گھر میں بیٹھ جاتیں اور کئی کئی مردوں سے بیک وقت ان کا معاہدہ ہو جاتا کہ وہ ان کو مدد خرچ دیں گے اور اپنی حاجت رفع کرتے رہیں گے۔ جب بچہ پیدا ہوتا تو عورت ان مردوں میں سے جس کے متعلق کہہ دیتی کہ یہ بچہ اس کا ہے اس کا بچہ تسلیم کر لیا جاتا تھا۔ یہ گویا معاشرے میں ایک مسلم ادارہ تھا' جسے اہل جاہلیت ایک قسم کا "نکاح" سمجھتے تھے۔ اسلام نے آکر نکاح کے صرف اس معروف طریقے کو قانونی نکاح قرار دیا' جس میں ایک عورت کا صرف ایک شوہر ہوتا ہے اور اس طرح باقی تمام صورتیں زنا میں شمار ہو کر آپ سے آپ جرم ہو گئیں (ابوداؤد فی وجوہ النکاح التی کان یتنا کح اہل الجاہلیۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری صورت یعنی کھلی قحبہ گری' تمام تر لونڈیوں کے ذریعہ سے ہوتی تھی۔ اس کے دو طریقے تھے۔ ایک یہ کہ لوگ اپنی جوان لونڈیوں پر ایک بھاری رقم عائد کر دیتے تھے کہ ہر مہینے اتنا کما کر ہمیں دیا کرو اور وہ بے چاریاں بدکاری کرا کر یہ مطالبہ پورا کرتی تھیں۔ اس کے سوا نہ کسی دوسرے ذریعہ سے اتنا کما سکتی تھیں' نہ مالک ہی یہ سمجھتے تھے کہ وہ پاکیزہ کسب کے ذریعہ یہ رقم لایا کرتی ہیں۔ اور نہ جوان لونڈیوں پر عام مزدوری کی شرح سے کئی کئی گنا رقم عائد کرنے کی کوئی دوسری معقول وجہ ہی ہو سکتی تھی۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ لوگ اپنی جوان جوان اور خوبصورت لونڈیوں کو کوٹھوں پر بٹھا دیتے تھے اور ان کے دروازوں پر جھنڈے لگا دیتے تھے۔ جنہیں دیکھ کر دور ہی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ "حاجت مند" آدمی کہاں اپنی حاجت رفع کر سکتا ہے۔ یہ عورتیں "قلیقیات" کہلاتی تھیں اور ان کے گھر "مواخیر" کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے بڑے معزز رئیسوں نے اس طرح کے چکلے کھول رکھے تھے۔ خود عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) وہی صاحب' جسے نبی ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اہل مدینہ اپنا بادشاہ بنانا طے کر چکے تھے اور وہی صاحب جو حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے میں سب سے پیش پیش تھا' مدینے میں اس کا ایک باقاعدہ چکلہ موجود تھا' جس میں چھ خوبصورت لونڈیاں رکھی گئی تھیں۔ ان کے ذریعہ سے وہ صرف دولت ہی نہیں کماتا تھا بلکہ عرب کے مختلف حصوں سے آنے والے معزز مہمانوں کی تواضع بھی انہیں سے فرمایا کرتا تھا اور ان کی ناجائز اولاد سے اپنے خدم و حشم کی فوج بھی بڑھاتا تھا۔ انہی لونڈیوں میں سے ایک جس کا نام معاذہ تھا' مسلمان ہو گئی اور اس نے توبہ کرنی چاہی۔ ابن ابی نے تشدد کیا۔ اس نے جا کر حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کی۔ انہوں نے معاملہ سرکار دوعالم ﷺ تک پہنچایا اور سرکار رسالت مآب ﷺ نے حکم دے دیا کہ لونڈی اس ظالم کے قبضے سے نکال لی جائے۔ (ابن جریر صفحہ 55 تا 58--- 103- 104- الاستیعاب لابن عبدالبر' ج' ص 762- ابن کثیر ج 3' ص 288- 289' تفہیم القرآن 3' النور 24)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی --- یہودیوں کا حامی:

مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے۔ بنی قینقاع' بنو نضیر اور بنو قریظہ۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے معاہدہ کر رکھا تھا۔ عبداللہ بن ابی ان کا حلیف تھا۔ یہودیوں کو اپنی دولت اور طاقت کا زعم تھا۔ جنگ بدر کے بعد بنو قینقاع نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور جنگ کی صاف دھمکی دی۔ چنانچہ ان کا محاصرہ کر لیا گیا اور وہ قیدی بنا لیے گئے۔ عبداللہ بن ابی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ بنو قینقاع اس طرح ہار مان جائیں گے۔ اسے بڑا صدمہ ہوا اور وہ ان کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا۔

✪ ابن ہشام نے کہا: "عبداللہ بن جعفر بن المسور بن مخرمہ نے ابو عون سے روایت کی کہ بنی قینقاع کا واقعہ یہ تھا: "عرب کی ایک خاتون اپنا کچھ سامان بیچنے کے لئے لائی اور بنی قینقاع کے بازار میں اسے بیچ کر وہاں کے ایک سنار کے پاس بیٹھ گئی۔ انہوں نے خاتون کا چہرہ بے نقاب کرانا چاہا تو اس نے انکار کیا۔ سنار نے اس بے چاری کے کپڑے کا سرا اس کی پچھلی جانب باندھ دیا اور وہ جب اٹھی تو کپڑا اٹھ گیا اور ان سب نے اس کی ہنسی اڑائی۔ وہ چلائی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اس سنار پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ وہ یہودی تھا۔ یہودیوں نے اس مسلمان پر سختی کی اور اسے شہید کر دیا۔ اس مسلمان کے اقرباء نے یہودیوں کے مقابلے کے لئے دوسرے مسلمانوں سے امداد طلب کی۔ آخر مسلمانوں کو غصہ آگیا۔ اس طرح ان میں اور بنی قینقاع میں فساد ہو گیا۔"

عبداللہ بن ابی کی گستاخی:

ابن اسحاق نے کہا: "مجھ سے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا' پھر تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا حکم ماننے پر وہ اتر آئے۔ جب اللہ نے آپ ﷺ کو ان پر قدرت عطا فرمائی تو عبداللہ بن ابی بن سلول اٹھا اور کہا' اے محمد (ﷺ) میرے دوستوں سے نیک سلوک کیجئے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی نے کہا: "آپؐ نے اس جانب سے روئے مبارک پھیر لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ رسولؐ اللہ کی زرہ کی جیب میں ڈالا۔"

ابن ہشام نے کہا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ارسلنی (مجھے چھوڑ)" اور رسول اللہ ﷺ کو ایسا غصہ آگیا کہ آپؐ کے چہرہ مبارک کو لوگوں نے سیاہی مائل ابر کی طرح دیکھا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: "ویحک ارسلنی (تیرے لئے خرابی ہو' مجھے چھوڑ)"

اس نے کہا: "نہیں! بخدا میں آپ کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرے دوستوں سے نیک سلوک کریں۔ چار سو بے زرہ آدمیوں اور تین سو زرہ پوشوں سرخ و سیاہ نے میری حفاظت کی ہے۔ کیا آپ انہیں ایک ہی دن میں کاٹ ڈالیں گے؟ بخدا میں آفات زمانہ سے ڈرتا رہتا ہوں۔"

ابن ہشام نے کہا: رسول محمد ﷺ نے ان لوگوں کا محاصرہ کرنے کے لئے اس زمانے میں مدینہ پر بشیر بن عبدالمنذر کو حکم مقرر فرمایا تھا' محاصرہ کرنے کا زمانہ پندرہ روز کا تھا۔

حضرت عبادہؓ بن الصامت' رسول اللہ ﷺ کے فدائی:

ابن اسحاق نے کہا: "مجھ سے ابو اسحاق یسار نے عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت کی روایت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ جب بنی قینقاع نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو ان کے معاملے میں عبداللہ بن ابی بن سلول نے روک تھام کی۔ عبادہ بن الصامت' بنی عوف ہی کے ایک فرد تھے اور بنی قینقاع کے حلیف ہونے کا انہیں بھی ویسا ہی تعلق تھا' جیسا عبداللہ بن ابی بن سلول کو تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ آپؐ کے آگے بنی قینقاع کے حلیف ہونے سے دست برداری اختیار کی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب ہو کر ان لوگوں سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ اور ایمان والوں سے محبت رکھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ ان کفار کی دوستی اور ان کے حلیف ہونے سے بے زاری کا اظہار کرتا ہوں۔"
(ابن ہشام)

عبداللہ بن ابی۔۔۔یہود و نصاریٰ کا یار:

راوی نے کہا: "عبداللہ بن ابی اور ان کے متعلق سورۂ مائدہ کی آیت کا نزول ہوا:

يا ايها الذين امنوا الا تتخذوا اليهود والصارى اولياء بعضهم اولياء بعض و من تتولهم منكم فانه منهم ان الله لا يهدى القوم الظلمين○ فترى الذين فى قلوبهم مرض (52-51:5)

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو' یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ان میں کے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو شخص ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔ بے شبہ اللہ ظالم قوم کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا (اے مخاطب) پس تو ان لوگوں کو' جن کے دلوں میں بیماری ہے' دیکھے گا۔"

اس سے مراد عبداللہ بن ابی ہے' جو کہتا تھا کہ مجھے آفات زمانہ کا خوف لگا ہوا ہے۔

يسارعون فيهم يقولون نخشى ان تصيبنا دآئرة فعسى الله ان ياتى بالفتح او امر من عنده فيصبحوا عل يما اسروا فى انفسهم نادمين○ ويقول الذين آمنوا اهولاء الذين اقسموا بالله جهد ايمانهم (53-52:5)

"وہ جلدی کرتے ہیں' ان کے متعلق کہتے ہیں کہ ہمیں (اس بات کا) ڈر ہے کہ (کہیں) ہم پر کوئی آفت نہ آجائے۔ پس امید ہے کہ اللہ فتح نصیب فرمائے یا اپنے پاس سے کسی اور حکم (سے سرفرازی) دے تو ان لوگوں نے جو بات اپنے نفسوں میں چھپا رکھی ہے اس پر پچھتائیں گے اور ایماندار کہیں گے کیا یہ وہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی قسمیں اپنی پوری کوششوں سے کھائی تھیں؟"

(ابن ہشام)

علامہ طبری کا بیان:

علامہ ابن جریر طبری اپنی کتاب تاریخ طبری میں لکھتے ہیں:

- محمد بن اسحٰق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی قینقاع کو ان کے بازار میں جمع کرکے کہا:

"اے یہود! اللہ عز و جل سے ڈرو کہ کہیں وہ تم کو بھی ایسی سزا نہ دے جیسی کہ اس نے قریش کو دی ہے۔ تم اسلام لاؤ۔ تم جانتے ہو کہ میں نبیؐ مرسل ہوں جس کا ذکر خود تمہاری کتابوں میں اور اس میثاق میں ہے' جو اللہ نے تم سے لیا تھا۔"

یہود نے کہا: "اے محمد (ﷺ)! تم ہم کو بھی اپنی قوم ایسا سمجھتے ہو' تم ایسے لوگوں کے مقابلہ میں جو لڑائی سے بالکل واقف نہ تھے کہ تم نے موقع پاکر ان کو زیر کر لیا' اپنی کامیابی سے دھوکہ میں نہ پڑو۔ بخدا! اگر تم ہم سے لڑے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم مرد اہل نبرد ہیں۔"

- عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مذکور ہے کہ بنی قینقاع پہلے یہود ہیں' جنہوں نے اس معاہدہ کی' جو ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان طے پایا تھا' خلاف ورزی کی اور ان کی آپؐ سے بدر اور اُحد کے درمیان جنگ ہوئی۔

- زہری کہتے ہیں کہ یہ غزوہ شوال 2 ہجری میں ہوا۔ جب حضرت جبرئیل نے یہ آیت:

وما تخافن من قوم خيانه فانبذ اليهم عل يسواء

"اگر تم کو کسی قوم کی خیانت کا اندیشہ ہو تو تم بھی ان کے ساتھ وہی کرو۔"

رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے بنی قینقاع سے اس بات کا اندیشہ ہے۔ عروہ کہتے ہیں کہ اس آیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اُن کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے۔

✪ عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے پندرہ شب کو ان کا محاصرہ رکھا۔ اس اثناء میں ان کا کوئی آدمی مقابلہ پر برآمد نہیں ہوا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ہتھیار رکھ دیئے اور اپنے کو ان کے حوالے کر دیا۔ ان سب کی مشکیں باندھ لی گئیں۔ آپؐ ان سب کو قتل کر دینا چاہتے تھے مگر عبداللہ بن اُبی نے آپؐ سے اُن کی سفارش کی۔ عاصم بن عمرو بن قتادہ کے پہلے سلسلہ بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے کو آپؐ کے فیصلہ پر حوالے کر دیا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول نے جب وہ آپؐ کے قبضہ میں آگئے' آپؐ سے کہا کہ اے محمد (ﷺ)! آپؐ ان موالیوں پر احسان کریں۔ یہ لوگ خزرج کے حلیف تھے۔ جب دیر تک رسول اللہ ﷺ نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا تو اس نے کہا: "اے محمد (ﷺ)! آپؐ میرے موالیوں پر احسان کریں۔" اس پر آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے آپؐ کا گریبان پکڑ لیا۔ آپؐ نے فرمایا: "اسے چھوڑو" اور اس کی اس حرکت پر آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور دوبارہ آپؐ نے فرمایا کہ "میرا گریبان چھوڑ دے۔" مگر اس نے کہا: "بخدا! میں اسے ہرگز اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ آپؐ میرے موالیوں پر احسان نہ کر دیں گے اور ان کی جان بخشی نہ فرما دیں گے۔ ان میں چار سو غیر مسلح اور تین سو زرہ پوش ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ حبشیوں اور ایرانیوں سے مجھے بچایا ہے۔ آپ (ﷺ) ان کو ایک وقت میں کاٹے ڈالتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ خود آپؐ پر مصائب نہ آئیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا میں نے ان کو تمہاری خاطر چھوڑا۔"

اسی بیان کے سلسلہ میں یہ بات بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا ان کو چھوڑ دو۔ ان پر اور اس پر جو ان کے ساتھ ہے' اللہ کی لعنت ہو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ؐ نے جلاوطن کر دیا اور ان کی املاک کو بطور غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ زمیندار نہ تھے' صرف کاشت کار تھے۔ آپ ؐ کو ان کے پاس سے اسلحہ اور آلات کشاورزی کی ایک بڑی مقدار ہاتھ لگی۔ عبادہؓ بن الصامت اس کام پر مقرر کئے گئے کہ وہ ان کو بال بچوں سمیت مدینہ سے خارج البلد کر آئیں چنانچہ یہ ان کو لے کر نکلے اور ذباب پہنچے اور وہ کہتے جاتے تھے کہ انتہائی شرافت ابھی اور دُور ہے اور دُور ہے۔

اس غزوہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ابو لبابہؓ بن عبدالمنذر پر اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔

دوسری جنگ:

بدر میں بری طرح شکست کھانے کے بعد مشرکین مکہ انتقام کی آگ میں جلنے لگے اور مدینہ پر دوبارہ حملہ کرنے کی تیاریوں میں لگ گئے۔ مکہ کی فضاء جنگی نعروں سے گونجنے لگی۔ لات و عزیٰ اور ہبل کی دہائی دی جانے لگی۔ عورتیں' مردوں کے جوش کو اُبھارنے لگیں۔ سردار قریش ابوسفیان بن حرب نے ہبل کے سامنے کھڑے ہو کر انتقام لینے کی قسم کھائی اور ایک لشکر جرار کے ساتھ اپنی بیوی اور اولاد کو لئے مدینہ کی جانب کوچ کیا۔

یہ دوسری جنگ تھی جو مدینہ کی اسلامی حکومت پر مسلط کی جا رہی تھی۔

عبداللہ بن اُبی کی غداری:

سرور عالم ﷺ ایک ہزار کا لشکر لئے مدینہ سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل آپ ؐ نے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا اور یہ بات طے پائی کہ لشکر کفار کا مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ عبداللہ بن اُبی نے اجتماعی فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور غداری کرتے ہوئے اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ لشکر سے نکل گیا اور مدینہ کی راہ لی۔ عبداللہ بن اُبی کی جو گت بنی اور اس کا نفاق کس طرح کھل کر سامنے آگیا؟ اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ اُحد

رسول اللہ ﷺ کی رائے:

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کی تیاری اور آمد کا حال سنا تو مسلمانوں کو بلا کر فرمایا:

"اگر تمہاری رائے یہ ہو کہ ہم لوگ مدینہ میں ٹھہریں اور قریش نے جہاں پڑاؤ ڈالا ہے وہیں انہیں رہنے دیا جائے تو یہ بات خود ان کے لئے ٹھیک نہ ہو گی' کیونکہ انہوں نے بہت غلط مقام پر پڑاؤ ڈالا ہے۔ پھر اگر وہ مدینہ میں آ کر حملہ کریں گے تو ہم سب یہاں ان سے لڑیں گے۔"

خود رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکل کر اور قریش کے پڑاؤ پر پہنچ کر حملہ کرنے کو مناسب نہ سمجھتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے بھی رسول اللہ ﷺ کی رائے سے کلی اتفاق کیا بلکہ اصرار کیا کہ مدینہ میں ٹھہر جائیے اور نکل کر حملہ نہ کیا جائے' لیکن بعض مسلمانوں میں سے جو جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکے تھے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے جنگ اُحد اور دوسری جنگوں میں شہادت کا درجہ عطا فرمایا' نے اصرار کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! باہر نکل کر دشمنوں سے جنگ کرنے کا موقع ہمیں عنایت فرمائیں تاکہ وہ خیال نہ کریں کہ ہم میں ایسی کسی قسم کی بزدلی یا کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔

عبداللہ بن ابی کا مشورہ:

عبداللہ بن ابی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا: "یارسول اللہ ﷺ! مدینہ ہی میں ٹھہرنا مناسب ہے۔ باہر نکل کر حملہ نہ کیجئے۔ میں جانتا ہوں کہ جب کبھی مدینہ سے باہر نکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر غنیم پر حملہ کیا گیا تو شکست ہی کا منہ دیکھنا پڑا اور جب کوئی مدینہ میں ہم پر حملہ آور ہوا تو ہمیشہ شکست کھائی۔ اس لئے قریش کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے۔ اگر وہ اپنی جگہ پڑاؤ ڈالے رہے تو وہ جگہ ان کے لئے ایک قید خانہ ثابت ہوگی اور اگر انہوں نے مدینہ میں داخل ہو کر حملہ کیا تو مرد ان سے زوردار مقابلہ کریں گے' عورتیں اور بچے چھتوں سے ان پر پتھر برسائیں گے اور وہ واپس ہوں گے تو ناکام و نامراد واپس جائیں گے۔"

مسلمانوں کا جوش:

جو لوگ باہر نکل کر دشمن سے مقابلہ کرنا چاہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگاتار اصرار کرتے رہے' تاآنکہ حضور ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور زرہ زیب تن کر کے باہر تشریف لے آئے۔ جمعہ کا دن تھا اور مسلمان نماز جمعہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ اسی روز قبیلہ بنی نجار کے ایک انصاری مالک بن عمرو کا انتقال ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر غنیم پر حملہ آور ہونے کے ارادے سے مدینہ سے نکل پڑے۔ اب لوگ شرمندگی محسوس کر رہے تھے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ زحمت دی۔

ارشاد مبارک:

آخرکار انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ! ہم نے آپ کو (خواہ مخواہ) تکلیف میں ڈال دیا۔ یہ بات ہمارے لئے مناسب نہ تھی' آپؐ چاہیں تو یہیں تشریف فرما ہوں اور باہر جانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نبی کے لئے کسی طرح جائز نہیں کہ ایک مرتبہ زرہ پہن لینے کے بعد بغیر جنگ کیے اتار دے۔"

بہرحال رسول اللہ ﷺ ایک ہزار صحابہؓ کی جمعیت کے ساتھ نکلے۔ ابن ہشام نے اتنا اور بیان کیا کہ جب آپؐ روانہ ہوئے تو ابن ام مکتوم کو نماز پڑھانے کے لئے امام مقرر فرما دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے دشمنانِ خدا!

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ جب لشکر اسلام مدینہ اور احد کے درمیان مقام شوط پر پہنچا تو عبداللہ بن ابی ایک ثلث آدمیوں کو ساتھ لے کر واپس ہو گیا اور کہا کہ "رسول اللہ نے دوسروں کی بات مان لی اور میری نہ مانی۔ لوگو! میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس جگہ اپنے آپ کو موت کا لقمہ کیوں بنایا جائے؟" غرض جو لوگ نفاق اور شک و شبہ کے شکار تھے، انہیں لے کر عبداللہ بن ابی واپس ہو گیا۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام (اخو بنی سلمہ) ان کے پیچھے پیچھے گیا اور ان سے کہا: "اے قوم! میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ اپنی قوم اور اپنے نبی برحق کو دشمن کے نرغے میں یوں چھوڑ کر چلے جاؤ۔"

منافقین نے جواب دیا: "اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ اور قتال کی نوبت آئے گی، تو ہم ہرگز آپ کا ساتھ نہ دیتے، یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔"

پس جب ان منافقین نے عبداللہ بن عمرو کی ایک نہ سنی اور واپس جانے ہی پر کمر باندھ لی تو انہوں نے منافقین سے کہا: "اے دشمنان خدا! تمہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے محروم رکھے، خدائے بزرگ و برتر اپنے نبی کو جلد تم سے بے نیاز کر دے گا، انہیں تمہاری کوئی ضرورت نہ رہے گی۔"

جنگ کے بعد:

ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ ذاتی اور قومی شرف حاصل ہونے کے باعث عبداللہ بن ابی بن سلول کے لئے مسجد میں ایک جگہ مقرر تھی، جہاں وہ بے روک ٹوک کھڑے ہو کر نماز جمعہ ادا کرتا تھا۔ جمعہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ خطبے کے لئے منبر پر بیٹھتے تو عبداللہ بن ابی رئیس ہونے کی حیثیت میں لوگوں کو یوں خطاب کرتا:

"لوگو! یہ اللہ کے رسول تمہارے درمیان موجود ہیں۔ اللہ نے آپ کی برکت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں عزت و حرمت عطا فرمائی ہے' تمہیں چاہئے کہ آپ ؐ کی اعانت و نصرت کرو اور تقویت پہنچاؤ۔ آپ ؐ کے احکام سنو اور فرماں برداری پر کاربند رہو۔"

یہ خطاب کر کے بیٹھ جاتا' یہ سلسلہ جاری تھا کہ جنگ احد پیش آئی اور عبداللہ بن ابی نے اس موقع وہ کیا جو کیا اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر میدان سے واپس آگیا۔

عبداللہ بن ابی کی ذلت:

پھر جب رسول اللہ ﷺ جنگ احد سے فارغ ہو کر مدینہ واپس تشریف لے آئے تو عبداللہ بن ابی نے مسجد میں کھڑے ہو کر معمول کے مطابق چاہا کہ کھڑے ہو کر وہی تقریر کرے جو وہ کیا کرتا تھا۔ مگر مسلمانوں نے مزاحمت کی' ہر طرف سے اس کے کپڑے پکڑ لئے اور کہا:

"دشمن خدا! بیٹھ جا' تو اس قابل نہیں کہ کچھ کہے' جنگ احد میں تو نے وہ کیا جو تجھے نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

عبداللہ بن ابی لوگوں کی گرفت میں پھاندتا ہوا اور یہ کہتا ہوا مسجد سے باہر چلا گیا:

"گویا میں نے کوئی بری بات کہی' میں تو ان کے معاملے کی مضبوطی کے لئے کھڑا ہوا تھا۔" مسجد کے دروازے پر ایک انصاری اسے مل گئے' انہوں نے دریافت کیا:

"تیرا برا ہو' کیا معاملہ ہے؟"

عبداللہ بن ابی نے کہا:

"میں تو ان کا معاملہ مضبوط کرنے کے لئے کھڑا ہوا' مگر رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ تان کرنے اور میری گردن مروڑنے لگے' گویا میں نے بری بات کہہ دی۔"

انصاری نے کہا:

"تیرا برا ہو' واپس جاؤ' رسول اللہ ﷺ تیرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں گے۔"

عبداللہ بن ابی نے جواب دیا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خدا کی قسم! مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنے لئے ان سے استغفار کراؤں۔"

عبداللہ بن ابی کی ذلیل حرکتیں خدا دیکھ رہا تھا:

ارشاد باری ہے:

وما اصابکم یوم الحقی الجمعان فباذ ن اللہ ولیعلم المومنین ولیعلم الذین نافقوا

"اور جو مصیبت تم پر اس روز پڑی جب دونوں گروہ مقابل ہوئے' وہ خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہوئی اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومنین کو بھی دیکھ لے اور ان لوگوں کو بھی دیکھ لے جنہوں نے نفاق کا برتاؤ کیا۔"

یعنی جب تمہارے اور دشمن کے درمیان معرکہ قائم ہوا اور اس وقت جو کچھ بھی ہوا وہ سب اللہ کی مشیت کے مطابق ہوا' میری نصرت پہنچ چکی تھی اور وعدہ پورا ہو چکا تھا۔ پھر جو کچھ تم نے کیا' کیا' اسی سلسلے میں مومن اور منافق الگ الگ ہو گئے۔

وقیل لھم تعالوا قاتلو فی سبیل اللہ او ادفعو قالوالو نعلم قتالا لاتبعنکم

"جب (منافقوں سے) کہا گیا کہ آؤ (وقت کا فرض انجام دیں) یا تو اللہ کی راہ میں (باہر نکل کر) جنگ کرو یا (شہر میں رہ کر) دشمنوں کا حملہ روکو' کہنے لگے: اگر ہمیں معلم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے۔"

عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے آئے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا تھا کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ جنگ ضرور ہوگی' تو ہم تمہارے ساتھ بے شک چلتے اور تمہاری طرف سے لڑتے لیکن ہمارا خیال یہ تھا کہ جنگ نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان منافقوں کا وہ نفاق جو وہ مخفی رکھے ہوئے تھے' واشگاف طریق پر واضح کر دیا۔

ھم للکفر یومذ اقرب منہم للایمان یقولون بافواھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالیس فی قلوبھم واللہ اعلم بما یکتمون ○ الذین قالوا لا خوانھم واقعدوا لو اطاعونا ماقتلوا قل فادرء وا عن انفسکم الموت ان کنتم صدقین ○

"یہ منافق اس وقت ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب ہو گئے' اپنے منہ سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں کو خوب جانتا ہے' جنہیں وہ مخفی رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو بیٹھ کر اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ میرے کہنے پر چلتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو موت کو اپنے پاس سے روک لو۔"

یعنی اگر موت کو آنے سے دفع کر سکتے ہو تو کر دو' اپنی جان بچا لو۔ ان کی اس ذہنیت کا سبب دراصل جہاد سے بچنے کا تھا۔ اسی بناء پر دنیا میں رہنے کے لالچ اور موت سے فرار اختیار کرنے کی وجہ سے جہاد ترک کر دیا۔ (ابن ہشام)

بنو نضیر عبداللہ بن ابی کے دوست:

بنو نضیر کا یہ سبب ہوا کہ عمرو بن امیہ الضمری نے مدینہ واپس ہوتے ہوئے ان دو شخصوں کو قتل کر دیا' جن کو رسول اللہ ﷺ نے وعدہ حفاظت اور امان دیا تھا۔ عامر بن طفیل نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ باوجود عہد و پیمان کے آپ کے آدمی نے ہمارے دو آدمی مار ڈالے' ان کی دیت ادا کرو۔ رسول اللہ ﷺ قبا آئے اور وہاں سے بنو نضیر کی طرف مڑ گئے تاکہ اس کی دیت کی ادائی میں ان سے مدد لیں۔ آپؐ کے ساتھ بہت سے مہاجر و انصار تھے' ان میں ابوبکرؓ' عمرؓ' اور اسیدؓ بن نضیر بھی تھے۔

بنو نضیر کی بد عہدی:

یزید بن رومان سے مروی ہے کہ چونکہ عمرو بن امیہ نے باوجود رسول مقبول سید عالم ﷺ کے عہد حفاظت کے بنی عامر کے دو شخصوں کو قتل کر دیا تھا' آپؐ ان کی دیت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائی میں مدد لینے کے لئے بنو نضیر کے پاس آئے۔ بنو نضیر اور بنو عامر ایک دوسرے کے دوست اور حلیف تھے۔ پہلے تو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ انہوں نے کہا: "ہاں ابوالقاسم! جو تم نے ہم سے کہا ہے ہم اس کے لئے پوری طرح آمادہ ہیں۔" مگر پھر وہ چپکے چپکے ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرنے لگے اور انہوں نے کہا کہ آج سے بہتر موقع اس شخص کے ہلاک کر دینے کا پھر نہیں ملے گا۔ (رسول اللہ ﷺ اس وقت ان کے گھروں کی ایک دیوار کے پاس بیٹھے تھے) لہٰذا کوئی شخص مکان کی چھت پر چڑھ کر وہاں سے ایک بڑے پتھر کو ان پر پھینک دے اور ان کو قتل کر کے ہمیں ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے راحت دے۔ ان کے ایک شخص عمرو بن حجاش بن کعب نے اس کے لئے خود سے اپنے کو پیش کیا اور کہا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ وہ آپ ؑ پر پتھر پھینکنے کے لئے ان کے مکان پر چڑھا۔ رسول اللہ ﷺ خالی الذہن اپنے صحابہ کے ساتھ جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ بھی تھے، دیوار کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان سے آپ ؐ کو آپ ؑ کے دشمنوں کے اس منصوبے کی خبر ملی۔ آپ ؑ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: "میں آتا ہوں، تم یہیں ٹھہرو!" مگر آپ ؑ سیدھے مدینہ واپس ہو گئے۔ جب آپ ؑ کے آنے میں دیر ہوئی تو صحابہؓ آپ ؑ کی تلاش میں چلے۔ اثنائے راہ میں مدینہ سے آتا ہوا ایک شخص ان کو ملا۔ انہوں نے اس سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں نے آپ ؐ کو مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہؓ مدینہ میں آپ ؑ کے پاس آگئے۔ آپ ؑ نے ان کو بتایا کہ یہودی میرے ساتھ یہ بدعہدی کرنے والے تھے۔ پھر آپ ؑ نے ان کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور سب کو لے کر ان کے مقابلہ میں لائے اور محاصرہ کر لیا۔ یہودی آپ ؑ کے مقابلہ میں کئی قلعوں میں بند ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے تمام نخلستان کاٹ کر جلا دیئے جائیں۔ یہودیوں نے قلعوں سے پکار کر کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم تو اس بربادی سے منع کرتے تھے اور جو ایسا کرتا تھا اسے برا کہتے تھے، اب کیا ہوا کہ تم خود ہمارے نخلستانوں کو قطع کروا کر ان کو جلا رہے ہو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش:

اس سلسلے میں واقدی کا بیان یہ ہے کہ بنو نضیر نے جب باہم مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک بہت بڑا پتھر اوپر سے پھینک دیا جائے' سلام بن مشکم نے ان کو اس سے منع کیا اور کہا کہ ایسا کرو گے جنگ ہو جائے گی اور جو تم کرنا چاہتے ہو وہ اس سے واقف ہیں مگر یہودیوں نے اس کی نصیحت نہ مانی۔ عمرو بن حجاش رسول اللہ ﷺ پر پتھر لڑھکانے چھت پر چڑھا مگر اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع آسمان سے ملی' آپ ؑ قضائے حاجت کے بہانے اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیر تک آپ ؑ کا انتظار کیا مگر آپ ؑ نہ آئے۔ یہودی کہنے لگے کہ ابوالقاسم کہاں رک گئے؟ آپ ؑ کے صحابہ ؓ دیر تک انتظار کے بعد مدینہ واپس ہوئے۔ کنانہ بن صوریہ نے یہودیوں سے کہا کہ تمہارے ارادے کی خبر ان کو ضرور ہو گئی۔

صحابہ ؓ بھی مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے۔ آپ ؑ اس وقت مسجد میں بیٹھے تھے۔ صحابہ ؓ نے آپ ؑ سے کہا کہ ہم آپ کا انتظار کرتے رہے اور آپ ؑ چلے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہودیوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ عزوجل نے مجھے ان کے منصوبے کی اطلاع کر دی۔ محمد بن مسلمہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔" جب وہ آپ ؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ؑ نے ان سے کہا کہ تم یہودیوں سے جا کر کہہ کہ چوں کہ تو نے میرے ساتھ بے وفائی کرنا چاہی تھی اس لئے اب تم میرے علاقوں سے نکل جاؤ اور میرے قریب نہ رہو۔

عبداللہ بن ابی کا وعدہ:

حضرت محمد ؓ بن مسلمہ نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہودیوں سے جا کر کہہ دیا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں سے ترک سکونت کر کے چلے جاؤ۔ یہودی کہنے لگے: "اے محمد بن مسلمہ! ہمیں اس کی امید نہ تھی کہ بنی اوس کا کوئی شخص یہ حکم ہمارے لئے لائے گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا: "قلوب بدل گئے ہیں اور اسلام نے تمام سابقہ معاہدوں کو فسخ کر دیا ہے۔"

یہودیوں نے کہا: "بہرحال ہم اسے برداشت کرتے ہیں اور حکم کی بجاآوری کریں گے۔"

عبداللہ بن ابی نے یہودیوں سے کہلا بھیجا کہ تم اپنے دیار سے نہ جانا' ابھی وہیں رہو۔ خود میرے ساتھ دوہزار عرب اور میری قوم والے ہیں۔ یہ جمعیت تمہارے ساتھ ہے ان کے علاوہ بنی قریظہ بھی تمہاری امداد کریں گے۔

کعب بن اسد کو جس بنی نے قریظہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ سے دوستی کا معاہدہ کیا تھا جب اس بیان کی اطلاع ملی تو اس نے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں بنی قریظہ میں سے کوئی شخص معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

پھر سلام بن مشکم نے حیی بن اخطب سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو حکم دیا ہے اس کو مان لو اس طرح ہماری قوم اور ہمارا مال محفوظ رہے گا ورنہ اس سے زیادہ تکلیف دہ حالت برداشت کرنا پڑے گی۔

حیی نے پوچھا کہ "وہ کیا؟"

سلام نے کہا کہ اس حکم کو نہ مانو گے تو ہمارا تمام مال ضبط کر لیا جائے گا۔ بیوی' بچے لونڈی غلام بنائے جائیں گے اور جنگ جو آبادی قتل کر دی جائے گی۔

مگر حیی نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نہ مانا۔ اس نے جدی بن اخطب کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس پیام کے ساتھ بھیجا کہ ہم تو اپنے وطن سے نہیں نکلتے' اب جو تم سے ہو سکے کر لو۔

اس پیام کو سن کر رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی' آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی تکبیر کہی اور فرمایا کہ یہودیوں نے لڑائی منظور کی ہے۔

وعدہ خلافی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدی بن اخطب مدد کے لئے عبداللہ بن ابی کے پاس آیا۔ جدی سے مروی ہے کہ اس کے پاس پہنچا' وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نقیب لوگوں کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا تھا۔ اسی وقت اس کا بیٹا عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہؓ بن ابی) میرے سامنے اپنے باپ کے پاس آیا اور اس نے ہتھیار سنبھالے اور دوڑتا ہوا گھر سے چلا گیا۔ یہ رنگ دیکھ کر میں عبداللہ بن ابی کی امداد سے مایوس ہو گیا۔ میں نے حیی سے آکر سارا واقعہ بیان کیا۔

حیی بن اخطب نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گہری چال ہے۔

اب رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر پر پیش قدمی کر کے ان کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ روز کے محاصرہ کے بعد انہوں نے اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کو قتل نہ کیا جائے البتہ ان کا کام' مال اور اسلحہ لے لئے جائیں۔

بنو نضیر کا انجام:

- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کا پندرہ دن تک محاصرہ کر لیا اور اس زمانے میں ان کو بالکل بے بس اور مجبور کر دیا۔ آخرکار انہوں نے آپؐ کے مطالبہ کو منظور کیا اور اس شرط پر صلح کی کہ ان کو قتل نہ کیا جائے گا' مگر ان کے وطن اور زمینوں سے ان کو بے دخل کر دیا جائے گا اور ان کو شام کے بیابانوں میں جلاوطن کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہر تین شخصوں پر ایک اونٹ اور ایک مشک پانی کی دی۔
- زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قبیلہ سے جنگ کی اور جلاوطنی کی شرط پر ان سے صلح کی۔ لہٰذا آپؐ نے ان کو شام کی طرف جلاوطن کر دیا اور اجازت دے دی کہ اسلحہ کے علاوہ جتنا بار اونٹ لاد سکیں وہ لے جائیں۔
- ابن اسحاق کے سابقہ سلسلہ بیان کے مطابق بنو عوف بن الخزرج میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول' و دیعہ' بن ابو قوقل' سوید اور داعس ایسے لوگ بھی تھے' جنہوں نے بنو نضیر سے کہلا بھیجا تھا کہ تم اپنی جگہ ثابت قدم رہو اور مقابلہ کرو' ہم کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اگر تم سے کوئی لڑے گا ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور اگر تم جلاوطن کئے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے۔ لہٰذا ابھی تم انتظار کرو۔ چنانچہ بنو نضیر نے ان کی مدد و نصرت کا انتظار کیا' مگر اس گروہ کے لوگ کوئی مدد نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ خود انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں قتل نہ کریں' جلاوطن کر دیں اس شرط پر کہ اسلحہ کے علاوہ جس قدر سامان اونٹ اٹھا سکیں وہ ہم ساتھ لے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ درخواست منظور کی۔ انہوں نے اپنا تمام سامان جو اونٹوں پر لادا جا سکا ساتھ لے لیا۔ چنانچہ یہ لوگ اپنے گھروں کے دروازے تک چوکھٹ کے ساتھ نکال کر اونٹوں پر بار کر کے لے گئے۔ یہ خیبر گئے اور پھر سے شام چلے گئے۔ ان کے شرفاء میں جو خیبر آئے وہ سلام بن ابی الحقیق' کنانہ بن الربیع بن ابی حقیق اور حیی بن اخطب تھے۔ جب یہ وہیں رہ پڑے' اہل خیبر نے ان کی اطاعت قبول کر لی۔ (تاریخ طبری)

قرآن کریم کا تبصرہ:

سبح لله ما فی السموت وما فی الارض وهوالعزیز الحکیمO هوا الذی اخرج الذین کفر وامن اهل الکتاب من دیارهم لاول الحشر ماظننتم ان یخرجوا وظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله فاتهم الله من حیث لم یحتسبو وقذف فی قلوبهم الرعب یخربون بیوتهم بایدیهم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصارO ولو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا ان كحب الله عليهم اجلاء لعذبهم فى الدنيا ولهم فى الاخرة عذاب النارO ذالک بانهم شاقوا الله ورسوله ومن يشاق الله فان الله شديد العقابO ماقطعتم من لينه او تركتمو ها على اصولها فباذن الله و ليخزى الفسقينO

(سورہ حشر)

"اللہ ہی کی تسبیح کی ہے اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے' اور وہی غالب اور حکیم ہے۔ وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی ہلے میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ تمہیں ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ یہ بھی سمجھے بیٹھے کہ ان کی گڑھیاں انہیں اللہ سے بچالیں گی۔ مگر اللہ ایسے رخ سے ان پر آیا جدھر ان کا خیال بھی نہ گیا تھا۔ اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی برباد کروا رہے تھے۔ پس عبرت حاصل کرو اے دیدہ بینا رکھنے والو!"

اگر اللہ نے ان کے حق میں جلا وطنی لکھ دی ہوتی تو دنیا ہی میں وہ انہیں عذاب دے ڈالتا اور آخرت میں تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے ہی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا اور جو بھی اللہ کا مقابلہ کرے اللہ اس کو سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ تم لوگوں نے جو کھجوروں کے درخت کاٹے یا جن کو اپنی جگہ پر کھڑا رہنے دیا' یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا اور اللہ نے یہ اذن اس لئے دیا تاکہ فاسقوں کو ذلیل خوار کرے۔"

الم ترالى الذين نافقوا يقولون لا خوانهم الذين كفروا من اهل الكتب لئن اخرجتم لنخرجن معكم ولا نطيع فيكم احدا ابدا وان قوتلتم لننصرنكم والله يشهد انهم لكذبونO لئن اخرجو لايخرجون معهم ولئن قوتلو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاینصرونہم ولئن نصروھم لیولن الادبار ثم لاینصرون○ لا انتم اشد رھبہ فی صدورھم من اللہ ذلک بانہم قوم لایفقھون○ (سورہ حشر)

”تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی روش اختیار کی ہے؟ یہ اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں ” اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے‘ اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات ہرگز نہ مانیں گے‘ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے“ مگر اللہ گواہ ہے کہ یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے اور پھر کہیں سے کوئی مدد نہ پائیں گے۔ ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے‘ اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔“

لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنتہ اومن وراء جدر باسہم بینہم شدید تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی ذلک بانہم قوم لا یعقلون○ کمثل الذین من قبلہم قریبا ذاقواوبال امرھم ولہم عذاب الیم○ (الحشر)

”یہ کبھی اکٹھے ہو کر (کھلے میدان میں) تمہارا مقابلہ نہ کریں گے‘ لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر۔ یہ آپس کی مخالفت میں بڑے سخت ہیں۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ حال اس لئے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔ یہ ان ہی لوگوں کے مانند ہیں‘ جو ان سے تھوڑی ہی مدت پہلے اپنے کئے کا مزا چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول

ملعون و مردود

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کا دشمن

یقولون لئن رجعنا الی المدینہ لیخرجن الاعزمنھا الاذل وللہ العزۃ ولرسولہ وللمئومنین ولکن المنفقین لا یعلمون ○ (المنافقون)

"یہ منافق کہتے ہیں کہ ہم مدینہ واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لئے ہے' مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کے اہداف

پہلا ہدف:

رسول پاک ﷺ کی توہین واہانت اور روحانی اذیت رسانی۔

دوسرا ہدف:

رسول پاک ﷺ کے مبارک گھرانے (اہل بیت) کی پاکیزہ بیوی پر تہمت طرازی۔

تیسرا ہدف:

رسول پاک ﷺ کے جاں نثار ساتھیوں خصوصاً حضرت ابوبکرؓ کے مرتبہ و مقام کا انکار' ان کی قیادت اور بارگاہ نبوی ﷺ میں ان کے تقرب کو دیکھ کر جلنا' صدیق اکبرؓ کو دکھ دینا' انہیں مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرنا اور اسلامی قیادت پر عدم اعتماد کے جذبات کو پروان چڑھانا۔

چوتھا ہدف:

- ☆ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا' انہیں ہوا دینا' گروہی عصبیتوں کو ابھارنا' بد دلی پھیلانا' امن و سکون کی فضا کو مکدر کرنا' بدگمانیاں پیدا کرنا' مسلمانوں کی ٹوہ میں رہنا' اجتماعی فیصلوں کو ماننے سے انکار کرنا' اپنی رائے پر مصر رہنا اور اس کو وقار کا مسئلہ بنا لینا۔
- ☆ مجسمہ شر و فساد عبداللہ بن ابی بن سلول ایک تیر سے کئی شکار کرنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس ذلیل و کمینہ کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا دیا اور اس کا پول کھول کر رکھ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ☆ اسلامی معاشرہ میں اس کی ساکھ باقی نہ رہی۔ وہ مسلمانوں کی نظروں سے گر گیا۔
- ☆ اس کی ریاکاری' مکاری' جھوٹ اور دغابازی کا پردہ چاک ہو گیا۔
- ☆ اس کے اندر چھپا ہوا نفاق ظاہر ہو گیا۔
- ☆ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرنا چاہا۔
- ☆ اس نے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنا چاہا۔
- ☆ اس نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہا۔
- ☆ لیکن ذلت و رسوائی اس کے حصے میں آئی اور وہ خائب و خاسر ہو کر رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی---ایک ذلیل انسان

سورۃ منافقون کا نزول:

(یہ وہ خاص سورہ ہے جو عبداللہ بن ابی کی مذمت میں نازل ہوئی۔)

"اذا جاء ک المنفقون قالو نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنفقین لکذبونO اتخذوا ایمانهم جنته فصدوا عن سبیل الله انهم ساء ما کانوا یعملونO ذلک بانهم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لایفقهونO واذارایتهم تعجبک اجسامهم و ان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة یحسبون کل صیحته علیهم هم البعدو فاحذرهم قتلهم الله انی یئوفکونO واذاقیل لهم تعالوا یستغفرلکم رسول الله لو وارء سهم ورایتهم یصدون وهم مستکبرونO سواء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفرلهم لن یغفرالله لهم ان الله لایهدی القوم الفسقینO هم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا ولله خزائن السموات والارض ولکن المنفقین لایفقهونO یقولون لئن رجعنا الی المدینه لیخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمئومنین ولکن المنفقین لایعلمونO

(المنافقون)

"اے نبی ﷺ! جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ہاں' اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اس کے رسول ہو' مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اس طرح یہ اللہ کے راستے سے خود رکتے اور دنیا کو روکتے ہیں۔ کیسی بری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا' ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی' اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔

انہیں دیکھو تو ان کے جثے تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں۔ بولیں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ۔ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں' جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیے گئے ہوں۔ ہر روز کی آواز کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ پکے دشمن ہیں۔ ان سے بچ کر رہو۔ اللہ کی مار ان پر' یہ کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہیں۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ تو سر جھٹکتے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ آنے سے رکتے ہیں۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم چاہے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو' ان کے لئے یکساں ہے' اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا' اللہ فاسق لوگوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔

یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کے ساتھیوں پر خرچ کرنا بند کر دو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں۔ حالاں کہ زمین اور آسمان کے خزانوں کا مالک اللہ ہے' مگر یہ منافق سمجھتے نہیں ہیں' یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ حالاں کہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لئے ہے۔ مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں۔"

اس سورہ کی تفسیر د تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کا ناپاک منصوبہ:

نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ بنی المصطلق کے سردار حارث بن ضرار نے آپ سے جنگ کرنے کے لئے ایک لشکر جمع کیا ہے' جس میں اس کی قوم کے لوگ بھی ہیں اور دوسرے ایسے عرب بھی ہیں' جن پر حارث کا اثر و رسوخ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فوراً ہی کوچ کا اعلان کرا دیا۔ مسلمانوں نے بہت تیزی سے تیاری کی اور جلدی ہی جنگ کے لئے کوچ کر دیا۔ اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ؐ کی ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ ؓ تھیں۔ نیز آپ ؐ کے ساتھ اس موقع پر منافقوں کی بھی اتنی بڑی تعداد چلی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی بڑی تعداد نہیں ہوتی تھی۔ ان میں عبداللہ بن ابی اور زید بن صلت تھے۔ ان لوگوں کو حقیقت میں جہاد سے کوئی دلچسپی نہیں تھی بلکہ ان کے جانے کی اصل غرض یہ تھی کہ دنیاوی مال و دولت ہاتھ آئے گا اور فاصلہ یعنی سفر بھی زیادہ نہیں طے کرنا تھا۔ کیوں کہ جگہ زیادہ دور نہیں ہے۔ اس غزوہ سے کامیاب و کامران فارغ ہونے کے بعد اسلامی لشکر مدینہ روانہ ہوا تو راستہ میں دو اہم واقعات پیش آئے جن کے پیچھے عبداللہ بن ابی بن سلول کا سازشی ذہن کام کر رہا تھا:

(1) اہانت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(2) زوجہ رسول کریم حضرت عائشہ ؓ پر تہمت۔

پہلے ہم عبداللہ بن ابی کے اہانت رسول مکرم ﷺ کے واقعہ کو بیان کریں گے' بعد میں رسول معظم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ صدیقہ طاہرہ و مطہرہ پر عبداللہ بن ابی کی لگائی گئی تہمت کا بیان نقل کریں گے۔

میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے:

حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ ہم ایک سفر میں گئے۔ اس سفر میں لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہیوں سے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے پاس جو لوگ رہتے ہیں ان کو کھانے پینے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں نہ دو تاکہ وہ آپ ؐ کے پاس سے علیحدہ ہو جائیں۔" اس کے بعد عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہا کہ "جب ہم لوٹ کر، مدینہ میں پہنچیں گے تو ہم میں سے باعزت آدمی ذلیل آدمیوں کو نکال دیں گے۔" میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خبر دی۔ حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا۔ اس نے پختہ قسم کھا کر کہا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ زید بن ارقم نے آپ، سے غلط بیان کیا ہے۔ مجھ کو اپنے جھٹلائے جانے کا سخت رنج ہوا۔ آخر خدا نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:

اذا جاءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون O

اس آیت کے نزول پر رسول ؐ اللہ نے منافقین کو طلب فرمایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب یہ لوگ آئے تو اس طرح سر جھکا کر بیٹھ گئے گویا یہ لکڑی کے ستون ہیں۔ (مسلم)

اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے:

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ (جا رہا) تھا۔ میں نے سنا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہے کہ رسول ؐ اللہ کے ساتھیوں پر (اپنا مال وغیرہ) خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو کر ادھر ادھر ہو جائیں (اور جماعت مسلمین کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے) اگر ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ میں نے اس کا تذکرہ اپنے چچا سے کیا اور میرے چچا نے اس کا تذکرہ جناب رسالت مآب ﷺ سے کیا۔ حضور ﷺ نے یہ سن کر مجھے بلایا۔ میں نے جو واقعہ تھا' آپ ؐ کے سامنے بیان کر دیا۔ رسول مقبول ﷺ نے مجھے جھوٹا سمجھا اور عبداللہ کو سچا سمجھا۔ اس سے مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ، ہوا تھا۔ پس میں اس غم سے اپنے گھر میں بیٹھا رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ تیرا انجام یہی ہوا تاکہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے جھٹلایا اور تجھ سے ناراض و خفا ہو گئے (کیا) تو نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی سوچا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا:

اذا جاءک المنافقون--- الخ

"جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں--- الخ"

رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا اور اسے پڑھا اور فرمایا کہ (اس میں) اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔ (ترمذی)

زید! تمہیں بشارت ہو:

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہمارے ساتھ کچھ بدوی بھی تھے۔ ہم پانی کی طرف جلدی جلدی جا رہے تھے کہ کون پہلے (پانی کے چشموں پر) پہنچتا ہے۔ تو بدو ہم سے پہلے پانی پر جا پہنچے۔ جو بدو پہلے پہنچتا' حوض کو بھر دیتا اور اس کے ارد گرد پتھر رکھ دیتا اور اس پر چمڑے کا بستر رکھ دیتے۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھی آ جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک بدو پہلے پہنچا اور اس کے ساتھ ہی ایک انصاری بھی پہنچا۔ اس نے اپنی اونٹنی کی نکیل ڈھیلی کی تاکہ وہ پانی پی لے۔ مگر بدو نے اسے پانی پینے کا موقعہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی پر قبضہ کی ہوئی چیز کو اٹھا کر الگ کر دیا۔ اس پر بدو نے ایک لکڑی اٹھا کر انصاری کے ماری جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا۔ وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اس کو (تمام واقعہ) بتایا۔ ان دونوں میں دوستی تھی۔ عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور کہا کہ رسول اللہ کے اصحاب پر خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جائیں۔ مطلب یہ تھا کہ جب تک یہ بدو نہ چلے جائیں اپنا کھانا وغیرہ حضور ﷺ کے پاس نہ لاؤ۔ کیوں کہ وہ بدو رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت آتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی نے کہا کہ جب یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چلے جائیں تب ان کے پاس کھانا لایا کرو۔ تاکہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھائیں اور ان کے پاس والے کھائیں۔ پھر عبداللہ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر ہم پھر مدینہ پہنچے تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا (یعنی ہم آپ ؐ کو نکال دے گے)۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کا ہم رکاب تھا چنانچہ میں نے عبداللہ کو یہ کہتے سن لیا اور اپنے چچا کو اس کی خبر دی۔ انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ آپ ؐ نے ایک آدمی اس کے پاس بھیجا۔ اس نے قسم کھائی اور انکار کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور مجھے جھوٹا سمجھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ (وہ بات تم نے بس اس لئے کہی تھی کہ) تمہارا ارادہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور تجھے جھوٹا بتادیں اور سب مسلمان بھی تیری تکذیب کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) مجھ پر اتنا غم طاری ہوا کہ کسی پر نہ ہوا ہو گا۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا اور اپنا سر غم کی وجہ سے نیچے جھکا لیا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے کانوں کو مسلا اور مجھے دیکھ کر ہنس پڑے۔ مجھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس (ہنسی) کے بدلہ دنیا میں ہمیشہ رہنا بھی پسند نہ تھا۔ پھر ابوبکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول مقبول ﷺ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ بس میرا کان سہلایا اور چہرہ دیکھ کر ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ بشارت ہو۔ پھر حضرت عمرؓ ملے۔ میں نے ان سے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورہ منافقین پڑھی۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس جائیں گے تو باعزت ذلیل شخص کو نکال دے گا۔ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس گیا اور یہ بات بتائی۔ لیکن وہ رسول مقبول ﷺ کے سامنے جا کر مکر گیا۔ اس پر میری قوم نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ تیرا اس حرکت سے کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور حجرہ میں غم زدہ ہو کر سو رہا۔ اتنے میں میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کی۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی:

هم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا

"یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں۔ یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔" (ترمذی)

ابن اسحاق کا بیان:

ابن اسحاق نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ بنی المطلق آپؐ کے مقابلے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہے ہیں۔ ان کا قائد حارث بن ابی ضرار تھا۔ یہ خبر سن کر آپؐ ان کے مقابلے کے لئے نکلے اور ان کے ایک چشمہ بنام مریسیع پر جا کر رکے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی اس چشمے (مریسیع) ہی پر تشریف فرماتے کہ ایک واقعہ رونما ہوا۔ حضرت عمرؓ کا ایک انصاری اجیر' بنام جہاہ ابن مسعود ان کے ساتھ تھا جو ان کا گھوڑا لے کر چل رہا تھا۔ چشمے پر جہاہ اور سنان ابن دبر جہنی' بنو عوف ابن خزرج کے حلیف میں باہمی ٹکراؤ ہوگیا۔ دونوں لڑنے لگے۔ جہنی نے آواز دی: "یا معشر المهاجرین (اے مہاجرین کے گروہ!)" اس پر عبداللہ بن ابی سلول کو غصہ آیا۔ اس کے ہم قوموں کی ایک ٹولی ساتھ تھی' اس ٹولی میں ایک نوعمر لڑکا زید بن ارقم بھی موجود تھا--- عبداللہ بن ابی نے کہنا شروع کیا:

"اچھا! کیا ان لوگوں نے یہ (حوصلہ) کیا ہے۔ انہوں نے ہمارے اندر منافرت پیدا کر دی اور ہمارے ہی شہروں میں ہم پر اکثریت اور طاقت حاصل کرنا چاہی۔ خدا کی قسم! ہم ان جلابیب قریش (قلاش قریشیوں) کو اپنے برابر شمار کر کے اس کے سوا کیا کریں گے کہ پہلے لوگوں کی کہی ہوئی اس مثال کے مصداق بن جائیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمن كليك ياكلك (یعنی اپنے کتے کو موٹا کر' تاکہ وہ تجھے کھا جائے۔)
مطلب یہ ہے کہ جو کتے کو پال پال کر موٹا تازہ کرتا ہے' اس کا انجام اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ کتا اسے کھا جاتا ہے۔ دشمن کو پالنا کتے کو پالنا ہے۔ ہاں! سن لو! خدا کی قسم! ہم جب واپس ہو کر مدینہ پہنچیں گے' تو ان میں جو زیادہ طاقت و غلبہ والے ہیں وہ اپنے سے کمزوروں کو یقینی طور پر نکال کر رہیں گے (یعنی ہم طاقت ور ہیں اور یہ کمزور' اس لئے ہم مدینہ پہنچ کر ان مسلمانوں کو وہاں سے نکال کر رہیں گے۔)"

اس کے بعد اس کی ٹولی کے جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:
"یہ سب کچھ تمہارا ہی کیا ہوا ہے۔ تم نے انہیں اپنے بلاد میں جگہ دی اور اپنا مکان' جائیداد' مال و متاع سب کچھ تقسیم کر کے دیا۔ ہاں دیکھو! خدا کی قسم! کاش! تم ان سے اپنے ہاتھ کھینچ لو تو انہیں اپنے شہر کے سوا کسی دوسری جگہ جانے پر مجبور کر دو گے۔"

حضرت زید بن ارقم نے ساری تقریر سنی اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو سنا دی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ دشمن کی طرف سے فارغ ہو چکے تھے' آپ ؐ کے پاس عمرؓ بن خطاب بھی موجود تھے' انہوں نے کہا: "آپ عباد بن بشر کو حکم دیجئے کہ جا کر اسے قتل کر دیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمرؓ! یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں (صحابہ) کو قتل کرتے ہیں' یہ مناسب نہیں' مگر اب کوچ کا اعلان کر دو۔" ابھی رسول اللہ ﷺ وہاں سے کوچ نہیں کر رہے تھے' اعلان ہونے کے بعد سب کوچ کے لئے تیار ہو گئے۔

عبداللہ بن ابی کو زیدؓ بن ارقم نے جو کچھ اس سے سنا تھا' جا کر رسول اکرم ﷺ کو بتا دیا' تو وہ (عبداللہ بن ابی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حلفیہ بیان دیا: والله ماقلت ما قال ولا تكلمت به "یعنی خدا کی قسم! زید بن ارقمؓ نے جو بیان دیا وہ میں نے نہیں کہا نہ اس سلسلے میں کوئی بات کی۔" عبداللہ بن ابی چونکہ اپنی قوم میں بہت معزز شخص تھا' اس لئے صحابہؓ میں جو انصاری اس وقت حاضر تھے' انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ یارسول اللہ! ممکن ہے لڑکے کو عبداللہ بن ابی کی بات سے وہم ہوا ہو اور جو کچھ اس نے کہا ہو' اسے یاد نہ رکھا ہو۔ یہ گفتگو عبداللہ بن ابی کی پشت پناہی اور حمایت میں کی گئی تھی۔"

یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی صاحب عزت وطاقت ہیں:

ابن اسحاق نے کہا: "جب رسول اللہ ﷺ اونٹ پر مال رکھ کر شام کے وقت چلے تو حضرت اسید بن حضیر آکر نبی کی حیثیت میں آپ ؐ کو سلام کیا۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "سلام آپ پر اے نبی ﷺ ○ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں" اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم! آپ شام کے ناپسندیدہ وقت میں چل رہے ہیں' ایسے وقت میں تو آپ سفر نہیں کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے ساتھی نے جو کہا ہے وہ تمہیں نہیں معلوم؟"

حضرت اسید بن حضیرؓ نے پوچھا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا ساتھی؟"

آپ ؐ نے فرمایا: "عبداللہ بن ابی۔"

حضرت اسید بن حضیرؓ نے پھر پوچھا: "عبداللہ بن ابی نے کیا کہا؟"

آپ ؐ نے فرمایا: "اس نے کہا کہ جب وہ واپس ہو کر مدینہ پہنچے گا تو جو طاقت ور ہیں وہ اپنے سے کمزوروں کو شہر سے نکال کر دم لیں گے۔"

اسیدؓ نے عرض کیا: "آپ ؐ چاہیں گے تو خدا کی قسم! خود آپ ؐ ہی اسے مدینہ سے نکال دیں گے۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم! وہی ذلیل ہے اور آپ ؐ ہی صاحب عزت اور طاقت ہیں۔" پھر کہا: "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کے ساتھ نرمی برتیئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو ہمارے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے اور اس کی قوم اس کے لئے جو موتی پروتی ہے اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ اسے عضو معطل بنا دیا جائے' وہ سمجھتا ہے کہ آپ ؐ نے اس کا ملک چھین لیا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی ذلیل اور جھوٹا ہے:

پھر رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں کو لے کر دن بھر چلے یہاں تک کہ شام ہو گئی' پھر رات بھر چلے اور صبح ہو گئی۔ جب دوسرے دن کا بھی بیشتر حصہ گزر گیا اور دھوپ سے لوگ پریشان ہو گئے تو آپ ؐ نے لوگوں کو ٹھہرایا۔ وہ سب اتنے تھکے ہوئے تھے کہ زمین پر لیٹتے ہی نیند آ گئی' ایسا آپ ؐ نے اس لئے کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کی بات سے جس فتنے میں یہ گزشتہ دن پڑنے والے تھے' اس سے انہیں غافل کر دیا جائے اور فتنے کی طرف سے ذہن ہٹ جائے۔

اب عبداللہ بن ابی اور اس جیسے دیگر لوگوں کے بارے میں وہ سورت نازل ہوئی' جس میں منافقین کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے نازل ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے زید ابن ارقم کا کان پکڑا اور فرمایا کہ یہ وہ ہے' جس کے کان سے اللہ تعالیٰ نے موافقت کر دی اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کے پاس بھی یہ خبر پہنچ گئی' جن کے باپ کا یہ معاملہ تھا۔

یارسول اللہ ﷺ! آپ حکم فرمائیں:

ابن اسحاق نے کہا: "مجھ سے عاصم بن عمر ابن قتادہ نے بیان کیا کہ عبداللہ ؓ بن ابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ؐ نے عبداللہ بن ابی کے بارے میں جو سنا ہے' اس کے باعث آپ ؐ انہیں قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ ؐ قتل ہی کرنے والے ہیں تو میں خود جاتا ہوں' اس کا سر کاٹ کر آپ ؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! قبیلہ خزرج کو معلوم ہے کہ اس قبیلے کا کوئی آدمی ایسا نہیں جو اپنے باپ کا اتنا فرماں بردار ہو جتنا میں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے سوا کسی دوسرے شخص کو آپ ؐ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا اور اس نے قتل کر دیا تو شاید میرا نفس اس بات پر قابو نہ پا سکے کہ میں عبداللہ بن ابی کے قاتل کو لوگوں میں چلتا پھرتا دیکھوں۔ اس طرح ایک کافر کے بدلے ایک مومن کو قتل کر دوں اور میں دوزخی بن جاؤں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند حمیدی میں ہے کہ حضرت عبداللہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! اپنے باپ کی ہیبت کی وجہ سے میں نے آج تک نگاہ اونچی کر کے اس کے چہرے کو بھی نہیں دیکھا' لیکن آپؐ اگر اس پر ناراض ہیں تو مجھے حکم دیجئے۔ ابھی اس کی گردن حاضر کرتا ہوں' کسی اور کو قتل کا حکم نہ دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ میں اپنے باپ کے قاتل کو اپنی آنکھوں چلتا پھرتا نہ دیکھ سکوں۔" (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! بلکہ میں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر رہا ہوں اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہیں' ان کی صحبت کو اچھا رکھنا چاہتا ہوں۔"

یارسول اللہ ﷺ! آپؐ کی بات بڑی بابرکت ہے:

اس کے بعد عبداللہ بن ابی جب فتنہ برپا کرتا تو خود اس کی قوم ناراض ہو کر اسے پکڑتی اور اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتی۔ رسول اللہ ﷺ کو جب حال معلوم ہوا تو حضرت عمرؓ سے فرمایا: "عمرؓ! اب تم کیا رائے رکھتے ہو؟ خدا کی قسم! اگر میں اس روز اسے قتل کر دیتا جب تم نے کہا تھا کہ اسے قتل کر دو تو اس کے لئے ان لوگوں کی ناک بھوں ضرور چڑھ جاتی' جنہیں اگر آج میں اس کے قتل کا حکم دوں تو وہ خود ہی اسے قتل کر دیں گے۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "واللہ! مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات میری بات سے کہیں زیادہ بابرکت ہے۔"

حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا بیان:

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ غزوہ بنو مصطلق تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو (لکڑی سے) مارا۔ اس پر مہاجر اور انصار دونوں نے اپنی اپنی قوم کو آواز دی کہ دوڑو (اور میری مدد کرو)۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: مابال دعوی الجاھلیۃ؟ "یہ جاہلیت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکار کیسی؟"

لوگوں نے عرض کیا: "ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالکم ولدعوۃ لجاھلیتہ؟ دعوھا فانھا منتنہ "تم لوگ کہاں اور یہ جماعت کی پکار کہاں؟ اسے چھوڑ دو' یہ بڑی گندی چیز ہے۔"

عبداللہ بن ابی بن سلول نے یہ ماجرا سنا تو کہا: "اچھا! ان لوگوں نے یہ کہا! خدا کی قسم! اگر ہم لوگ واپس مدینہ گئے تو جو معزز ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا۔"

اس پر حضرت عمر فاروق ؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے جانے دو (درگذر کرو)' لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔"

ایک راوی نے اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی نے اپنے باپ سے کہا: "خدا کی قسم! تو مدینہ میں نہیں جائے گا۔ (یعنی میں تجھے نہیں جانے دوں گا۔) جب تک تو یہ اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں۔" چنانچہ اس نے یہ اقرار کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو جب یہ حال معلوم ہوا تو آپ ؐ نے انہیں کہلا بھیجا کہ عبداللہ بن ابی کو جانے دو' چنانچہ اس کے بیٹے ہٹ گئے اور اسے جانے دیا۔

ٹھہرو:

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ وادی عقیق میں پہنچے (جہاں سے مدینہ کی حدود میں داخل ہونا تھا) تو اچانک عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے حضرت عبداللہ ؓ آگے بڑھ آئے اور ٹھہر گئے یہاں تک کہ جب ان کا باپ ابن ابی وہاں سے گزرنے لگا تو انہوں نے اچانک اس کی سواری کی اگلی ٹانگیں دبالیں اور اسے روک لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی نے کہا: "نالائق کیا کرتا ہے؟"

انہوں نے کہا: "خدا کی قسم! آپ اس وقت شہر کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ اقرار نہ کرلیں کہ آپ ذلیل ہیں اور رسول کریم ﷺ معزز ہیں اور جب تک حضور ﷺ آپ کو شہر کی حدود میں داخلے کی اجازت نہ دے دیں' تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ معزز کون ہے اور ذلیل کون ہے؟"

"آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟"

اس پر ابن ابی کہنے لگا:

"نہیں! میں تو بچوں کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوں--- میں تو عورتوں سے بھی گیا گزرا ہوں۔"

اسی وقت رسول کریم ﷺ وہاں پہنچ گئے اور آپ ؐ نے حضرت عبداللہ ؓ سے فرمایا کہ اپنے باپ کا راستہ چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے اس کو جانے دیا۔

پیچھے ہٹو:

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی وہاں سے گزرنے لگا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ ؓ نے اس سے کہا: "پیچھے ہٹ۔"

ابن ابی نے کہا: "کیا کرتے ہو نالائق؟"

حضرت عبداللہ ؓ نے کہا: "آپ اس وقت تک مدینے میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک رسول کریم ﷺ آپ کے لئے اجازت نہ دے دیں اور آپ کو معلوم ہو جائے کہ آج کون معزز ہے اور کون ذلیل ہے؟"

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ "جب تک آپ یہ نہ کہہ دیں کہ رسول اللہ ﷺ معزز ہیں اور آپ ذلیل ہیں۔"

ابن ابی نے کہا کہ "کیا تم بھی میرے لئے عام آدمیوں کی طرح ہو (جو بیٹا ہو کر اس طرح کا سلوک کر رہے ہو)؟" حضرت عبداللہ ؓ نے کہا کہ ہاں میں بھی عام لوگوں کی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

آخر عبداللہ بن ابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ؐ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ذریعہ حضرت عبداللہ ؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن ابی کو جانے دو۔

میں تمہاری گردن مار دوں گا:

ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ ؓ نے باپ سے یہ کہا کہ اگر آپ اللہ و رسول ﷺ کی عزت و سربلندی کا اقرار نہیں کریں گے تو میں آپ کی گردن مار دوں گا۔

ابن ابی نے کہا: "تیرا ناس ہو! کیا تیرے یہ ارادے ہیں؟"

آخر جب ابن ابی نے بیٹے کے یہ تیور دیکھے تو تو جوابا کہہ دیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام عزت و سربلندی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور مومنوں کے لئے ہے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ ؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے رسول اور تمام مومنوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرمائی۔

آخر تم کیا چاہتے ہو؟:

ایک حدیث میں ہے کہ جب سورہ منافقون نازل ہوئی جس میں ابن ابی کو جھٹلایا گیا ہے، اس وقت لوگوں نے ابن ابی سے کہا کہ جاکر رسول اللہ ﷺ سے معافی مانگو۔ مگر اس نے ترخ کر جواب دیا: "تم نے کہا کہ ان پر ایمان لاؤ۔ میں ایمان لے آیا۔ تم نے کہا کہ مال کی زکوٰۃ دو۔ میں نے زکوٰۃ بھی دے دی۔ اب بس یہ کسر رہ گئی ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سجدہ کروں۔"

آخر وہ تمہارا باپ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز عبداللہ بن ابی کے صاحب زادے حضرت عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے کوئی چیز نوش فرمائی تو حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا:

"بخدا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جو کچھ پی رہے ہیں اس میں سے کچھ بچا دیں تاکہ وہ میں اپنے باپ کو پلا دوں۔ ممکن ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو پاک کر دے۔ حضور ﷺ نے اس میں سے کچھ بچا کر انہیں دے دیا۔ جسے وہ اپنے باپ کے پاس لائے۔ ابن ابی نے پوچھا: "یہ کیا ہے؟"

حضرت عبداللہؓ نے جواب دیا کہ یہ رسول کریم ﷺ کے مشروب میں سے بچا ہوا ہے۔ یہ میں آپ کے پاس اس لئے لایا ہوں کہ آپ اسے پی لیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آپ کے دل کو پاک کر دے۔

ابن ابی نے کہا: "تو میرے لئے اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لے آیا؟ اس سے زیادہ پاک تو میرے لئے وہی ہے۔" یہ سن کر حضرت عبداللہؓ سخت غصہ غضب ناک ہو گئے اور فوراً رسول کریم ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ مجھے اجازت نہ دیں گے کہ میں اپنے باپ کا قصہ ہی پاک کر دوں؟

آپؐ نے فرمایا: "نہیں! اپنے باپ کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کرو اور اس کا ادب کرو۔"

اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو:

دار قطنی نے ایک مسند روایت نقل کی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا اور پھر وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔ اسی وقت عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابو کبشہ (یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس علاقے میں بڑا سر ابھار لیا ہے۔ یہ بات ابن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ اپنے باپ کا سر لا کر خدمت گرامی میں پیش کریں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ہر گز نہیں' بلکہ اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

(سیرت حلبیہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول ملعون و مردود

رسول پاک ﷺ کے اہل بیت کا دشمن

والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم○

"اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لئے تو عذاب عظیم ہے۔" (النور)

ام المومنین عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ جس نے پہلے پہل اس تہمت کی ابتدا کی تھی، وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے اور یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ والذی تولی کبرہ سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔ (بخاری)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک وپاکیزہ طاہرہ ومطہرہ
ہماری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے پاک دامن پر کیچڑ اچھالنے کی مذموم کوشش
اس کا بانی اور مجرم!
عبداللہ بن ابی
واقعہ افک

(حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے کا واقعہ)

اس کا واقعہ خود انہی کی زبان سے سنئے جس سے پوری صورت حال سامنے آ جائے گی۔ جناب صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ جب آپؐ سفر پر جانے لگتے تو قرعہ ڈال کر فیصلہ کرتے کہ آپؐ کی بیویوں میں سے کون آپؐ کے ساتھ جائے۔

غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر قرعہ میرے نام نکلا اور میں آپؐ کے ساتھ گئی۔ واپسی پر جب ہم مدینہ کے قریب تھے' ایک منزل پر رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا کہ کوچ کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ میں اٹھ کر رفع حاجت کے لئے گئی اور جب پلٹنے لگی تو قیام گاہ کے قریب پہنچ کر مجھے محسوس ہوا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر پڑا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے میں لگ گئی اور اتنے میں قافلہ روانہ ہوگیا۔ قاعدہ یہ تھا کہ میں کوچ کے وقت اپنے ہودے میں بیٹھ جاتی تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چار آدمی اسے اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے تھے۔ ہم عورتیں اس زمانے میں غذا کی کمی کے سبب سے ہلکی پھلکی تھیں۔ میرا ہودہ اٹھاتے وقت لوگوں کو یہ محسوس ہی نہ ہوا کہ میں اس میں نہیں ہوں۔ وہ بے خبری میں خالی ہودہ اونٹ پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ میں جب ہار لے کے پلٹی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ آخر اپنی چادر اوڑھ کر وہیں لیٹ گئی اور دل میں سوچ لیا کہ آگے جا کر جب یہ لوگ مجھے نہ پائیں گے خود ہی ڈھونڈتے ہوئے آ جائیں گے۔ اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ صبح کے وقت صفوان بن معطل سلمی اس جگہ سے گزرے' جہاں میں سو رہی تھی اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے' کیوں کہ پردے کا حکم آنے سے پہلے وہ مجھے بار ہا دیکھ چکے تھے۔ (یہ صاحب بدری صحابیوں میں سے تھے۔ ان کو صبح دیر تک سونے کی عادت تھی۔ اس لئے یہ بھی لشکرگاہ میں کہیں پڑے سوتے رہ گئے تھے اور اب اٹھ کر مدینہ جا رہے تھے) مجھے دیکھ کر انہوں نے اونٹ روک لیا اور بے ساختہ زبان سے نکلا: انا للہ و انا الیہ راجعون ○ "رسول اللہ ﷺ کی بیوی یہیں رہ گئیں۔" اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اپنے منہ پر چادر ڈال لی۔ انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی۔ لا کر اپنا اونٹ میرے پاس بٹھا دیا اور الگ ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ نکیل پکڑ کر روانہ ہو گئے۔ دوپہر کے قریب ہم نے لشکر کو جا لیا جب کہ وہ بھی ایک جگہ جا کر ٹھہرا ہی تھا اور لشکر والوں کو ابھی یہ پتہ نہ چلا تھا کہ میں پیچھے چھوٹ گئی ہوں۔ اس پر بہتان اٹھانے والوں نے بہتان اٹھا دیئے اور ان میں سب سے پیش پیش عبداللہ بن ابی تھا۔ مگر میں اس سے بے خبر تھی کہ مجھ پر کیا باتیں بن رہی ہیں؟

دوسری روایات میں آیا ہے کہ جس وقت صفوان کے اونٹ پر حضرت عائشہ لشکرگاہ میں پہنچیں اور معلوم ہوا کہ آپ اس طرح پیچھے چھوٹ گئی تھیں' اسی وقت عبداللہ بن ابی پکار اٹھا کہ "خدا کی قسم! یہ بچ کر نہیں آئی ہے۔ لو دیکھو! تمہارے نبی کی بیوی نے رات ایک اور شخص کے ساتھ گزاری اور اب وہ اسے علانیہ لئے چلا آ رہا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینے پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور ایک مہینے کے قریب پلنگ پر پڑی رہی۔ شہر میں اس بہتان کی خبریں اڑ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے کانوں تک بھی بات پہنچ چکی تھی' مگر مجھے پتہ نہ تھا' البتہ جو چیز مجھے کھٹکتی تھی وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی وہ توجہ میری طرف نہ تھی' جو کہ بیماری کے زمانے میں ہوا کرتی تھی۔ آپ گھر میں آتے تو گھر والوں سے یہ پوچھ کر رہ جاتے: کیف تیکم (کیسی ہیں یہ؟) خود مجھ سے کوئی کلام نہ کرتے۔ اس سے مجھے شبہ ہوتا کہ کوئی بات ہے ضرور۔ آخر آپؐ سے اجازت لے کر میں اپنی ماں کے گھر چلی گئی تاکہ وہ میری تیمارداری اچھی طرح کر سکیں۔

ایک روز رات کے وقت حاجت کے لئے میں مدینے سے باہر گئی۔ اس وقت تک ہمارے گھروں میں بیت الخلا نہ تھے اور ہم لوگ جنگل ہی میں جایا کرتے تھے۔ میرے ساتھ مسطحؓ بن اثاثہ کی ماں بھی تھیں' جو میرے والد کی خالہ زاد بہن تھیں۔ (دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پورے خاندان کی کفالت حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی' مگر اس احسان کے باوجود مسطحؓ بھی ان لوگوں میں شریک ہو گئے تھے' جو حضرت عائشہؓ کے خلاف اس بہتان کو پھیلا رہے تھے۔) راستے میں ان کو ٹھوکر لگی اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا: "غارت ہو مسطح!" میں نے کہا: "اچھی ماں ہو جو بیٹے کو کوستی ہے اور بیٹا بھی وہ جس نے جنگ بدر میں حصہ لیا ہے۔" انہوں نے کہا: "بیٹا! کیا تجھے اس کی باتوں کی کچھ خبر نہیں؟" پھر انہوں نے سارا قصہ سنایا کہ افترا پرداز لوگ میرے متعلق کیا باتیں اڑا رہے ہیں (منافقین کے سوا خود مسلمانوں میں سے جو لوگ اس فتنے میں شامل ہو گئے تھے ان میں مسطحؓ' حسانؓ بن ثابت مشہور شاعر اسلام اور حمنہؓ بنت جحش' حضرت زینب کی بہن کا حصہ سب سے نمایاں تھا۔) داستان سن کر میرا خون خشک ہو گیا۔ وہ حاجت بھی بھول گئی' جس کے لئے آئی تھی۔ سیدھی گھر گئی اور رات پھر رو رو کر کاٹی۔"

آگے چل کر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"میرے پیچھے رسول اللہ ﷺ نے علیؓ اور اسامہؓ کو بلایا اور ان سے مشورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کیا۔ اسامہؓ نے میرے حق میں کلمہ خیر کہا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بھلائی کے سوا آپؐ کی بیوی میں کوئی چیز ہم نے نہیں پائی۔ یہ سب کچھ کذب اور باطل ہے جو اڑایا جا رہا ہے۔"

رہے علیؓ تو انہوں نے کہا: "یارسول اللہ ﷺ! عورتوں کی کمی نہیں ہے۔ آپؐ اس کی جگہ دوسری بیوی کر سکتے ہیں اور تحقیق کرنا چاہیں تو خدمت گار لونڈی کو بلا کر حالات دریافت فرمائیں۔" چنانچہ خدمت گار کو بلایا گیا اور پوچھ گچھ کی گئی۔ اس نے کہا: "اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی، جس پر حرف رکھا جا سکے۔ بس اتنا عیب ہے کہ میں آٹا گوندھ کر کسی کام کو جاتی ہوں اور کہہ جاتی ہوں کہ بیوی! ذرا آٹے کا خیال رکھنا مگر وہ سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔" اسی روز رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: "مسلمانو! کون ہے جو اس شخص کے حملوں سے میری عزت بچائے جس نے میرے گھر والوں پر الزامات لگا کر مجھے اذیت پہنچانے کی حد کر دی ہے۔ بخدا! میں نے نہ تو اپنی بیوی ہی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں، جس کے متعلق تہمت لگائی جاتی ہے۔ وہ تو کبھی میری غیرموجودگی میں گھر آیا بھی نہیں۔" اس پر اسیدؓ بن حضیر (بعض روایات میں سعدؓ بن معاذ) نے اٹھ کر کہا: "یارسولؐ اللہ! اگر وہ ہمارے قبیلے کا آدمی ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں اور اگر ہمارے بھائی خزرجیوں میں سے ہے تو آپؐ حکم دیں، ہم تعمیل کے لئے حاضر ہیں۔" یہ سنتے ہی سعدؓ بن عبادہ، رئیس خزرج اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "جھوٹ کہتے ہو، تم ہرگز اسے نہیں مار سکتے۔ تم اس کی گردن مارنے کا نام صرف اس لئے لے رہے ہو کہ وہ خزرج میں سے ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلے کا آدمی ہوتا تو تم کبھی یہ نہ کہتے کہ ہم اس کی گردن مار دیں گے۔" اسیدؓ بن حضیر نے جواب میں کہا: "تم منافق ہو، اسی لئے تم منافقوں کی حمایت کرتے ہو۔" اس پر مسجد نبوی ﷺ میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ قریب تھا کہ اوس اور خزرج مسجد ہی میں لڑ پڑتے مگر رسولؐ اللہ نے ان کو ٹھنڈا کیا اور پھر منبر سے اتر آئے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تیر سے کئی شکار:

مفسر قرآن مولانا مودودی" لکھتے ہیں کہ "عبداللہ بن ابی نے یہ شوشہ چھوڑ کر بیک وقت کئی شکار کرنے کی کوشش کی۔ ایک طرف اس نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی عزت پر حملہ کیا۔ دوسری طرف اسلامی تحریک کے بلند ترین اخلاقی وقار کو گرانے کی کوشش کی۔ تیسری طرف اس نے یہ ایک ایسی چنگاری پھینکی تھی کہ اگر اسلام اپنے پیروؤں کی کایا نہ پلٹ چکا ہوتا تو مہاجرین اور انصار اور خود انصار کے بھی دونوں قبیلے آپس میں لڑ مرتے۔" (تفہیم القرآن 3' النور 24)

اللہ پاک نے اپنے رسول پاک ﷺ کی پاکیزہ بیوی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی برأت میں قرآنی سورۃ نور کو نازل فرمایا' عبداللہ بن ابی کے الزام کی قلعی کھول دی اور اس کے ناپاک عزائم کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

ارشاد ربانی ہے:

ان الذین جاء و بالا فک عصبتہ منکم لا تحسبوہ شرالکم بل ھوخیرلکم لکل امری منھم مااکتسب من الاثم والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیمO (النور)

"یہ لوگ بہتان گھڑلائے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں۔ اس واقعہ کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے خیر ہے۔ جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لئے عذاب عظیم ہے۔"

فتنہ کا بانی:

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ "زینب ؓ بنت جحش کو تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کے ساتھ بچا لیا۔ یعنی ان کا دین محفوظ رکھا چنانچہ انہوں نے (میرے بارے میں) بھلائی کے سوا کچھ نہیں کہا۔ رہی ان کی بہن حمنہ بنت جحش سو وہ ہلاک ہونے والوں میں ہلاک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں یعنی حضرت زنیبؓ بنت جحش نے تو اس بہتان میں حصہ نہیں لیا مگر ان کی بہن حمنہ بہتان لگانے والوں میں شامل تھیں اور جو لوگ اس کے متعلق بات چیت کرتے تھے (اور اس افواہ کو پھیلاتے تھے) وہ مسطحؓ، حسانؓ بن ثابت اور عبداللہ بن ابی تھے۔ یہی چغلیاں کھاتا اور ان کو جمع کرتا تھا اور ان میں یہی ہے' جو بڑی بات کا مالک ہوا۔"

یعنی اس خطرناک فتنہ کا بانی عبداللہ بن ابی تھا۔ (ترمذی)

سادہ لوح مسلمان:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: "جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر اس کا ذکر اور قرآن کی تلاوت کی۔ اس کے بعد جب منبر پر سے اترے تو دو مردوں اور ایک عورت کے متعلق حد مارنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں حد ماری۔

(یعنی حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت مسطحؓ اور حضرت حمنہؓ کے درے لگائے گئے۔) (ترمذی)

چالاک مجرم:

عبداللہ بن ابی مردود و خبیث کے خلاف کوئی گواہ فراہم نہیں ہو سکا اس لئے اس پر حد جاری نہیں ہو سکی جب کہ ان باقی لوگوں کے خلاف گواہ اور شہادتیں حاصل ہو گئیں تھیں۔

ایک قول کے مطابق اس پر حد اس لئے جاری نہیں کی گئی کہ وہ تہمتیں یہ کہہ کر نہیں لگاتا تھا کہ وہ خود ایسا سمجھتا ہے بلکہ یہ کہتا تھا کہ دوسرے لوگ یوں کہتے ہیں۔

(سیرت حلبیہ)

آستین کا سانپ:

رسول کریم ﷺ نے خیبر کے لئے کوچ کیا تو عبداللہ بن ابی نے خیبر کے یہودیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اطلاع کرا دی تھی کہ محمد (ﷺ) تمہارے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں لہٰذا اپنی احتیاطی تدبیریں کر لو اور تمام مال و دولت حویلیوں کے اندر چھپا لو۔ عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہلایا کہ تم لوگ محمد ﷺ سے باہر نکل کر جنگ کرنا' ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ تمہاری تعداد بہت زیادہ ہے' جب کہ ان کے ساتھ ایک معمولی سا گروہ ہے جن کے پاس ہتھیار بھی تھوڑے سے ہیں۔ (سیرت حلبیہ)

عبداللہ بن ابی اور جد بن قیس:

جد بن قیس: ابو حباب! مبارک ہو' تمہارے بادشاہ بننے کا وقت آ گیا۔

عبداللہ بن ابی: یار! تمہیں تو ہر وقت مذاق سوجھتا ہے۔ (پھر ایک آہ بھر کر) جب سے محمد (ﷺ) مدینہ آئے میری امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔

جد بن قیس: سنا ہے محمد (ﷺ) سلطنت روم سے ٹکر لینے کے لئے لشکر جمع کر رہے ہیں اور اس کا اعلان عام بھی ہو گیا ہے۔ لوگ پورے جوش و خروش سے اس کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔

ابن ابی: پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ محمد (ﷺ) پوری رازداری برتتے تھے۔ (چونک کر) کیا کہا تم نے؟ محمد (ﷺ) ہرقل اعظم کی فوج کا مقابلہ کرنے جا رہے ہیں۔ کہیں تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟ کہاں سلطنت روم! دنیا کی سب سے بڑی طاقت' جس کے پاس فوج کثیر ہے' اسلحہ کے ذخائر ہیں اور جس کے بحری جہاز سمندر میں منڈلاتے پھرتے ہیں (ہنستے ہوئے) اور یہ چھوٹی سی اسلامی ریاست کی فوج بھلا اس کا کیا مقابلہ کرے گی؟

ابن قیس: کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں' جیسا کہ تمہاری پرانی عادت ہے۔

ابن ابی دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ کیوں کہ اسے اپنا خواب پورا ہوتا نظر آ رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اسلامی لشکر رومی فوج سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گا۔ اسلامی سپاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا تو قتل کر دیئے جائیں گے یا جنگی قیدی بنا لئے جائیں گے۔ (جد بن قیس سے) پھر تو تمہارا کیا ارادہ ہے؟

جد بن قیس: میں نے محمد (ﷺ) سے عذر پیش کر دیا ہے۔ میں جیتے جی موت کے منہ میں جانا پسند نہیں کروں گا۔ اور تمہارا کیا ارادہ ہے؟

ابن ابی: ہمیں مدینہ میں رہ کر اپنا کام کرنا ہے اور یہ کام پوری راز داری سے کرنا ہو گا۔ مدینہ کا تاج دار بننے کا یہ آخری موقع ہے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ کون کون جا رہے ہیں؟

ابن قیس: محمد (ﷺ) کے سب ساتھی جا رہے ہیں۔ بجز علیؓ بن ابی طالب کے' انہیں اہل بیت کی حفاظت کے لئے شہر میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ابن ابی: (نفرت سے ہونٹ سکوڑتے ہوئے) ابوبکرؓ بن ابی قحافہ' عمرؓ بن الخطاب' عثمانؓ بن عفان' علیؓ بن ابی طالب' ان چاروں نے تو میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہ لوگ تمام اصحاب پر بھاری ہیں اور انہیں مقام تقرب حاصل ہے۔

جد بن قیس: ابوبکرؓ نے اپنا سارا اثاثہ' عمرؓ نے نصف مال' عثمانؓ نے ڈھیر سارا مال جہاد کے لئے دیا ہے۔

ابن ابی: اوس اور خزرج کے لوگ بھی کیا کم ہے؟ حیران ہوں کہ یہ لوگ کیسے شیر وشکر ہو گئے' اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند بن گئے۔ آہ! میری قوم کے لوگوں نے ہی مجھ سے بے وفائی کی۔

جد بن قیس: خاطر جمع رکھو' ابن ابی! اب کی بار تم ضرور بادشاہ بنو گے۔

ابن ابی: لشکر کے روانہ ہونے سے قبل کوئی شوشہ چھوڑنا پڑے گا تاکہ مدینہ کی فضا مکدر ہو جائے اور ان لوگوں کے ارادے پست ہو جائیں۔

ابن قیس: فکر نہ کرو میرے دوست! میں نے اس کا انتظام کر رکھا ہے۔ ہمارے ساتھی اسی کام میں لگے ہیں۔

ابن ابی: اچھا چلو! مسجد ضرار چلیں' وہاں ساتھی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانگی سے پہلے:

✪ غزوہ تبوک کے زمانہ میں منافقین اکثر اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر نبی ﷺ اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے اور اپنی تضحیک سے ان لوگوں کی ہمت پست کرنے کی کوشش کرتے تھے، جنہیں وہ نیک نیتی کے ساتھ آمادہ جہاد پاتے۔ چنانچہ روایات میں ان لوگوں کے بہت سے اقوال منقول ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک محفل میں چند منافق بیٹھے گپ اڑا رہے تھے۔ ایک نے کہا: "اجی! کیا رومیوں کو بھی تم نے کچھ عربوں کی طرح سمجھ رکھا ہے؟ کل دیکھ لینا کہ یہ سب سورما، جو لڑنے تشریف لائے ہیں رسیوں میں بندھے ہوئے ہوں گے۔"

دوسرا بولا: "مزا ہو جو اوپر سے سو سو کوڑے بھی لگانے کا حکم ہو جائے۔" ایک اور منافق نے حضور ﷺ کو جنگ کی سرگرم تیاریاں کرتے دیکھ کر اپنے یار و دوستوں سے کہا: "آپ کو دیکھئے، آپ روم و شام کے قلعے فتح کرنے چلے ہیں۔" (تفہیم القرآن سورہ توبہ حاشیہ 73)

منافقین کی ہرزہ سرائی:

کچھ ایسی ہی باتیں جنگ خندق کے موقع پر کی تھیں۔ چنانچہ اس وقت ایک منافق نے کہا تھا: "محمد (ﷺ) تو ہم سے وعدہ کرتے تھے کہ ہم قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو ہڑپ کر جائیں گے، مگر اس وقت حالت یہ ہے کہ کوئی شخص بیت الخلاء میں بھی اطمینان سے نہیں جا سکتا۔" (ابن ہشام)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: "کون ہے جو ثنیۃ المرار گھاٹی پر چڑھنا پسند کرتا ہے؟ اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، جو بنو اسرائیل کے معاف کئے گئے تھے۔"

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم سن کر سب سے پہلے ہمارے قبیلہ بنو خزرج کے سوار گھاٹی پر چڑھے اور اس کے بعد پے در پے لوگ گھاٹی پر چڑھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "تمہارے تمام لوگوں کے گناہوں کو بخش دیا گیا مگر اس شخص کو نہیں بخشا گیا' جو سرخ اونٹ والا ہے۔" ہم لوگ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر سرخ اونٹ والے (یعنی جد بن قیس) کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ چلو! تم بھی سرکار رسالت مآب ﷺ سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرالو۔

اس (ملعون) نے کہا: "مجھ کو میری گم شدہ اونٹنی کا مل جانا تمہارے صاحب (یعنی آقائے نامدار ﷺ) کی دعائے مغفرت سے زیادہ عزیز ہے۔" اس وقت یہ شخص اپنی گم شدہ اونٹنی کو تلاش کر رہا تھا۔ (مسلم)

عبداللہ بن ابی بن سلول صدق دل سے ایمان لایا ہوتا تو "صحابی" کہلاتا اور صحابہ کرام ؓ کی مقدس جماعت میں شمار ہوتا' جیسا کہ اس کے بیٹے حضرت عبداللہ ؓ شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔ اس کے سینے میں دل نہیں آگ کا ایک انگارہ تھا' جو رسول اللہ ﷺ کے بغض و عناد میں شعلہ زن تھا اور ان شعلوں میں اس کا پورا جسم دھڑا دھڑ جل رہا تھا اور یہ آگ روز بروز تیز ہو رہی تھی' اس کے ساتھ اس کی ہذیانی کیفیت میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ہذیان بک رہے تھے اور رسول معظم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے خود کو رسوا کر رہے تھے۔

عبداللہ بن ابی کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوتا تو وہ غزوہ تبوک میں شریک ہو کر اپنے ایمان کا ثبوت دیتا لیکن وہ تو ایک پکا کافر تھا' اس کی ساری ہمدردی اہل باطل سے تھی۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ کر اس نابکار و ناہنجار نے اپنے کفر کا ثبوت فراہم کر دیا۔ لشکر اسلام کی روانگی کے بعد مدینہ میں رہ کر اس نے کیا گل کھلائے؟ اس کی تفصیل آگے ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ تبوک

قل ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون○

"ان سے کہو' تم ہمارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہو' وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ہے۔ (1) اور ہم تمہارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے؟ اچھا تو اب تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔"

---

(1) منافقین حسب عادت' اس موقع پر بھی کفرواسلام کی اس کشمکش میں حصہ لینے کے بجائے اپنی دانست میں کمال دانشمندی کے ساتھ دور بیٹھے ہوئے یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس کشمکش کا انجام کیا ہوتا ہے؟ رسولؐ اور اصحابؓ فتح یاب ہو کر آتے ہیں یا رومیوں کی فوجی طاقت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے ہیں؟ اس کا جواب انہیں یہ دیا گیا کہ جن دو نتیجوں میں سے ایک کے ظہور کا تمہیں انتظار ہے' اہل ایمان کے لئے وہ دونوں ہی سراسر بھلائی ہیں۔ وہ اگر فتح یاب ہوں تو اس کا بھلائی ہونا تو ظاہر ہی ہے۔ لیکن اگر اپنے مقصد کی راہ میں جانیں لڑاتے ہوئے وہ سب کے سب پیوند خاک ہو جائیں تب بھی دنیا کی نگاہ میں چاہے یہ انتہائی ناکامی ہو مگر حقیقت میں یہ بھی ایک دوسری کامیابی ہے۔ اس لئے کہ مومن کی کامیابی وناکامی کا معیار یہ نہیں ہے کہ اس نے کوئی ملک فتح کیا یا نہیں' یا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے اپنے دل ودماغ اور جسم وجان کی ساری قوتیں لڑا دیں یا نہیں' یہ کام اگر اس نے کر دیا تو در حقیقت وہ کامیاب ہے۔ خواہ دنیا کے اعتبار سے اس کی سعی کا نتیجہ صفر ہی کیوں نہ ہو۔ (تفہیم القرآن' التوبہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی' ابو عامر راہب اور مسجد ضرار

نبی ﷺ کے مدینے تشریف لے جانے سے پہلے قبیلہ خزرج میں ایک شخص ابو عامر نامی تھا' جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی راہب بن گیا۔ اس کا شمار علمائے اہل کتاب میں ہوتا تھا اور رہبانیت کی وجہ سے اس کے علمی وقار کے ساتھ ساتھ اس کی درویشی کا سکہ بھی مدینے اور اطراف کے جاہل عربوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب نبی ﷺ مدینے پہنچے تو اس کی مشیخت وہاں خوب چل رہی تھی مگر یہ علم اور یہ درویشی اس کے اندر حق شناسی اور حق جوئی پیدا کرنے کے بجائے الٹی اس کے لئے ایک زبردست حجاب بن گئی اور اس حجاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وہ نعمت ایمان ہی سے محروم نہ رہا بلکہ آپ ؐ کو اپنی مشیخت کا حریف اور اپنے کاروبار درویشی کا دشمن سمجھ کر آپ ؐ کی اور آپ ؐ کے کام کی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا۔ پہلے دو سال تک تو اسے یہ امید رہی کہ کفار قریش کی طاقت ہی اسلام کو مٹانے کے لئے کافی ثابت ہو گی لیکن جنگ بدر میں جب قریش نے شکست فاش کھائی تو اسے یارائے ضبط نہ رہا۔ اسی سال وہ مدینہ سے نکل کھڑا ہوا اور اس نے قریش اور دوسرے عرب قبائل میں اسلام کے خلاف تبلیغ شروع کر دی۔ جنگ احد جن لوگوں کی سعی سے برپا ہوئی ان میں یہ بھی شامل تھا اور کہا جاتا ہے کہ احد کے میدان جنگ میں اسی نے وہ گڑھے کھدوائے تھے' جن میں سے ایک میں نبی ﷺ گر کر زخمی ہو گئے۔ پھر جنگ احزاب میں جو لشکر ہر طرف سے مدینہ پر چڑھ آئے تھے ان کو چڑھا لانے میں بھی اس کا حصہ نمایاں تھا۔ اس کے بعد جنگ حنین تک جتنی لڑائیاں مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان ہوئیں ان سب میں یہ عیسائی درویش اسلام کے خلاف شرک کا سرگرم حامی رہا۔ آخر کار اسے اس بات سے مایوسی ہو گئی کہ عرب کی کوئی طاقت اسلام کے سیلاب کو روک سکے گی۔ اس لئے عرب کو چھوڑ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے روم کا رخ کیا تاکہ قیصر کو اس "خطرے" سے آگاہ کرے جو عرب سے سر اٹھا رہا تھا۔ یہ وہی موقع تھا جب مدینہ میں یہ اطلاعات پہنچیں کہ قیصر عرب پر چڑھائی کی تیاریاں کر رہا ہے اور اسی کے روک تھام کے لئے نبی ﷺ کو تبوک کی مہم پر جانا پڑا۔

ابو عامر راہب کی ان تمام سرگرمیوں میں مدینہ کے منافقین کا ایک گروہ اس کے ساتھ شریک سازش تھا اور اس آخری تجویز میں بھی یہ لوگ اس کے ہم نواء تھے کہ وہ اپنے مذہبی اثر کو استعمال کر کے اسلام کے خلاف قیصر روم اور شمالی عرب کی عیسائی ریاستوں سے فوجی امداد حاصل کرے۔ جب وہ روم کی طرف روانہ ہونے لگا تو اس کے اور ان منافقوں کے درمیان یہ قرار داد ہوئی کہ مدینہ میں یہ لوگ اپنی ایک الگ مسجد بنا لیں گے، تاکہ عام مسلمانوں سے بچ کر منافق مسلمانوں کی علیحدہ جتھہ بندی اس طرح کی جا سکے کہ اس پر مذہب کا پردہ پڑا رہے اور آسانی سے اس پر کوئی شبہ نہ کیا جا سکے اور وہاں نہ صرف یہ کہ منافقین منظم ہو سکیں اور آئندہ کارروائیوں کے لئے مشورے کر سکیں بلکہ ابو عامر کے پاس سے جو ایجنٹ خبریں اور ہدایات لے کر آئیں وہ بھی غیر مشتبہ فقیروں اور مسافروں کی حیثیت سے اس مسجد میں ٹھہر سکیں۔ یہ تھی وہ ناپاک سازش جس کے تحت وہ مسجد تیار کی گئی تھی جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

مدینہ میں اس وقت دو مسجدیں تھیں۔ ایک مسجد قباء جو شہر کے مضافات میں تھی، دوسری مسجد نبوی، جو شہر کے اندر تھی۔ ان دو مسجدوں کی موجودگی میں ایک تیسری مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور وہ زمانہ ایسی احمقانہ مذہبیت کا نہ تھا کہ مسجد کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کار ثواب ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد بننے کے معانی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارہ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اپنی علیحدہ مسجد بنانے سے پہلے اس کی ضرورت ثابت کریں۔ چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے اس تعمیر نو کے لئے یہ ضرورت پیش کی کہ بارش میں اور جاڑے کی راتوں میں عام لوگوں کو اور خصوصاً ضعیفوں اور معذوروں کو، جو ان دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدوں سے دور رہتے ہیں' پانچوں وقت حاضری دینی مشکل ہوتی ہے۔ لٰہذا ہم محض نمازیوں کی آسانی کے لئے یہ ایک نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

ان پاکیزہ ارادوں کی نمائش کے ساتھ جب یہ مسجد ضرار بن کر تیار ہوئی تو یہ اشرار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ ایک مرتبہ خود نماز پڑھا کر ہماری مسجد کا افتتاح فرما دیں۔ مگر آپؐ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس وقت میں جنگ کی تیاری میں مشغول ہوں اور ایک بڑی مہم درپیش ہے۔ اس مہم سے واپس آکر دیکھوں گا۔ اس کے بعد آپؐ تبوک کی طرف روانہ ہو گئے اور آپؐ کے پیچھے یہ لوگ اس مسجد میں اپنی جتھہ بندی اور سازش کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک طے کر لیا کہ ادھر رومیوں کے ہاتھ مسلمانوں کا قلع قمع ہو اور ادھر یہ فوراً ہی عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج شاہی رکھ دیں لیکن تبوک میں جو معاملہ پیش آیا اس نے ان کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ واپسی پر جب نبی ﷺ مدینہ کے قریب ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ اور آپؐ نے اسی وقت چند آدمیوں کو مدینہ کی طرف بھیج دیا تاکہ آپؐ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے پہلے وہ اس مسجد ضرار کو مسمار کر دیں۔

(تفہیم القرآن' التوبہ)

غزوۂ تبوک (رجب 9ھ)

ابن ہشام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو غزوہ روم کے لئے تیاری کا حکم دیا تو یہ تنگی و عسرت' گرمی کی تیزی و شدت اور شہروں میں قحط و فلاکت کا زمانہ تھا۔ ادھر پھل پک کر تیار ہو چکے تھے اور لوگ اپنے پھل والے درختوں کے سائے ہی میں رہنا پسند کر رہے تھے یعنی جس حالت میں وہ اس وقت تھے انہیں یہ پسند نہ تھا کہ اس موسم میں ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کریں۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوے اور جنگ کے لئے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اس کے متعلق اشارہ و کنایہ ہی سے کام لیتے اور جہاں کا قصد فرماتے تو اس کے خلاف دوسرا رخ بتاتے تھے' بجز غزوہ تبوک کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ؐ نے اس کے بارے میں لمبی مسافت' زمانے کی شدت اور دشمنوں کی کثرت کا ذکر صراحت سے فرما دیا تھا۔ تاکہ اس کے لئے اچھی طرح تیاری کر لی جائے۔ بہر حال آپ نے تیاری کا حکم دیا اور بتا دیا کہ روم کا قصد ہے۔

جد ابن قیس کا تخلف:

آپ ؐ تیاری میں مصروف تھے کہ اسی دوران میں آپ ؐ نے خاندان بنی سلمہ کے ایک شخص جد ابن قیس سے کہا: "اے جد! کیا بنو الاصفر (زرد فام لوگوں) سے جنگ اور مقابلے کی غرض سے تمہارے لئے یہ سال مناسب ہے؟"

اس نے کہا:

"یارسول ؐ اللہ! کیا آپ ؐ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے اجازت دیں اور آزمائش میں نہ ڈالیں؟ کیوں کہ خدا کی قسم! میری قوم کو معلوم ہے کہ مجھ سے زیادہ عورتوں پر فریفتہ ہونے والا کوئی آدمی نہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں بنوالاصفر (زرد فام لوگوں) کی عورتوں کو دیکھوں گا تو برداشت نہ کر سکوں گا۔"

یہ سن کر رسول ﷺ نے اس سے اعراض کیا اور فرمایا: "میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔"

پھر جد ابن قیس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

ومنهم من يقول ائذن لى ولا تفتنى الا فى الفتنه سقطوا وان جهنم لمحيطته بالكفرين (49:9)

"اور ان میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دے دیجئے اور آزمائش میں نہ ڈالئے' کیوں نہ وہ آزمائش میں پڑے؟ اور جہنم کافروں کو قطعی طور پر چاروں طرف سے گھیرنے والا ہے۔"

یعنی اگر اِسے بنو الاصفر کی عورتوں کی آزمائش میں پڑنے کا اندیشہ تھا' اصل وجہ یہ نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ سے تخلف کر کے رغبت نفس کی وجہ سے جس آزمائش میں پڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تو اس سے بھی بڑی آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وان جھنم لمن ورائه "اور جہنم اس کے پیچھے تاک میں لگا ہوا ہے۔"

عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کا تخلف:

- ابن اسحٰق نے کہا: "عبداللہ بن ابی نے اپنا لشکر الگ رسول اللہ ﷺ سے نیچے ذباب پہاڑ کی طرف ٹھہرایا اور جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لشکر دوسرے لشکر سے کم نہ تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا لشکر روانہ ہو گیا تو عبداللہ بن ابی ان منافقین اور اہل ریب کو لے کر جو اس کے ساتھ ہو سکے' پیچھے لوٹ آیا۔"
- ابن اسحٰق نے کہا: "اور جن صاحب اثر اور باعزت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تھی' جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے' ان میں عبداللہ بن ابی اور جد ابن قیس بھی تھے' یہ سب اپنی قوم میں باعزت لوگ تھے۔"

ارشاد باری ہے:

واذا انزلت سورة ان امنو بالله وجاهدوا مع رسوله استاذنك اولوالطول منهم (85:9)

"اور جب کوئی سورہ اتاری جاتی ہے کہ تم (خلوص دل سے) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے طاقت وقدرت رکھنے والے بھی آپؑ سے رخصت مانگتے ہیں۔"

اور طاقت وقدرت رکھنے والوں میں عبداللہ بن ابی بھی تھا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ملامت کی ہے اور اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

ان کے حالات کا علم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے روک دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے جائیں اور وہاں آپؑ کے لشکر میں آپؑ کے خلاف انتشار پیدا کریں' کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر میں ایسے لوگ بھی تھے' جو ان (عبداللہ بن ابی وغیرہ جیسے) لوگوں سے محبت بھی رکھتے تھے اور جس طرف یہ لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیتے اس کی اطاعت کے لئے بھی تیار رہتے تھے کیونکہ ان لوگوں کو اپنی قوم میں وقار حاصل تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

• وفیکم سمعون لهم والله علیم باالظالمین ○ لقد ابتغوا الفتنته من قبل وقلبوا لک الامور حتی جاء الحق وظهر امر الله وهم کارهون ○ ومنهم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الافی الفتنته سقطوا ○ (47:9 تا 49)

"اور تمہارے اندر خاندان کے کچھ کان لگانے والے جاسوس موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان بے راہ رو لوگوں کو خوب سمجھ لے گا' انہوں نے تو اس سے پہلے بھی (یعنی اس سے قبل کہ آپؐ سے وہ اجازت مانگیں) فتنہ پردازی کی فکر کی تھی اور آپؐ کے معاملات کو الٹنے پلٹنے کی کوشش کی تھی (یعنی تاکہ آپؐ کے رفقاء آپؐ کی مدد سے ہاتھ اٹھالیں اور آپؐ کا معاملہ آپؐ ہی پر ڈال دیں) یہاں تک کہ حقیقی بات سامنے آگئی اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا اور انہیں ناگوار ہی ہوتا رہا اور ان (تخلف کرنے والے منافقین) میں بعض وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دے دیجئے اور مجھے خرابی میں نہ ڈالئے۔ خوب سمجھ لو کہ یہ لوگ خرابی میں تو پڑ ہی چکے (جس شخص نے اجازت مانگی تھی جیسا کہ ہمیں نام کے تعین کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ وہ جد ابن قیس اخو بنو سلمہ تھا' جب اسے رسول اللہ ﷺ نے روم سے جہاد کرنے کے لئے بلایا تھا۔)"

پھر یہ قصہ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک چلتا ہے:

لو یجدون ملجا او مغارات او مدخلا لولو الیه وهم یجمعون ○ ومنهم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا منها رضوا وان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون (57:9 تا 58)

"ان لوگوں کو اگر کوئی پناہ کی جگہ مل جاتی یا کوئی غار یا کوئی گھس بیٹھنے کی ذرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ مل جاتی تو یہ ضرور منہ اٹھا کر ادھر چل دیتے اور ان میں سے بعض وہ ہیں' جو صدقات (تقسیم کرنے) کے بارے میں آپ ؐ پر طعن کرتے ہیں' پھر اگر ان صدقات میں سے (ان کی خواہش کے موافق) انہیں مل جاتا ہے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان صدقات میں سے انہیں نہیں ملتا تو اچانک وہ ناراضی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ (یعنی ان کی نیت اور ان کی رضامندی اور ناراضی سب اپنی دنیا کے لئے ہے۔)"

پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے لشکر کو ثنیۃ الوداع میں ٹھہرایا۔

ابن ہشام نے کہا: "اور مدینہ پر محمدؓ بن مسلمہ انصاری کو عامل مقرر فرمایا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو اپنے اہل و عیال کے پاس چھوڑا اور ان کے ساتھ قیام کی ہدایت فرمائی۔"

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے عداوت:

منافقین یہ بات لے اڑے اور بولے: "علیؓ کو رسول اللہ ﷺ نے صرف اس لئے پیچھے چھوڑ دیا کہ آپ ؐ انہیں (علیؓ کو) اپنے آپ پر ایک بوجھ سمجھتے تھے اور چاہتے تھے کہ بوجھ ہلکا ہو جائے۔ منافقین نے جب یہ کہا تو علیؓ اسلحہ لئے اور نکل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ ؐ اس وقت مقام جرف میں تھے۔ علیؓ نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! منافقین کہہ رہے ہیں کہ آپ ؐ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑا کہ ایک بوجھ سمجھا اور آپ ؐ اس بوجھ سے ہلکے ہو گئے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ جھوٹ کہتے ہیں' میں نے تمہیں اس لئے پیچھے چھوڑا کہ جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑا (یعنی اہل و عیال) ان کی نگرانی کرو' پس واپس جاؤ۔ میرے اور اپنے اہل و عیال میں میری قائم مقامی کرو۔ علی! کیا اس بات سے خوش نہیں کہ تم میرے لئے اس مقام پر رہو جس مقام پر ہارون ؑ موسیٰ ؑ کے لئے تھے؟ مگر یہ بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" یہ سن کر علیؓ مدینہ واپس آ گئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سفر پر روانہ ہو گئے۔ (ابن ہشام)

غزوۂ تبوک سے واپسی کے موقع پر پہلی سازش:

تبوک سے واپسی پر جب مسلمانوں کا لشکر ایک ایسے مقام کے قریب پہنچا جہاں سے پہاڑوں کے درمیان راستہ گزرتا تھا تو بعض منافقین نے آپس میں طے کیا کہ رات کے وقت کسی گھاٹی میں سے گزرتے ہوئے نبی ﷺ کو کھڈ میں پھینک دیں گے۔ حضور ﷺ کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ آپؐ نے تمام اہل لشکر کو حکم دیا کہ وادی کے راستہ سے نکل جائیں اور آپؐ خود صرف عمار بن یاسرؓ اور حذیفہؓ بن یمان کو لے کر گھاٹی کے اندر سے ہو کر چلے۔ اثنائے راہ میں یکایک معلوم ہوا کہ دس بارہ منافق ڈھاٹے باندھے ہوئے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت حذیفہؓ ان کی طرف لپکے تاکہ ان کے اونٹوں کو مار مار کر ان کے منہ پھیر دیں مگر وہ دور ہی سے حضرت حذیفہؓ کو آتے دیکھ کر ڈر گئے اور اس خوف سے کہ کہیں ہم پہچان نہ لئے جائیں' فوراً بھاگ نکلے۔

دوسری سازش:

دوسری سازش یہ ہے کہ منافقین کو رومیوں کے مقابلے سے نبی ﷺ اور آپؐ کے وفادار ساتھیوں کے بخیریت بچ کر واپس آجانے کی توقع نہ تھی اس لئے انہوں نے آپس میں طے کر لیا تھا کہ جونہی ادھر کوئی سانحہ پیش آئے ادھر مدینہ میں عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج شاہی رکھ دیا جائے۔ (تفہیم القرآن' سورہ توبہ' حاشیہ 84)

عبداللہ بن ابی بن سلول نے اسلام دشمنی میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی لیکن خدا کے مقابلہ میں اس کی ایک نہ چلی۔ غزوۂ تبوک سے اسلامی لشکر کی واپسی کے بعد اس کی کمر ٹوٹ گئی' وہ چند ایام زندہ رہا اور مدینہ کا بادشاہ بننے کی حسرت دل میں لئے قبر میں جا سویا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کی گرفتاری

خذوه فغلوه ○ ثم الجحيم صلوه ○ ثم فی سلسلته ذرعها سبعون ذراعا فسلكوه (الحاقته)

"پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو' پھر اسے جہنم میں جھونک دو' پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی بن سلول --- سرکاری مہمان خانے میں

✪ عبداللہ بن ابی بن سلول' اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ اور اس کے دین کی مخالفت میں اتنی دور تک نکل گیا تھا جہاں سے واپسی ممکن نظر نہیں آ رہی تھی۔ اب اس کے آگے ایک کھائی تھی' ایک عمیق غار اور خوف ناک گڑھا' اس میں گرنے سے صرف ایک چیز اسے بچا سکتی تھی۔ یعنی توبہ واستغفار' اپنے کیے پر شرمندگی' آئندہ اپنی اصلاح اور اعمال صالحہ کی ادائیگی۔

توبہ کرنے سے وہ انکار کر چکا تھا' اگر وہ صدق دل سے نبی ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر معافی مانگتا اور استغفار کی درخواست پیش کرتا تو شاید اس کی تقدیر بدل سکتی تھی۔ لیکن اس نے اس کو اپنی شان کے خلاف سمجھا' تکبر کی راہ اختیار کی اور نفاق پر سختی کے ساتھ جمع رہا۔

اس کے نفس کی خباثت ایک ایک کر کے ظاہر ہوتی چلی گئی۔ اس نے پیغمبر اسلام ﷺ کی اذیت رسانی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور اپنے دل کی پوری طرح بھڑاس نکال لی۔ اس طرح وہ ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتا چلا گیا اور گرتا پڑتا اس غار کے قریب پہنچا جسے قرآن "درک الاسفل" کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔

✪ عبداللہ بن ابی' اس بات سے بے خبر رہا' اگر جانتا بھی تھا تو اس سے غافل رہا کہ اس کا ہر قول اور ہر عمل خدا کے فرشتے ضبط تحریر میں لا رہے ہیں' اس کی حرکات و سکنات' اس کی سرگوشیاں و کانا پھوسیاں' اس کی ہرزہ سرائیاں و یاوہ گوئیاں' اس کے ہفوات و دشنام طرازیاں' اس کی سرگرمیاں و کارروائیاں' اس کی سازشیں و شرارتیں اس کے نامہ اعمال میں ثبت ہو رہے ہیں۔ اس کی کتاب زندگی کا ہر باب محفوظ کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یہ تو ضابطہ کی ایک کارروائی ہے جو روز قیامت اس کے جھٹلانے پر اس کے روبرو پیش کی جائے گی تاکہ اس کے انکار کے لئے کوئی وجہ باقی نہ رہے ورنہ اس کے اقوال واعمال' اس کے دل میں اٹھے ہوئے طوفان' اس کے ذہن میں پیدا ہونے والے خیالات' اس کی آنکھوں کے اشارے وکنائے اور اس کے نفس کے وساوس سے وہ علیم وخبیر ذات باخبر تھی' جس نے اس کو وجود بخشا تھا اور اسے محدود آزادی دے رکھی تھی اور اسی آزادی کے صحیح یا غلط استعمال پر اس سے باز پرس ہونے والی تھی۔

زندگی کے آخری مرحلہ میں جب وہ بوڑھا ہو چکا تھا' اپنی موت سے غافل تھا اور موت کا فرشتہ برابر اس کے تعاقب میں چلا آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گرز اور موٹی زنجیریں تھیں۔ ایسے خطرناک مجرم اور باغی کے لئے جو بہت جلد سرکاری مہمان بننے جارہا تھا کچھ تو اہتمام کی ضرورت تھی!

اور گرفتاری کا وہ دن آپہنچا' فرشتہ نے آگے بڑھ کر اس کی روح دبوچ لی اور عبداللہ بن ابی بن سلول ایک سرد لاش میں تبدیل ہو گیا۔ ایک زوردار قہقہہ کی آواز سنائی دی اور پھر قہقہوں پر قہقہوں کی آوازیں آنے لگیں۔ کائنات کی ہر شئے اس کی گرفتاری پر قہقہے لگا رہی تھی' جیسے اس کی موت کا دن خوشی ومسرت کا دن ہو۔

- زمین کہنے لگی: ابن ابی! اے میرے خالق کے دشمن! آہ! میں کتنے دن سے تیرا بوجھ اٹھائے پھرتی رہی۔ اب تو میرے شکنجے میں آگیا ہے۔ دیکھ! اب کیسا مزہ چکھاتی ہوں۔ تو میرے سینے پر اکڑ اکڑ کر چلتا تھا نا! کہاں گئی تیری اکڑ؟ اور وہ تیری مغرورانہ چال؟

- آسمان کہنے لگا: اے مجسمہ غرور ونخوت! تو اتنا اونچا نہ تھا کہ میری بلندی کو چھو سکتا اور نہ بغاوت کر کے میرے مالک (اللہ رب العالمین) کا کچھ بگاڑ سکتا تھا۔ اب ذرا سر اونچا کر کے تو بتا!

- پہاڑوں نے کہا: ہماری عظمت کے روبرو تیری کوئی حقیقت نہیں تھی۔ ہم نے بار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امانت اٹھانے سے معذرت کر دی لیکن تو نے اٹھا لیا۔ خدا نے تجھے تمام مخلوقات پر شرف عطا فرمایا۔ تجھے احسن تقویم (بہترین ساخت) پر پیدا کیا لیکن تو خدا سے نافرمانی کر کے اسفل سافلین میں جا گرا۔ تف ہے تجھ پر! افسوس ہے تیری بغاوت و سرکشی پر!

- سورج چاند اور ستارے کہنے لگے: خدا نے ہمیں زمین پر روشنی بکھیرنے کے لئے مامور کیا۔ ہم اپنا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ کبھی اس سے غافل نہ ہوئے اور نہ ایک لمحہ کے لئے رکے۔ اسی خدا نے تجھے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا' لیکن افسوس! تو نے اپنے پیدا کرنے والے سے نمک حرامی کی۔

ہدایت کا روشن چراغ نمودار ہوا: خود تیرے بیٹے عبداللہؓ اور بیٹی جمیلہؓ کے سینے اس نور سے منور ہو گئے پر تو نے اس سے اکتساب نور نہ کیا بلکہ اپنی پھونکوں سے نبوت کے آخری چراغ کو بجھا دینے کی کوشش میں لگا رہا۔ اب تیری زندگی کا چراغ بجھ گیا۔ تیری آنکھیں بے نور ہو گئی ہیں۔ تیرے جسم میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی۔ تیری جان نکل چکی ہے اور تیری روح پرواز کر گئی ہے۔ کیوں کچھ بولتا نہیں؟ پہلے بڑی بکواس کرتا تھا۔ خدا کے مقابلہ میں اکڑتا تھا۔ خدا کے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا۔ کہاں گئی تیری جرات' کدھر گئی وہ تیری جسارت؟ اے آدم کے بیٹے! اے ناتواں انسان! اے نادان!

شیطان دور کھڑا اپنے ساتھی اور جگری دوست "عبداللہ بن ابی" کے جسد خاکی کو دیکھ رہا تھا۔ اسے قریب آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ فرشتے عبداللہ بن ابی کی روح کو اپنی تحویل میں لئے آسمان کی جانب پرواز کر رہے تھے۔

- شیطان کہنے لگا: تو میرے بہترین دوستوں میں سے تھا۔ پارٹی کے اچھے کارکنوں میں تیرا شمار ہوتا تھا۔ ابوجہل کے مرنے کے بعد میں نے تیرے دل میں اپنا ٹھکانا بنا لیا تھا۔ تو اس سے زیادہ نڈر نکلا اور بہت خطرناک۔ تیری مہلت ختم ہوئی۔ میری مہلت عمل باقی ہے۔ اب مجھے اور شکار ڈھونڈنے ہیں۔ جہاں سے مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمامہ جاتا ہے جہاں مسیلمہ کذاب میرا منتظر ہے۔ یہ کہتے ہوئے شیطان نے ایک چیخ ماری اور اپنے سر پر خاک اڑاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

✪ سرکاری کارندے عبداللہ بن ابی کی بدبودار روح کو لئے آسمان کے قریب پہنچے تو آسمانی مخلوق نے کہا کہ "کیسی خبیث کی روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی" پھر ہر طرف سے لعنت وملامت ہونے لگی۔ کائنات کی ہر شئے اس پر نفرین کرنے لگی۔ سرکاری کارندوں کو حکم ہوا کہ کیوں اس خبیث کی روح کو ہمارے پاس لائے ہو۔ اس کو شاہانہ اعزاز کے ساتھ ہمارے مہمان خانے "سجین" میں داخل کردو۔ سرکاری کارندے فوراً اس بدبودار روح کو لئے روانہ ہو گئے اور جب یہ روح سجین میں داخل ہو رہی تھی تو اس کے اعزاز میں شاہی ترانہ بجایا جا رہا تھا:

ان شجرت الزقوم○ طعام الاثیم○ کالمہل یغلی فی البطون کغلی الحمیم○ خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم○ ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم○ ذق انک انت العزیز(الدخان)

"زقوم کا درخت گنہگار کا کھانا ہو گا۔ تیل کی تلچھٹ جیسا' پیٹ میں وہ اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب' چکھ اس کا مزہ' بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔"

طائر لاہوتی:

✪ عبداللہ بن ابی نفاق کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا۔ ادھر اسی فاسق' دروغ گو' فریبی اور مکار کا نیک اور صالح فرزند حضرت عبداللہ ؓ ایمان کی سطح سے بلند ہو کر احسان کی وسعتوں میں پرواز کر رہا تھا۔ اور ایک دن وہ بھی آیا جب کہ وہ شہادت کی چوٹی پر جا پہنچا۔ جہاں سے وہ جنت کا نظارہ کر رہا تھا۔ (حضرت عبداللہ ؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کی فوج سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔) حضرت عبداللہ ؓ اپنے باپ کی ذلیل اور کمینہ فطرت سے آگاہ تھے۔ ان کی تمنا تھی کہ ان کے باپ کا انجام نیک ہو اور وہ نفاق کی دلدل سے نکلے اور باغ جنت کی سیر کرے مگر وہ ظالم آخری سانس تک اپنی روش پر قائم رہا اور حالت نفاق میں مرا۔ حضرت عبداللہ ؓ کو اپنے باپ کی موت کا بہت رنج ہوا۔ باپ آخر باپ ہوتا ہے۔ وہ فطری محبت کے تقاضے سے مجبور ہو کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ سے اپنے باپ کے کفن کے لئے آپ ﷺ کا کرتا طلب کیا اور نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست کی۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ و تدفین کا آنکھوں دیکھا حال آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں اور اس کے ساتھ ہی نبی رحمت ﷺ کی شان رحمت کا نظارہ دیکھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا بیان:

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب ؓ کو فرماتے سنا کہ عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کو اس پر نماز (جنازہ) پڑھنے کے لئے بلایا گیا۔ آپ ﷺ اس کی نماز (جنازہ) پڑھانے کے لئے اس (کی میت) پر کھڑے ہوئے تو میں صف سے علیحدہ ہو گیا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز (جنازہ) پڑھنے لگے ہیں۔ جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا۔ میں نے دن گن گن کر بیان کئے (کہ اس نے فلاں دن اسلام کی دشمنی میں یہ کہا تھا اور فلاں دن یہ) میں یہ کہہ رہا تھا اور حضور ﷺ مسکرا رہے تھے۔ جب میرا زیادہ اصرار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمرؓ! (چلو جانے دو) پیچھے ہٹو، مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ سو میں نے (یہی صورت) اختیار کی۔ مجھے ارشاد باری ہوا ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو اگر ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ اللہ ستر بار سے زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت مانگنے سے اس کو بخش دے گا تو میں ستر بار سے بھی زیادہ مغفرت مانگوں گا۔"
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کے جنازے کے ساتھ چلے اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میری یہ بساط اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ جرأت دیکھ کر مجھ کو بڑا تعجب ہوا اور اللہ و رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔
خدا کی قسم! تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں: ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ آخر تک "اور ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ ان لوگوں نے تو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اسی پر مرے ہیں۔ اور ان کی دولت اور ان کی اولاد آپؐ کو نہ لبھائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ دنیا میں ان کے ذریعہ ان لوگوں پر عذاب کرے اور ان کی جان کفر کی حالت میں نکلے۔" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق کی نماز نہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کا وصال ہو گیا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا کرتا دے دیجئے کہ اس میں اس کو (یعنی باپ کو) کفنا دوں اور آپؐ اس پر نماز پڑھیں اور اس کی مغفرت کی دعا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنا کرتا عنایت فرمایا اور فرمایا کہ جب تم (غسل دکفن وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا (چنانچہ آپؐ کو خبر دی گئی) جب آپؐ اس کی جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ نے آپؐ کو کھینچ لیا اور کہا: "اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقوں (کے جنازہ) کی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔" آپؐ نے فرمایا: "مجھے دونوں باتوں کا اختیار ہے (وہ دو اختیار کی باتیں یہ ہیں) استغفرلھم اولا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تستغفرلھم "آپ ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے یا نہ کیجئے۔ اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔" الغرض آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ولا تصل علی احد منھم "اگر ان منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ترک کردیا۔ (ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے۔ اس کی نعش کو قبر سے نکلوایا اور اپنے زانوؤں پر رکھ کر لعاب دہن اس کے جسم پر لگایا اور اپنی قمیص اس کو پہنائی۔

- اور ایک روایت میں ہے کہ "جب عبداللہ بن ابی کی نعش کو قبر میں اتار دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔"
- اور ایک روایت میں ہے کہ "عبداللہ بن ابی کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے باپ کے کفن کے لئے حضور ﷺ کی قمیص طلب کی اور پھر یہ عرض کیا کہ حضور ﷺ اس کے جنازہ کی نماز پڑھا دیں۔ حضور ﷺ نے قمیص عطا فرما دی اور پھر اس کے جنازہ پر نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ اس کے جنازہ پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ خدا نے آپ ﷺ کو اس کے جنازہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "خدا نے مجھے اختیار دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ استغفرلھم اولا تستغفرلھم ان تستغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم (التوبہ)

یہ آیت پڑھ کر حضور ﷺ نے فرمایا: "میں ستر مرتبہ سے زیادہ مغفرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کروں گا۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو منافق ہے۔"
حضور ﷺ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھا دی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره

- اور ایک روایت میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور ﷺ نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنی ترک کر دی۔ (مسلم)

ابن اسحاق کا بیان:

ابن اسحاق نے کہا اور مجھ سے زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے عبداللہ بن عباس کی روایت بیان کی۔ عبداللہؓ بن عباس نے فرمایا: "میں نے عمرؓ بن خطاب کو کہتے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بلوایا گیا، آپؐ آکر کھڑے ہو گئے لیکن جب آپؐ نے جنازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو میں پھر کر گیا اور جنازے کے سینے کے بالمقابل کھڑے ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ دشمن خدا عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں جس نے فلاں موقع پر یہ بات کہی تھی؟" میں عبداللہ بن ابی کے ایک ایک دن کی ایک ایک حرکت شمار کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرما رہے تھے، تاآنکہ جب میں نے بہت اصرار کیا تو فرمایا:

یا عمر خر عنی انی قد خیرت فاخترت

"عمر! میرے پاس سے ہٹ کر پیچھے ہو جاؤ۔ مجھے نماز پڑھانے اور نہ پڑھانے دونوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ میں نے نماز پڑھانے کو پسند کیا۔"

"مجھ سے کہا گیا ہے:

استغفرلهم اولا تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذالک بانهم کفروا بالله و رسوله والله لا يهدى القوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفسقین○

"اے نبیؐ! تم خواہ ایسے لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو' اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔" (التوبہ)

اگر میں یہ جانتا کہ ستر سے زیادہ مرتبہ دعاء مغفرت کروں تو اسے معاف کر دیا جائے گا تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کے ساتھ تشریف بھی لے گئے اور قبر پر اس وقت تک کھڑے رہے جب تک فراغت نہ ہو گئی۔" حضرت عمرؓ آگے فرماتے ہیں: "پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی اس جسارت پر بڑا تعجب کیا۔ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ زیادہ علم رکھتے تھے' مجھے تو خدا کی قسم! بہت کم علم تھا' یہاں تک کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فسقون (التوبہ)

"اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا' کیوں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔"

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی' یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔" (ابن ہشام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں پہچانیئے

یہ ہیں اسلام کے دشمن!

ھم العدو

”یہ پکے دشمن ہیں۔“

(منافقون)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

(قرآن کی روشنی میں)

چند منتخب قرآنی آیتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

☆ دھوکے باز

☆ جھوٹے

☆ مفسد

☆ احمق

☆ سرکش و نافرمان

☆ گمراہ

ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین○ یخدعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون○ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون○ واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون○ الا انھم ھم المفسدون ولکن لایشعرون○ واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس قالوآ انومن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون○ و اذا لقوا الذین امنو قالو امنا واذا خلوا الی شیطینھم قالو انا معکم انما نحن مستھزون○ اللہ یستھزی بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون○ اولئک الذین اشتر والضللتہ بالھدی فمار بحت تجارتھم وما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوا مہتدین ○ (البقرہ)

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں' حالانکہ در حقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکے بازی کر رہے ہیں' مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکہ میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں' اس کی پاداش میں ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ جب کبھی ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو انہوں نے یہی کہا کہ "ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں" خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے اور جب ان سے کہا گیا کہ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں اسی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ "کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟" خبردار! حقیقت میں تو یہ خود بیوقوف ہیں' مگر یہ جانتے نہیں ہیں۔ جب یہ اہل ایمان سے ملتے ہیں' تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں' تو کہتے ہیں کہ اصل میں تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ان لوگوں سے محض مذاق کر رہے ہیں۔ اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے' وہ ان کی رسی دراز کئے جاتا ہے اور یہ سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹکتے چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے' مگر یہ سودا ان کے لئے نفع بخش نہیں ہے اور یہ ہرگز صحیح راستے پر نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ

"یہ بہرے ہیں' گونگے ہیں' اندھے ہیں'
یہ اب نہ پلٹیں گے۔" (البقرہ)

☆ بہرے (حق بات سننے کے لئے بہرے)

A گونگے (حق گوئی کے لئے گونگے)

A اندھے (حق بینی کے لئے اندھے)

(سورہ بقرہ: آیت 18' حاشیہ نمبر 17' تفہیم القرآن' جلد اول)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی مثال:

مثلهم كمثل الذى استوقد نارا فلما اضاءت ماحوله ذهب الله بنورهم وتركهم فى ظلمت لايبصرونO صم بكم عمى فهم لا يرجعونO اوكصيب من السماء فيه ظلمت ورعد وبرق يجعلون اصابعهم فى اذانهم من الصواعق حذر الموت والله محيط بالكفرينO يكاد البرق يخطف ابصارهم كلما اضاء لهم مشوا فيه واذا اظلم عليهم قاموا ولوشاء الله لذهب بسمعهم وابصارهم ان الله على كل شى قديرO (البقرہ)

"ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی اور جب اس نے سارے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور بصارت سلب کر لیا اور انہیں اس حال میں چھوڑ دیا کہ تاریکیوں میں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، یہ اب نہ پلٹیں گے۔ یا پھر ان کی مثال یوں سمجھو کہ آسمان سے زور کی بارش ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ اندھیری گھٹا اور کڑک اور چمک بھی ہے، یہ بجلی کے کڑاکے سن کر اپنی جانوں کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے لیتے ہیں اور اللہ ان منکرین حق کو ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ چمک سے ان کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ گویا عنقریب بجلی ان کی بصارت اچک لے جائے گی۔ جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل ہی سلب کر لیتا، یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین --- اللہ کے دشمن:

الم یعلموا انہ من یحاد داللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالد افیہا ذالک الخزی العظیمO

"کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔" (سورہ توبہ)

منافقین --- رسول پاک ﷺ کے دشمن:

ومنہم الذین یوء ذون النبی ویقولون ھواذن قل اذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمومنین ورحمتہ للذین امنوا منکم والذین یوء ذون رسول اللہ لہم عذاب الیمO

"ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو اپنی باتوں سے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے۔ کہو! وہ تمہاری بھلائی کے لئے ایسا ہے' اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور سراسر رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایمان دار ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک سزا ہے۔" (سورہ توبہ)

منافقین --- اللہ کی کتاب کے دشمن:

یحذر المنفقون ان تنزل علیہم سورۃ تنبئہم بما فی قلوبہم قل استہزء وا ان اللہ مخرج ماتحذرونO ولئن سالتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ و ایتہ ورسولہ کنتم تستہزء ونO لاتعتذروا قد کفر تم بعد ایمانکم ان نعف عن طافتہ منکم نعذب طافتہ بانہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوا مجرمین○

"یہ منافق ڈر رہے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کے بھید کھول کر رکھ دے۔ اے نبی ﷺ! ان سے کہو' اور مذاق اڑاؤ' اللہ اس چیز کو کھول دینے والا ہے جس کے کھل جانے سے تم ڈرتے ہو۔ اگر ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ تو جھٹ کہہ دیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ ان سے کہو! کیا تمہاری ہنسی' دل لگی اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول ؐ ہی کے ساتھ تھی؟ اب عذرات نہ تراشو' تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے' اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے۔ کیونکہ وہ مجرم ہے۔" (سورہ توبہ)

منافقین:

نہ یہ مسلمان ہیں اور نہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے بلکہ یہ الگ امت ہیں۔

ویحلفون باللہ انہم لمنکم وما ہم منکم ولکنہم قوم یفرقون○ لویجدون ملجا او مغرت او مدخلا لو لوا الیہ وہم یجمحون○

"وہ خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تم ہی میں سے ہیں' حالانکہ وہ ہرگز تم میں سے نہیں ہیں۔ اصل میں تو وہ ایسے لوگ ہیں جو تم سے خوف زدہ ہیں۔ اگر وہ کوئی جائے پناہ لیں یا کوئی کھوہ یا گھس بیٹھنے کی جگہ' تو بھاگ کر اس میں جا چھپیں۔" (سورہ توبہ)

ان سے دھوکہ نہ کھانا:

فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم انما یرید اللہ لیعذبہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہا فی الحیوۃ الدنیا وتزھق انفسہم وھم کفرون○

"ان کے مال ودولت اور ایمان کی کثرت اولاد کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھاؤ۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ انہی چیزوں کے ذریعہ سے ان کی دنیا کی زندگی میں بھی جتلائے عذاب کرے اور یہ جان بھی دیں تو انکار حق کی حالت میں دیں۔" (سورہ توبہ)

ولا تعجبک اموالہم و اولادھم انما یرید اللہ ان یعذبہم بہا فی الدنیا وتزھق انفسہم وھم کفرون○

"ان کی مالداری اور ان کی کثرت اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ اللہ نے تو ارادہ کرلیا ہے کہ اس مال واولاد کے ذریعہ سے ان کو اسی دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔" (سورہ توبہ)

ان سے بچ کر رہو:

ھم العدو فاحذرھم قاتلہم اللہ انی یوفکون (المنافقون)

"یہ پکے دشمن ہیں' ان سے بچ کر رہو' اللہ کی مار ان پر' یہ کدھر الٹے پھرائے جارہے ہیں۔"

منافقین:

کفروایمان کے درمیان ڈانواڈول

ان کی نماز:

ان المنفقین یخد عون اللہ وھو خاد عہم واذا قاموا الی الصلوۃ قامو اکسالی یراء ون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا○ مذبذبین بین ذلک لا الی ھولاء ولا الی ھولاء ومن یضلل اللہ فلن تجدلہ سبیلا○

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکے بازی کررہے ہیں حالانکہ کہ درحقیقت اللہ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں' نہ پورے اس طرف نہ پورے اس طرف' جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔" (سورہ نساء)

ان کی نماز اور انفاق فی سبیل اللہ:

قل انفقوا طوعا اوکرھالن یحتبل منکم انکم کنتم قوما فسقین○ وما منعھم ان تقبل منھم نفقتھم الا انھم کفروا باللہ وبرسولہ ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی ولا ینفقون الا وھم کرھون○

"ان سے کہو! تم اپنے مال خواہ راضی خوشی خرچ کرو یا بکراہت' بہرحال وہ قبول نہ کئے جائیں گے کیوں کہ تم فاسق لوگ ہو' ان کے دیئے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی کوئی وجہ اس کے سوا نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے کفر کیا ہے' نماز کے لئے آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں اور راہ خدا میں بادل نخواستہ خرچ کرتے ہیں۔" (سورہ توبہ)

✪ فویل للمصلین○ الذین ھم عن صلاتھم ساھون○

"پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے' جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔" (سورہ ماعون)

منافقین --- ان کا جہاد فی سبیل اللہ سے کترانا:

واذا انزلت سورۃ ان امنو باللہ وجاھد وا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم وقالوا ذرنا نکن مع القعدین○ رضوا بان یکونوا مع الخوالف وطبع قلوبھم فھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایفقھون (سورۃ التوبہ)

"جب کبھی کوئی سورہ اس مضمون کی نازل ہوئی کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو تم نے دیکھا کہ جو لوگ ان میں سے صاحب مقدرت تھے وہی تم سے درخواست کرنے لگے کہ انہیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا جائے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دیجئے کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں۔ ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا' اس لئے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا۔"

منافقین---ایک دوسرے کے ہم رنگ:

المنفقون والمنفقت بعضہم من بعض یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف ویقبضون ایدیھم نسوا اللہ فنسیھم ان المنفقین ھم الفسقونO وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نارجھنم خلدین فیھا ھی حسبھم ولعنھم اللہ ولھم عذاب مقیم (سورۃ التوبہ)

"منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکتے ہیں (1) یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں۔ ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لئے اللہ نے آتش دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے' وہی ان کے موزوں ہے' ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔"

(1) یہ تمام منافقین کی مشترک خصوصیت ہے۔ ان سب کی برائی سے دلچسپی اور بھلائی سے عداوت ہوتی ہے۔ کوئی شخص برا کام کرنا چاہے تو ان کی ہمدردیاں' ان کے مشورے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی ہمت افزائیاں' ان کی اعانتیں' ان کی سفارشیں' ان کی تعریفیں اور مدح سرائیاں سب اس کے لئے وقف ہوں گی' دل وجان سے خود اس برے کام میں شریک ہوں گے' دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دیں گے' کرنے والے کی ہمت بڑھائیں گے' اور ان کی ہر ادا سے یہ ظاہر ہو گا کہ اس برائی کے پروان چڑھنے ہی سے کچھ ان کے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ بخلاف اس کے کوئی بھی کام ہو رہا ہو تو اس کی خبر سے ان کو صدمہ ہوتا ہے' اس کے تصور سے ان کا دل دکھتا ہے' اس کی تجویز تک انہیں گوارا نہیں ہوتی' اس کی طرف کسی کو بڑھتے دیکھتے ہیں تو ان کی روح بے چین ہونے لگتی ہے۔ ہر ممکن طریقہ سے اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں اور ہر تدبیر سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ اس نیکی سے باز آجائے اور باز نہیں آتا تو اس کام میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی ان سب کا مشترک خاصہ ہے کہ نیکی کے کام میں خرچ کرنے کے لئے ان کا ہاتھ کبھی نہیں کھلتا۔ خواہ وہ کنجوس ہوں یا بڑے خرچ کرنے والے بہرحال ان کی دولت یا تو تجوریوں کے لئے ہوتی ہے یا پھر حرام راستوں سے آتی اور حرام ہی کے راستوں میں یہ جاتی ہے۔ بدی کے لئے چاہے وہ اپنے وقت کے قارون ہوں مگر نیکی کے لئے ان سے زیادہ مفلس کوئی نہیں ہوتا۔" (تفہیم القرآن' التوبہ)

منافقین! شیطان کی پارٹی کے لوگ:

الم ترالی الذین تولوا قوما غضب الله علیہم ماھم منکم ولامنھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمونO اعد الله لھم عذابا شدیدا انھم ساء ماکانو یعملونO اتخذوا ایمانھم جنتہ فصدوا عن سبیل الله فلھم عذاب مھینO لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم من الله شیئا اولئک اصحب النار ھم فیھا خلدونO یوم یبعثھم الله جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم ویحسبون انھم علی شیء الا انھم ھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکذبونO استحوذ علیھم الشیطان فانسھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرونO

(سورۃ المجادلہ)

"کیا تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے دوست بنایا ہے ایک ایسے گروہ کو جو اللہ کا مغضوب ہے؟ وہ نہ تمہارے ہیں نہ ان کے' اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے' بڑے ہی برے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں' اس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ سے بچانے کے لئے نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد۔ وہ دوزخ کے یار ہیں' اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا' وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا۔ خوب جان لو! وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں' شیطان ان پر مسلط ہو چکا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے۔ وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو! شیطان کی پارٹی والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔"

منافقین اور ان کا انجام:

منافق اور کافر جہنم میں ایک ساتھ رہیں گے:

ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی جھنم جمیعاO

"یقین جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔" (سورۃ نساء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے:

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لہم نصیرا۝

"یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔" (سورۃ النساء)

ان کا ٹھکانہ جہنم ہے:

یایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماوھم جہنم وبئس المصیر۝

"اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔" (سورۃ التوبہ)

ان کا اصلی مقام جہنم ہے:

انہم رجس وماوھم جہنم جزاء بما کانوا یکسبون۝ یحلفون لکم لترضوا عنہم فان ترضوا عنہم فان اللہ لایرضی عن القوم الفاسقین۝

"یہ گندگی ہیں اور ان کا اصلی مقام جہنم ہے جو ان کی کمائی کے بدلے میں انہیں نصیب ہو گی۔ یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ حالانکہ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ ہرگز ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہ ہو گا۔" (سورۃ التوبہ)

مومنین اور منافقین کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی:

یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورھم بین ایدیھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبایمانہم بشرلکم الیوم جنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ذلک الفوز العظیمO یوم یقول المنافقون والمنفقت للذین امنوا انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراء کم فالتمسوا نورا فضرب بینہم بسورلہ باب باطنہ فیہ الرحمتہ وظاہرہ من قبلہ العذابO ینادونہم الم نکن معکم قالوبلی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرورO فالیوم لایوخذ منکم فدیتہ ولامن الذین کفروا ماولکم النارھی مولکم وبئس المصیرO (سورۃ الحدید)

"اس دن جب کہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ (ان سے کہا جائے گا) آج بشارت ہے تمہارے لئے' جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی' جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے' یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہو گا کہ مومنوں سے کہیں گے' ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں' مگر ان سے کہا جائے گا' پیچھے ہٹ جاؤ' اپنا نور کہیں اور تلاش کرو' پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہو گی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار کر کہیں گے: "کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟" مومن جواب دیں گے: "ہاں! مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا' موقع پرستی کی' شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں' یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آگیا اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکہ دیتا رہا۔ لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے' وہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری خبرگیری کرنے والی ہے اور یہ بدترین انجام ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

حدیث کی روشنی میں

☆ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداوٗد، ابن ماجہ، نسائی، مسند احمد، بیہقی، دارمی، ابو نعیم فی الحلیتہ الاولیا، مشکوٰہ

☆ ترجمان السنۃ (مولانا بدر عالم میرٹھیؒ)

☆ تفسیر ابن کثیر، تفسیر تفہیم القرآن

☆ نہج البلاغہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق کی پہچان

تین نشانیاں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں:

(اول) جب بولے تو جھوٹے بولے۔

(دوم) جب وعدہ کرے تو بے وفائی کرے۔

(سوم) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔" (مسلم' ترمذی)

چار خصلتیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے' اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہو' اس میں منافقت کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اسے نہ چھوڑ دے:

(اول) یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(دوم) یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

(سوم) یہ کہ جب عہد کرے تو بے وفائی کرے۔

(چہارم) یہ کہ جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔" (مسلم' ترمذی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق کی علامتیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافقوں کی چند علامتیں ہیں جن کے ذریعہ وہ شناخت کئے جا سکتے ہیں:

- ☆ سلام کی بجائے ان کی زبانوں پر لعنت کا لفظ رہتا ہے۔
- ☆ لوٹ کا مال ان کی خوراک ہوتی ہے۔
- ☆ خیانت کا مال ان کا مال غنیمت ہوتا ہے۔
- ☆ مسجدوں کے قریب نہیں آتے بجز بے ہودہ بکواس کرتے ہوئے۔
- ☆ اور نمازوں میں شریک نہیں ہوتے مگر سب سے آخر میں اتراتے ہوئے۔
- ☆ نہ خود کسی سے الفت رکھتے ہیں' نہ ان سے کوئی الفت رکھتا ہے۔
- ☆ شب میں شہتیر کی طرح بستروں پر پڑے رہتے ہیں اور دن میں شور مچاتے پھرتے ہیں۔" (مسند احمد' ابن کثیر فی تفسیر سورۃ المنافقین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

ان کی مثال

پہلی مثال:

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال لیموں کی سی ہے کہ مہک بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو نہیں ہے لیکن مزہ میٹھا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان کی سی ہے کہ مہک اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے کہ بو بھی کڑوی اور مزاہ بھی کڑوا۔" (مسلم' ترمذی)

دوسری مثال:

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے کہ اس کو ہوائیں برابر ہلاتی رہتی ہیں اور اس کو ہمیشہ مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں (لیکن وہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ جب تک کاٹا نہ جائے ہل نہ سکے۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ "وہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔" (مسلم' ترمذی)

تیسری مثال:

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی مثال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بکری کی سی ہے' جو دو ریوڑوں کے درمیان حیران و پریشان پھر رہی ہو' کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔" (مسلم)

چوتھی مثال:

حضرت کعبؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مرد مومن کی مثال گیہوں کی اس پتلی اور نازک شاخ کی سی ہے' جس کو ہوائیں ادھر ادھر گراتی رہتی ہیں۔ اس طرف کی ہوا چلی تو ادھر دے پٹخا اور اس طرف کی ہوا چلی تو پھر اس کو سیدھا کھڑا کر دیا۔ اس کی روش یونہی رہا کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے۔ اور منافق آدمی کی مثال اس مضبوط اور جمے ہوئے چیڑ کے درخت کی سی ہے' جس پر کوئی آفت نہیں آتی۔ پھر جب اکھڑتا ہے تو ایک دم جڑ سے اکھڑ کر جا پڑتا ہے۔" (متفق علیہ)

پانچویں مثال:

عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کے ثواب کا تذکرہ فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا: "کامل مومن جب بیمار پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے دیتا ہے تو اس کی بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کے لئے تو کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ اس کے لئے نصیحت کا باعث بن جاتی ہے۔ لیکن جب منافق بیمار پڑتا اور شفایاب ہوتا ہے تو اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے' جس کو اس کے مالک نے باندھا اور پھر کھول دیا' مگر نہ سمجھا کہ کیوں کر اس کو باندھا اور کیوں کھولا تھا؟" حاضرین مجلس میں ایک شخص بولا: "میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ بیماری ہے کیا چیز؟ خدا کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں پڑا۔" اس پر آپ نے فرمایا: "جا! تو ہم میں سے نہیں۔" (ابوداؤد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین

ان کی نماز

منافق کی نماز:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

تلک صلوۃ المنافق' تلک صلوۃ المنافق' تلک صلوۃ المنافق' یجلس یرقب الشمس' حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا O

"یہ منافق کی نماز ہے' یہ منافق کی نماز ہے' یہ منافق کی نماز ہے' عصر کے وقت بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے (یعنی غروب کا وقت قریب آجاتا ہے) تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے جن میں اللہ کو کم ہی یاد کرتا ہے۔"

(بخاری' مسلم' مسند احمد)

مسجد اور منافق:

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اس کے باوجود وہ بے ضرورت مسجد سے باہر چلا جائے اور اس کا ارادہ واپسی کا نہ ہو تو یہ شخص منافق ہے۔" (ابن ماجہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز باجماعت اور منافق:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے تھے کہ جماعت سے بس دو ہی شخص پیچھے رہتے تھے' یا کھلا ہوا منافق یا مریض۔ اور مریض بھی دو شخصوں کا سہارا لے کر مسجد میں آہی جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کے راستے بتا دیئے ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ اس مسجد میں آکر نماز ادا کی جائے جہاں پنج وقتہ اذان دی جاتی ہو۔" (مسلم)

دو نمازیں اور منافق:

حضرت ابیؓ بن کعب سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر چکے تو فرمایا: "فلاں شخص جماعت میں آیا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا: "نہیں۔" فرمایا: "منافقین پر یہ دو نمازیں سب نمازوں سے زیادہ بار گزرتی ہیں۔ کاش! جو اجر ان میں ہے اگر تم لوگ جانتے تو گھسٹ گھسٹ کر گھٹنوں کے بل بھی آیا کرتے' خوب سن لو کہ تمہاری پہلی صف ایسی افضل ہوتی ہے جیسی فرشتوں میں پہلی صف' کاش! تم اس کی فضیلت جانتے تو لپک لپک کر آتے اور یہ بھی سن لو کہ آدمی کی وہ نماز جو ایک شخص کے ساتھ ہو وہ اس کی تنہا نماز سے افضل ہوتی ہے اور جو دو شخصوں کے ساتھ ہو وہ ایک شخص کی جماعت سے افضل ہے۔ اس کے بعد جماعت جتنی بڑھتی جائے گی اس کی فضیلت اسی قدر بڑھتی جائے گی۔" (ابوداؤد' نسائی)

نماز جمعہ اور منافق:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کیا اس کا نام ایسے دفتر میں منافق لکھ دیا جائے گا' جس میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کی جاتی اور ایک روایت میں تین جمعہ ترک کرنے کا ذکر آیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاق کے شعبے

ایک شعبہ:

✪ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مر گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ کبھی جنگ کی اور نہ اس کے دل میں اس کا خطرہ گزرا تو وہ اپنے ساتھ نفاق کا ایک شعبہ لے کر مرا۔" (مسلم)

دو شعبے:

✪ حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شرم و کم سخنی اور جھجک ایمان کے دو شعبے ہیں اور بدزبانی اور زبان آوری نفاق کے دو شعبے ہیں۔" (ترمذی)

نفاق کی باتیں:

✪ عون بن عبداللہ' رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کی وساطت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "بلاشبہ شرم' پاک بازی' کم سخنی اور سمجھ یہ سب ایمان کی باتیں ہیں اور کم سخنی سے مراد لسانی اور زبانی طمطراق کا ترک کر دینا ہے۔ قلبی نافہمی نہیں (یعنی وہ کم سخنی نہیں جو ناسمجھی کی وجہ سے پیدا ہو) اور یہ تمام باتیں اخروی ترقیات کا موجب ہیں اور دنیوی نقصان کا اور ان کا اخروی نفع ان کے دنیوی نقصان سے زیادہ ہے--- اسی طرح بدزبانی' درشت مزاجی اور بخل نفاق کی باتیں ہیں اور یہ چیزیں دنیوی ترقیات کا موجب ہیں اور اخروی نقصان کا اور ان کا اخروی نقصان ان کے دنیوی نفع سے زیادہ ہے۔"

(مسند احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو باتیں:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خصلتان لایجتمعان فی منافق حسن سمت ولافقه فی الدین

"دو باتیں کسی منافق میں ایک جا جمع نہیں ہوتیں' اچھا طریقہ اور دین کی سمجھ۔" (ترمذی)

منافق کی غیبت:

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی مسلمان کو کسی منافق کی غیبت سے بچالیا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرے گا' جو اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور جس نے کسی مسلمان کے سر ایسی بات لگائی' جس کا مقصد اس کو عیب لگانا ہو' اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر روکے رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس کی سزا بھگت کر فارغ نہ ہولے۔"

(ابوداؤد)

نفاق کے چند اسباب

گانا:

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گانا قلب میں نفاق کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو۔" (البیہقی فی شعب الایمان)

موسیقی:

نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستہ پر جا رہا تھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بانسری کی آواز سنی۔ فوراً دونوں کانوں میں انگلیاں دے لیں اور راستہ سے دوسری جانب ہٹ کر چلنے لگے پھر جب دور نکل گئے تو مجھ سے کہا کہ اے نافع! کچھ آواز سنتا ہے؟ میں نے کہا: "نہیں۔" یہ سن کر اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں۔ پھر فرمایا: "میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا' آپؐ نے بانسری کی آواز سنی تو یہی عمل کیا جو میں نے اب تیرے سامنے کیا تھا۔" نافعؒ کہتے ہیں کہ میں اس وقت بچہ تھا (اس لئے میں کان کھولے رہا۔) (ابوداؤد)

خطرناک منافق:

حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس امت پر اگر خطرہ ہے تو صرف اس منافق کا ہے' جو باتیں بڑی پر حکمت بنائے مگر اس کے کارنامے سب ظلم کے ہوں۔" (البیہقی فی شعب الایمان)

بے حیا منافق:

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آج کے منافق رسول اللہ ﷺ کے عہد کے منافقوں سے زیادہ بے حیا ہیں۔ اس وقت کے منافق تو اپنا نفاق چھپاتے پھرتے تھے اور آج تو بے دھڑک ظاہر کرتے پھرتے ہیں۔ (بخاری)

ایک قسم کا نفاق:

حضرت عبداللہ بن عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: "ہم لوگ جب اپنے بادشاہ کے دربار میں جاتے ہیں تو ان سے اور قسم کی باتیں بناتے ہیں اور جب ان کی مجلس سے باہر نکل آتے ہیں تو دوسری قسم کی باتیں کرتے ہیں (اس اختلاف بیانی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟)" انہوں نے فرمایا: "اس حرکت کو ہم ایک قسم کا نفاق شمار کیا کرتے تھے۔" (بخاری)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق عورتیں:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو عورتیں اپنے نفسوں کو اپنے شوہروں سے خلع کر کے علیحدہ کر لیتی ہیں (یعنی بلاوجہ خلع کرنے پر تیار ہوتی ہیں) یہ بھی منافق ہیں۔" (نسائی)

جھگڑالو منافق:

زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے پوچھا: "اسلام کو ڈھا دینے والی چیزیں کیا ہیں؟"

میں نے عرض کیا: "تین!"

فرمایا: "ایک تو عالم کی لغزش، دوم: منافق کا کتاب اللہ میں بے بات جھگڑے نکالنا، سوم: گمراہ حاکموں کے ظالمانہ اور جاہلانہ فیصلے۔" (دارمی)

بدنیت منافق:

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر رہتی ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے زیادہ خوشنما نظر آتا ہے اور ہر شخص کا عمل اس کی نیت کے تابع رہتا ہے۔ جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے قلب میں ایک نور چمک اٹھتا ہے۔ (منافق کی نیت چوں کہ اچھی نہیں ہوتی اس لئے اس کا عمل بے نور ہوتا ہے)" (ابو نعیم فی الحلیۃ)

نفاق سے چھٹکارا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چالیس دن برابر جماعت کے ساتھ اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں دو باتوں سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔ عذاب دوزخ سے اور مرض نفاق سے۔" (ترمذی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق کی تعظیم کرنے کی ممانعت:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”منافق کو ہرگز سید اور سردار کا لفظ نہ کہنا' کیوں کہ اگر درحقیقت وہ سردار ہو بھی پھر بھی تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کرنے کا سامان کر لیا۔“ (ابوداؤد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاق سے پناہ مانگنے کی چند دعائیں

حضرت ام معبدؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ دعا فرماتے خود سنا ہے:

اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانته فانک تعلم خائنته الاعین وما تخفی الصدورo

"خدایا! میرے قلب کو نفاق سے' میرے عمل کو ریا سے' میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک وصاف کر دے۔ تو خوب جانتا ہے کہ خیانت کرنے والی آنکھ کون ہے اور ان باتوں کو بھی خوب جانتا ہے جو دلوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔" (البیہقی فی الدعوات الکبیر)

تشریح:

قلب کا مرض نفاق ہے' عمل کا نمائش' زبان کا دروغ گوئی اور آنکھوں کا نظریں چرا کر محرمات کو دیکھنا' سبحان اللہ! خاتم الانبیاء ﷺ کے دعائیہ کلمات کتنے جزیل ہیں کہ ان مختصر سے کلمات میں ان تمام خاص خاص امراض سے نجات کی دعا سکھا دی' جو ان قیمتی اعضاء کو فاسد کر سکتے تھے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ یوں دعا کیا کرو:

اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحته اللھم انی اسالک من صالح ماتوتی الناس من الاھل والمال والولد غیر الضال ولا المضلo

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خدایا! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو بھی بہتر بنا دے' خدایا! میں تجھ سے وہ تمام اچھی چیزیں مانگتا ہوں جو لوگوں کو عطا فرماتا ہے' نیک بی بی' حلال مال اور نیک اولاد جو نہ خود گمراہ ہو نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہو۔" (ترمذی)

تشریح:

نفاق یہ ہے کہ انسان کا باطن اس کے ظاہر سے بدتر ہو۔ اس لئے آپ ؐ نے اس دعا کی تعلیم دی کہ انسان کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہو جائے۔ پھر اس دعا کی تکمیل کے لئے ارشاد فرمایا کہ ظاہر بھی بہتر فرما دے گویا انسان کا کمال یہ ہے کہ اس کا ظاہر و باطن دونوں ہی بہتر ہوں مگر باطن کا حسن ظاہر کے حسن پر مقدم ہے۔ اگر کسی کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ حسین ہے تو وہ بھی خسارہ میں ہے۔ کامیاب وہ ہے جس کے دونوں رخ حسین ہوں اور اس کا باطنی رخ ظاہر سے بھی حسین تر ہو' منافق حسن باطن سے بے نصیب ہے۔ وہ نفاق حقیقی یا نفاق عملی سے متعفن ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ○

"خدایا! میں پناہ لیتا ہوں اختلاف' نفاق اور برے اخلاق سے۔"

(ابو داؤد و النسائی)

(ترجمان السنہ' جلد دوم مولانا' بدر عالم میرٹھی")

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین۔۔۔ حضرت علیؓ کے دشمن

- حضرت زر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے: "قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری نسبت یہ فرمایا ہے کہ تجھ سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا۔" (مسلم)
- حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "علیؓ سے کوئی منافق محبت نہیں رکھتا اور ان سے کوئی مومن بغض نہیں رکھتا۔" (ترمذی)
- حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی انصار، منافقوں کو ان کے (حضرت) علیؓ سے بغض رکھنے سے پہچانتے تھے (یعنی جو بھی حضرت علیؓ سے عداوت رکھتا تھا ہم سمجھ لیتے تھے کہ یہ منافق ہے۔)" (ترمذی)

منافقین۔۔۔ انصارؓ کے دشمن

- حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار سے بغض رکھنا منافق کی علامت ہے اور انصار سے محبت رکھنا مومن کی نشانی ہے۔" (مسلم)
- حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بابت فرمایا ہے: "انصار سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور انصار سے منافق ہی بغض رکھتا ہے، جو شخص انصار سے محبت کرے گا، خدا اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا، خدا اس سے بغض رکھے گا۔" (مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دشمن

خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں:

لو ضربت خیشوم المومن بسیفی هذا علی ان یبغضنی ما ابغضنی ولو صببت الدنیا بجماتها علی المنافق علی ان یحبنی ما احبنی وذلک انه قضی فانقضی علی لسان النبی الامی صلی الله علیه واله وسلم انه قال: یا علی! لا یبغضک مومن ولا یحبک منافق

"اگر میں مومن کی ناک پر تلوار لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے' تو جب بھی وہ مجھ سے دشمنی نہ کرے گا اور اگر تمام متاع دنیا منافق کے آگے ڈھیر کر دوں کہ وہ مجھے دوست رکھے' تو بھی وہ مجھے دوست نہ رکھے گا۔ اس لئے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو پیغمبر امی ﷺ کی زبان سے ہو گیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ! کوئی مومن تم سے دشمنی نہیں رکھے گا اور کوئی منافق تم سے محبت نہ کرے گا۔" (نہج البلاغہ)

میرے اور تمہارے دشمن:

خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں:

اوصیکم عباد الله بتقوی الله واحذرکم اهل النفاق فانهم الضالون المضلون والزالون المزلون یتلونون الوانا ویفتنون افتنانا ویعمدونکم بکل عماد ویرصدونکم بکل مرصاد قلوبهم دویه وصفاحهم نقیه ویمشون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخفاء ویدبون الضراء وصفهم دواء وقولهم شفاء وفعلهم الداء العیاء حسدة الرخاء وموکدوا بلاء ومقنطوالرجاء لهم بکل طریق صریع والی کلی قلب شفیع ولکل شجو دموع یتقار ضون الثناء ویتراقبون الجزاء ان سالوا الحفوا وان عذلوا کشفوا وان حکموا اسرفوا قداعد والکل حق باطلا ولکل قائم مائلا و لکل حی قاتلا ولکل باب مفتاحا ولکل لیل مصباحا یتوصلون الی الطمع بالیاس لیقیموا به اسواقهم وینفقوا به اعلاقهم یقولون فیشبهون ویصفون فیموهون قد هونوا الطریق واضلعو المضیق فهم لمته الشیطان وحمته النیران اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون○

"اے خدا کے بندو! میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تمہیں وصیت کرتا ہوں اور منافقوں سے بھی چوکنا کئے دیتا ہوں' کیوں کہ وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے' بے راہ اور بے راہروی پر لگانے والے ہیں۔ وہ مختلف رنگ اور ہر بات میں جداگانہ پینترا بدلتے ہیں اور (تمہیں ہم خیال بنانے کے لئے) ہر قسم کے مکرو فریب کے اڑانوں کا سہارا دیتے ہیں اور ہر گھات کی جگہ میں تمہاری تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کے دل (نفاق کے) روگ میں مبتلا اور چہرے (بظاہر کدورتوں سے) پاک و صاف ہیں' وہ اندر ہی اندر چالیں چلتے ہیں اور (بہکانے کے لئے) اس طرح رینگتے ہوئے بڑھتے ہیں جس طرح مرض چپکے سے سرایت کرتا ہے۔ ان کے طور طریقے دوا باتیں شفاء اور کرتوت درد بے درماں ہیں۔ (دوسروں کی) خوش حالی پر جلنے والے' انہیں مصیبت میں پھنسانے کے لئے جدوجہد کرنے والے اور انہیں امیدوں سے بے آس بنانے والے ہیں۔ ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ گزر پر ان کا ایک کشتہ اور ہر دل میں گھر کرنے کا ان کے پاس وسیلہ ہے اور ہر غم کے لئے ان کی (آنکھوں میں مگرمچھ کے) آنسو ہیں' ایک دوسرے کی قرضہ کے طور پر مدح وستائش کرتے ہیں اور اس کا بدلہ دیئے جانے کی آس لگائے رکھتے ہیں۔ اگر مانگتے ہیں تو لپٹ ہی جاتے ہیں اور برا بھلا کہنے پر آتے ہیں تو پھر رسوا کر کے چھوڑتے ہیں۔ اگر کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو بے راہروی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ انہوں نے ہر حق کے مقابلے میں باطل اور ہر راست کے مقابلہ میں کج' ہر زندہ کے لئے قاتل' ہر در کے لئے کلید اور ہر رات کے لئے چراغ مہیا کر رکھا ہے' وہ بے آسی میں آس پیدا کر لیتے ہیں کہ جس سے اپنے باز ار جمائیں اور اپنے مال کو رواج دیں۔ غلط بات کو صحیح بات کے انداز میں کہتے ہیں اور باطل کو حق کا رنگ دے کر پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے (اپنے لئے) تو راستے آسان بنا رکھے ہیں اور دوسروں کے لئے پیچیدگیاں ڈال دی ہیں۔ وہ شیطان کا گروہ اور آگ کا شعلہ ہیں۔ (جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ) یہ شیطان کا گروہ ہے اور جانے رہو کہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا اٹھانے والا ہے۔" (نہج البلاغہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاق---ایک موذی اور متعدی مرض

کوئی جماعت جو اپنے اندر منافقوں اور غداروں کو پرورش کرتی ہو اور جس میں گھریلو سانپ عزت اور تحفظ کے ساتھ آستینوں میں بٹھائے جاتے ہوں' اخلاقی زوال اور بالآخر کامل تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ نفاق کا حال طاعون کا سا ہے اور منافق وہ چوہا ہے جو اس وباء کے جراثیم لئے پھرتا ہے۔ اس کو آبادی میں آزادی کے ساتھ چلنے پھرنے کا موقع دینا گویا پوری آبادی کو موت کے خطرے میں ڈالنا ہے۔ ایک منافق کو مسلمانوں کی سوسائٹی میں عزت واحترام کا مرتبہ حاصل ہونے کے معانی یہ ہیں کہ ہزاروں آدمی غداری ومنافقت پر دلیر ہو جائیں اور یہ خیال عام ہو جائے کہ اس سوسائٹی میں عزت پانے کے لئے اخلاص' خیر خواہی اور صداقت ایمانی کچھ ضروری نہیں ہے بلکہ جھوٹے اظہار ایمان کے ساتھ خیانت اور بے وفائی کا رویہ اختیار کر کے بھی یہاں آدمی پھل پھول سکتا ہے۔ یہی بات ہے جسے نبی ﷺ نے اس مختصر سے حکیمانہ فقرے میں بیان فرمایا ہے کہ من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام "جس شخص نے کسی صاحب بدعت کی تعظیم وتوقیر کی وہ دراصل اسلام کی عمارت ڈھانے میں مددگار ہوا۔"

(مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی'' تفہیم القرآن' التوبہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جان لیوا اور مہلک مرض

نفاق

کینسر اور ایڈز سے بھی زیادہ خطرناک

اس مرض سے اپنی حفاظت کیجئے:

- یہ ایک خطرناک مرض ہے' جو کسی بھی وقت لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کے جراثیم قلب پر حملہ کرتے ہیں اور خون میں سرایت کر کے سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کا جرثومہ ناقابل تقسیم ہے جو کسی ایک جگہ قرار نہیں پکڑتا اور اس کے وجود کو ختم کرنا تقریباً ناممکن ہے۔
- یہ مرض انسان کے ذہن' سوچ' فکر اور خیال پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی زندگی کا دھارا ہی بدل دیتا ہے اور اسے خود فراموش' خدا فراموش' ضمیر و ایمان فروش' ملت و قوم فروش بنا دیتا ہے۔ اور اس قدر ارزاں کر دیتا ہے کہ اسے کوئی بھی چند ٹکوں کے عوض آسانی سے خرید سکتا ہے۔
- جو افراد اس مرض کا شکار ہیں' بڑے خطرناک اور انتہائی کمینہ وذلیل ہوتے ہیں۔ ان کا من کالا ہوتا ہے اور کرتوت سیاہ--- یہ لوگ فتنہ انگیز' فتنہ گر' فتنہ جو' فتنہ پرور اور فتنہ پرداز ہوتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی' جو ایک دوسرے کے ہم رنگ ہوتے ہیں۔ ایسے افراد لوگوں کی زندگی میں زہر گھول دیتے ہیں' خاندان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیتے ہیں' جماعتوں میں گھس کر گروہ بندیاں پیدا کرتے ہیں' افواہیں پھیلا کر امن کی فضا کو مکدر کر دیتے ہیں۔ غیرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اندر نام کو نہیں ہوتی' چند ٹکوں کی خاطر اپنا ایمان' اپنا ضمیر اور اپنی عزت و آبرو بیچ دیتے ہیں۔ اپنے مفاد کے لئے ملک وملت کے مفاد کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ نام ونمود اور شہرت کے لئے مرتے ہیں۔ کسی مجلس میں شریک ہوتے ہیں تو صفیں پھلانگتے ہوئے آگے کی صف میں جا بیٹھتے ہیں۔ ملی اتحاد کے بدترین دشمن ہوتے ہیں۔ ایثار وقربانی کا درس دیتے ہیں لیکن جب قربانی دینے کا موقع آتا ہے تو چپکے سے سرک جاتے ہیں اور اس طرح غائب ہو جاتے ہیں جس طرح گدھے کے سر سے سینگ!

ایسے افراد کے عزائم کو طشت ازبام کرنا ہے اور ان کی قلعی کھول کر رکھ دینا ہے تاکہ سوسائٹی میں ان کا مقام متعین ہو جائے اور معاشرہ میں یہ اپنا سر اٹھا کر چل نہ سکیں۔

✪ امید ہے کہ اس مرض اور مریض سے آپ واقف ہو گئے ہوں گے۔ خدا نہ کرے کہ یہ مرض آپ کو لاحق ہو لیکن ذرا سی بے احتیاطی سے آپ اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پھر دنیا کا کوئی معالج اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ بہتر سے بہتر ڈاکٹر اس مرض کی نشاندہی ہی نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ معنی نہیں کہ یہ مرض ناقابل علاج ہے۔ جی نہیں! اس مرض کا علاج موجود ہے اور اس کے معالج ہیں آپ! جی ہاں' خود آپ! آپ سے بہتر آپ کو کوئی نہیں جان سکتا۔ آپ سے زیادہ آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ نفاق

ہم نے آئینہ نفاق دیوار پر آویزاں کر دیا ہے۔
کہیں اس میں آپ کا چہرہ تو نظر نہیں آ رہا ہے؟
آپ کی تصویر تو نہیں دکھائی دے رہی ہے؟
کہیں نفاق کے داغ اور دھبے آپ کے لباس تقویٰ کو تو نہیں لگ گئے ہیں؟

یہ دیکھنا آپ کا کام ہے

اور

اس کی تلافی بھی آپ ہی کو کرنی ہے

وما توفیقی الا باللہ (ھود)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے

بل الانسان علی نفسہ بصیرہ

"بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے۔" (القیمتہ)

- آپ کے اندر جو دنیا بسی ہوئی ہے اس کے ہنگاموں' آپ کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات' دماغ میں اٹھنے والے سوالات' نفسانی وساوس' خواہشوں اور اکساہٹوں' تمناؤں و آرزوؤں' ارادوں وحوصلوں' پسند اور ناپسند کو بجز آپ کے کون جان سکتا ہے؟
- صحابہ کرامؓ اس خطرناک مرض کے لاحق ہو جانے کے خوف سے ہمیشہ چوکنا رہتے تھے۔ بار بار ایمان کی تجدید کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے نفس کا احتساب کرتے تھے۔ خدا کے خوف سے لرزتے رہتے تھے۔ آخرت کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ خدا سے عفوودرگزر اور مغفرت وبخشش کی دعائیں مانگتے تھے۔ توبہ کے پانی سے قلب پر جمی ہوئی گرد اور اسے لگے ہوئے زنگ کو دور کرتے تھے۔ یہی ہے اس مرض کا علاج یعنی توبہ واستغفار اور احتساب نفس' یہی ہیں وہ دو پہرہ دار جو اس مرض سے آپ کے قلب کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو آخرت میں خدا کے روبرو کھڑا ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کا احساس ہے تو ابھی سے احتیاطاً اس دوائی کا استعمال شروع کر دیجئے اور اس مرض میں مبتلا مریضوں سے ملنے جلنے میں سخت پرہیز کیجئے۔ خدا اس مرض سے ہر مسلمان مرد اور عورت کو محفوظ رکھے۔ آمین!

ابن عبدالشکور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ